صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم جولائی 2008ء بمطابق 26 جمادی الثانی 1428ھ صبح گیارہ بج کر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ۔

اعوذ بااللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

إِنَّ فِي ٱخۡتِلَٰفِ ٱلَّيۡلِ وَٱلنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَتَّقُونَ٥ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يَرۡجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُواْ بِٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَٱطۡمَأَنُّواْ بِهَا وَٱلَّذِينَ هُمۡ عَنۡ ءَايَٰتِنَا غَٰفِلُونَ٥ أُوْلَٰٓئِكَ مَأۡوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ بِمَا كَانُواْ يَكۡسِبُونَ٥ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ يَهۡدِيهِمۡ رَبُّهُم بِإِيمَٰنِهِمۡۖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهِمُ ٱلۡأَنۡهَٰرُ فِي جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ۔

(ترجمہ): رات اور دن کے (ایک دوسرے کے پیچھے) آنے جانے میں اور جو چیزیں خدا نے آسمان اور زمین میں پیدا کی ہیں (سب میں) ڈرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں، ان کا ٹھکانہ ان (اعمال) کے سبب جو وہ کرتے ہیں، دوزخ ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے محلوں کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 2۔۔۔۔

Mr. Muhammad Zamin Khan: Point of order, Sir.

حلف وفاداری/رکنیت

جناب سپیکر: اس کے بعد جی۔ پہلے حلف وفاداری، پھر اس کے بعد۔ ,Item No. 2 (A) and (B)

I welcome all those Honourable Members, who have been elected in the recent by-elections and request them to stand up in front of their seats to take oath.

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین صوبائی اسمبلی نے حلف اٹھایا)

Mr. Speaker: Now I request them to sign in the Roll of Members, placed at the table of Secretary Provincial Assembly, one by one.

(اس مرحلہ پر اراکین صوبائی اسمبلی نے حاضری رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

(اراکین کے اسمائے گرامی اور حلف نامہ، ضمیمہ ہائے 'الف' اور 'ب' پر ملاحظہ ہو)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔ رحیم داد خان سینئر وزیر صاحب، کچھ پہلے پہلے۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! میں نئے آنے والے ممبران۔۔۔۔۔۔

جناب رحیم داد خان (سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): شاہ صاحب! زۂ مبارکباد۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! یو منټ هغوی له ورکړئ جی۔ پیر صاحب! یو منټ رحیم داد خان له ورکړئ۔

سینئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): زۂ د خپل طرفه او د دے هاؤس د طرفه Newly elected ممبرانو ته مبارکباد ورکوم او د دوئ شاندار فتح باندے هم مبارکباد ورکوم او انشاءالله تعالیٰ دوئ چه نمائندگی د خپلے علاقے کوی، د هغے سره سره د اسمبلئ کارروائی چه ډیر اهمیت او وقعت لری، کښ به هم پوره کردار ادا کوی او څنګه چه نور ممبران صاحبان کوم سپورټ کوی، کومه ورور ولی، بهائی بندی چه مونږه برقرار ساتلے ده، په هغے کښ به هم انشاء الله مونږ سره ملګری وی او زۂ بیا د خپل طرفه هغوی له مبارکی ورکوم۔

جناب سپیکر: جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: اس پہلے کہ میں۔۔۔۔۔

(سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی سپیکر گیلری میں آمد)

(تالیاں)

جناب سپیکر: ذرا Welcome کریں سارے ان کو۔

سید محمد صابر شاہ: ہم جی Welcome کرتے ہیں سردار صاحب کو چونکہ اس معزز ایوان کے وہ سربراہ رہے ہیں، لیڈر آف دی ہاؤس اور آج وہ سپیکر چیمبر میں تشریف رکھتے ہیں، ہم خوش آمدید بھی کہتے ہیں اور خوش آمدید کے ساتھ ساتھ ہم سردار صاحب کو مبارکباد بھی دیتے ہیں کہ آج ان کے صاحبزادے، شمعون خان نے حلف اٹھایا اور اس حلف برداری کی تقریب میں وہ شریک ہوئے تو میں شمعون خان کو اور باقی جتنے ممبران ہمارے کامیاب ہوئے ہیں، فرداً فرداً نام تو میں نہیں لیتا لیکن میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں اور سردار صاحب خصوصی طور پر بڑے خوش قسمت ہیں کہ 1985ء میں وہ جب بالکل شمعون خان کی طرح بانکے جوان کی حیثیت سے یہاں پر آئے تھے، اب تو ماشاء اللہ ان کی مونچھیں بھی سفید ہو گئی ہیں، آج ان کی Replacement، ان کے جوان بیٹے کو دیکھ کے یقیناً مجھے خوشی ہوئی ہے تو میں تمام ساتھیوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور اس پورے ہاؤس کیلئے میں دعا کرتا ہوں کہ یہ ممبران بھی جب بوڑھے ہوں تو ان کی Replacement ان کی اولاد کی قسمت میں آئے، سب کیلئے میری دعا ہے۔ بہت مہربانی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، آپ کو ہم بھی Welcome کرتے ہیں۔ (قہقہے) پھیکا پھیکا رہا یہ ایوان۔ نگہت بی بی کا مائیک ذرا آن کریں تاکہ اچھی اچھی خبریں ان سے سنیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ پاکستان میں آکر اچھی خبر سننے کو نہیں ملتی ہے اور سپیشلی جب اپنے پراونس میں آتے ہیں تو پھر اچھی خبر تو ناممکن ہی ہے ملنا۔ چونکہ جب ہم لوگ باہر ہوتے ہیں تو اپنے ملک کے سفیر ہوتے ہیں اور جب ہم کو وہاں پہ ان تمام چیزوں کا پتہ چلتا ہے تو ہمیں جو Feed-back ملتا ہے، وہ بہت Negative ہوتا ہے جس سے ہمارے اپنے پاکستانی جو لوگ ہوتے ہیں اور جن کو طالبان کا نام دیا جاتا ہے، جن کو میں مسلمان کیا، القاعدہ کو مسلمان کیا، میں تو ان کو انسان کے نام پر بھی دھبہ سمجھتی ہوں کیونکہ ان کی وجہ سے ہمارے ملک کا Image جو خراب ہو رہا ہے، وہ میرے خیال میں ہمارے لئے کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (ایک رکن کو مخاطب کرکے) میرے خیال میں ابھی اگر آپ میرے ساتھ ڈائیلاگ پہ آئیں گے تو پھر سپیکر صاحب سے اجازت لے لیں تاکہ ہم دونوں آپس میں ڈائیلاگ بھی کرلیں اور آپس میں ڈیبیٹ بھی کرلیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں صرف ایک بات کرنا چاہونگی، وہ یہ کہ پندرہ سو خواتین کو آتے ہی گورنمنٹ نے اپنی نوکریوں سے فارغ کردیا ہے اور یہ اورکزئی ایجنسی کا معاملہ ہے جہاں پہ پندرہ سو خواتین جو کہ اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہیں، جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ جو فیڈرل سے لیکر صوبائی گورنمنٹوں تک ایک ہی گورنمنٹ ہے، نے آتے ہی بجائے اس کے کہ وہ روزگار لوگوں کو دیتے، بجائے اس کے کہ وہ مہنگائی کو کنٹرول کرتے، بجائے اس کے کہ وہ مزید Appointments کرتے، بجائے اس کے وہ اور لوگوں کو روزگار مہیا کرتے جو کہ انہوں نے الیکشن کے موقع پر نعرے لگائے تھے۔ آتے ہی پیٹرول کتنا مہنگا ہوگیا؟ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ نوکریوں سے خواتین کو کیوں نکالا گیا، ان کا کیا قصور تھا؟ کیا وہ اپنے بچوں کو اور اپنے خاوندوں کا، جو کہ ایک گاڑی کے دو پہیے کہلائے جاتے ہیں مرد اور خواتین، جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے میں چاہتی ہوں کہ جو بھی اس میں Involve ہیں اور جس ادارے سے ان کو نکالا گیا ہے، مجھے اس کے بارے میں پوری بریفنگ دی جائے ورنہ جناب سپیکر صاحب، پھر میں ہاؤس کا، آپ کے ساتھ میں بہت زیادہ، مطلب آپ کی عزت کرتی ہوں لیکن سوری سر، یہ چونکہ خواتین کا مسئلہ ہے اور خواتین کا اگر مسئلہ نہ بھی ہوتا، مردوں کا بھی ہوتا، تب بھی میری آواز ان کیلئے اٹھتی کہ جن کو نوکریوں سے نکالا جاتا ہے، بجائے اس کے آپ اپنے وعدوں پہ آئیں، آپ اپنے ان وعدوں کو پورا کریں۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، آج تک جو لوگ دن دہاڑے اغواء ہوئے ہیں، وہ کہاں ہیں؟ مجھے اس کی رپورٹ بھی چاہیئے۔ قانون کہاں پہ تھا، لاء کہاں پہ تھا جب دن دہاڑے عورتوں کو یہاں سے اغواء کرکے لیکر جاتے رہے؟ طالبان اور القاعدہ کو کہیں کہ آکر اسلام پر مجھ سے بات کریں۔ ہمارے اسلام میں عورتوں کو جتنے حقوق دیئے گئے ہیں، یہ وہ جاہل لوگ ہیں جن کو میں انسان بھی نہیں سمجھتی ہوں کہ جنہوں نے باقاعدہ اغواء برائے تاوان کیلئے ان لوگوں کو اٹھایا اور باقاعدہ رسیدیں دے کر۔ جناب سپیکر صاحب، لاء اینڈ آرڈر اور ان نوکریوں کے بارے میں مجھے پوری تفصیل چاہیئے۔ آپ کی وساطت سے میں درخواست کرونگی ان تمام منسٹرز سے کہ مجھے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! ۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس بارے میں پوری رپورٹ چاہیئے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔آج ہم آپ سے اچھی اچھی باتیں سننا چاہ رہے تھے،آپ آتے ہی اتنی جذباتی ہو گئیں کہ-----

Syed Zahir Ali Shah: Point of personal explanation.

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب، تھوڑا سا صبر کریں، آج آپ سب کا دن ہے، آپ سب کو ڈیبیٹ کیلئے کھلا ٹائم ملے گا لیکن تھوڑے سے سوال ہیں، ان کو نمٹا لوں، یہ لڑکے بڑے وقت سے انتظار کر رہے ہیں۔ میں-------

وزیر صحت: جناب! میں Personally وضاحت کرنا چاہتا ہوں، مجھے تھوڑا سا وقت دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اگر کوئی میٹھی میٹھی بات کرنی ہے تو بالکل۔ شاہ صاحب کا مائیک آن کریں۔ اجازت ہے۔

جناب شاہ حسین خان: سر، پہ دے ایجنڈے باندے راشئ جی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب کا مائیک آن کریں لیکن میٹھی بات ہو۔

جناب شاہ حسین خان: نہ، خو دا ایجنڈہ د اوشی مخکښ نو، تاسو پہ دے ایجنڈے باندے مخکښ راشئ جی، ایجنڈے نہ روستو بہ دا ټولے خبرے اوکړو کنہ جی، او جی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر! مائیک میرا آن ہوا ہے، اگر مجھے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ صاحب کا مائیک آن کریں، ظاہر شاہ صاحب کو تھوڑا سا وقت دے دیں۔

ذاتی وضاحت

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔سب سے پہلے تو میں اپنے نئے ساتھیوں کو جنہوں نے آج حلف لیا ہے، مبارکباد پیش کرتا ہوں، ساتھ ہی جو پہلے کبھی قائد ایوان تھے، مہتاب عباسی صاحب، ان کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ جناب سپیکر، کل میری Absence میں میرے حوالے سے بات کی گئی تو میں اپنا یہ Right رکھتا ہوں کہ اس کا جواب دوں۔ میں ' مشرق ' اخبار کے حوالے سے بات کرونگا کہ کل جو باتیں کی گئیں، یہ سلسلہ پچھلے تقریباً دو ماہ سے جاری ہے اور جو کل انہوں نے کہا ہے کہ ان کے اشتہارات بند نہیں کئے، یہ پچھلے دو ماہ سے جاری ہے اور میں نے اس کا کسی سے ذکر نہیں کیا، نہ میں نے اپوزیشن بنچز سے ذکر کیا، کسی سے بھی میں نے بات نہیں کی۔ یہ ہمارے صوبائی صدر صاحب بیٹھے ہیں، میں نے ان

سے بھی گلہ نہیں کیا۔ میں نے کہا، ٹھیک ہے، یہ ان کا Prerogative ہے، کرنے دیں ان کو، وہ جو کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کسی سے بات نہیں کی لیکن اس کے باوجود میں اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کو اس حوالے سے اٹھایا۔ تاہم کل جو انہوں نے باتیں کی ہیں، اس کے حوالے سے کچھ Clarification دینا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں بلیک میلنگ میں نہیں آؤنگا، یہ صابر شاہ صاحب بیٹھے ہیں، سردار مہتاب صاحب بیٹھے ہیں، ایم ایم اے والے بیٹھے ہیں، اس سے پہلے ان کی حکومت تھی، ایم ایم اے کی حکومت تھی، یہ بیٹھے ہیں، اگر یہ کہہ دیں کہ ہم نے پچھلے پانچ سالوں میں یا اس سے پہلے والی حکومت میں کبھی بلیک میلنگ کی ہو؟ ہم وہ نہیں ہیں، ہم نے کبھی زندگی میں بلیک میلنگ نہیں کی، ہمارے خون میں ہی بلیک میلنگ شامل نہیں ہے۔ (تالیاں)

یہ جس حوالے سے بلیک میلنگ کا انہوں نے نام لیا ہے، بلیک میلنگ تو وہ ہے کہ جب چیف منسٹر کی دوڑ شروع ہوئی تو اس میں لوگوں نے اپنے حوالے سے مضمون شائع کروائے، اپنے حوالے سے خبریں لگوائیں کہ مجھے وزیراعلیٰ بنایا جائے تو یہ بلیک میلنگ کے زمرے میں آتا ہے۔ دوسرا انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے ملازمین کو ویج بورڈ نہیں دیا، ہم نے ویج بورڈ دیا ہوا ہے، یہ میں Clear کر سکتا ہوں کہ ہم نے ویج بورڈ دیا ہوا ہے۔ Secondly انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم بیس ہزار پہ دستخط کراتے ہیں اور پانچ ہزار روپے ان کو دیتے ہیں، میں آج اس فلور سے اپنے محترم رکن کو یہ چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ Prove کر دیں ایک بھی کیس کہ ہم نے ایسا کام کیا ہو تو میں اپنی وزارت سے استعفیٰ دونگا (تالیاں) اگر وہ نہ Prove کر سکیں تو پھر ان میں اتنی Moral courage ہونی چاہیئے کہ وہ خود استعفیٰ دیں۔ (تالیاں)

انہوں نے کل ایک یہ بات بھی کہی کہ قبضہ گروپ، تو ہمارا جس بلڈنگ میں، Premises میں آفس ہے، وہ آج بھی رینٹ پہ ہے اور سید علی شاہ صاحب جو پچھلی اسمبلی کے رکن بھی رہ چکے ہیں، سابق وزیر بھی، یہ ان کی ملکیت ہے اور ہر مہینے ہم ان کو کرایہ دیتے ہیں تو یہ بے جا الزامات جو ہیں، یہ میں سمجھتا ہوں اور یہ بھی میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ہم Coalition Government ہیں اور یہ کچھ لوگوں کی خواہش ضرور ہوگی کہ اس Coalition Government کو Damage کیا جائے اور اس کیلئے کوئی نہ کوئی بہانے نکالے جاتے ہیں اور یہ باتیں کی جاتی ہیں اور انہوں نے کل کہا کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے، اس کے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں، ہمیں قسمیں وسمیں کھانے کی ضرورت نہیں ہے، جو کچھ کہنا ہے، اسمبلی کے فلور پر کہونگا۔ دوسرا انہوں نے یہ کہا کہ Privatization جو ہے، وہ غلط طریقے سے ہوئی تو میں ان کی اطلاع کیلئے یہ

کہنا چاہتا ہوں کہ 98-1977 میں اے این پی نے سینیٹ میں اس چیز کو اٹھایا تھا اور آج وہ پھر اپنا شوق پورا کر لیں Privatization کے حوالے سے کہ یہ Privatization ٹھیک ہوئی ہے کہ غلط ہوئی ہے؟ میں Openly اس کو سب کے سامنے رکھتا ہوں، ہر آدمی اس کو چیلنج کر کے دیکھ سکتا ہے کہ یہ غلط ہوئی ہے یا ٹھیک ہوئی ہے؟ جناب سپیکر، کل جو کچھ انہوں نے میری غیر موجودگی میں کہا تو سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کسی ممبر کی غیر موجودگی میں کسی چیز کو اٹھانا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضابطہ اخلاق سے باہر ہے جو انہوں نے کل کیا۔ (تالیاں) جہاں تک کوریج کا سوال ہے تو میں ادھر آپ کیلئے فائلیں لایا ہوں، یہ میں آپ کے سٹاف سے درخواست کرونگا کہ وہ یہ فائلیں Distribute کرے، ہم نے ہمیشہ اس پارٹی کے قد کے، جو بھی اس پارٹی کا Weight بنتا ہے، اس کے لحاظ سے سب کو کوریج دی ہے اور خدا خان عبدالغفار خان کو، خان عبدالولی خان کو بخشے، ایک لیڈر تھے، ہم نے ان کی کوریج پہ جب ان کا اس دنیا سے وصال ہوا تو ہم نے ان پہ Supplement چھاپے اور وہ ان کی نظر میں ہیں کہ ہم نے ایسی کوئی اور ہم نے کبھی، جہاں تک کسی کو Down play کرنے کا تعلق ہے تو یہ ایک Balanced اخبار ہے، اس نے کبھی کسی کے ساتھ کوئی ایسا رویہ نہیں رکھا کہ خدانخواستہ کسی کو Down play یا کسی کی عزت خراب کی جائے۔ ہم عزت دار لوگ ہیں، ہم اپنی عزت بھی سمجھتے ہیں، اگر ہم اپنی عزت کرانا چاہتے ہیں تو دوسرے کی عزت پہلے کریں گے تو پھر ہماری عزت ہوگی۔ (تالیاں) باقی انہوں نے کل بات کی میرے بھائی کے حوالے سے، میرے کزن کے حوالے سے کہ ہم ان کے پاس، ہم ضرور ان کے پاس گئے تھے، میں گھر کا بڑا ہوں، مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میرے گھر میں اگر کچھ بات ہو رہی ہے تو میں اس سلسلے میں ان کے پاس ضرور گیا، ان کے پاس میں نے جاکر درخواست کی کہ میرے گھر کا معاملہ ہے۔ وہاں بہر حال وہ جو بھی ہوا، وہ میرا پہلے بھی بھائی تھا، آج بھی بھائی ہے لیکن میں دوبئی نہیں گیا کہ دوبئی میں جا کر کہوں کہ جناب فرید طوفان کو اپنی پیپلز پارٹی میں شامل نہ کریں۔ (تالیاں) یہ میری گزارشات تھیں اور میں یہ ایشو جناب سپیکر، کبھی بھی نہ اٹھاتا لیکن چونکہ میری ذات کو Personally hit کیا گیا ہے تو اسلئے میں نے یہ چیز اٹھائی ہے اور اسمبلی کے فلور پر اٹھائی ہے اور یہ جو انہوں نے غیر مہذبانہ طریقے سے جس کو بلیک میلنگ کہا اور مزدور دشمنی کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی ہے جناب سپیکر، اس وقت تک جب تک کہ یہ اپنے الفاظ واپس نہیں لیں گے، میں اس ہاؤس سے واک آوٹ کرتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھیں، شاہ صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، ہم بھی معزز رکن کے ساتھ واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر پیپلز پارٹی اور حزب اختلاف کے اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: جی، ارباب ایوب جان صاحب۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): واک آؤٹ کرنے سے پہلے حکومت کا موقف اگر یہ سن لیتے تو بہتر تھا جی۔ اگر یہ واپس آ جائیں تو حکومت اپنا موقف بیان کر دے۔

جناب سپیکر: اصل میں یہ ارباب صاحب، رول 67 کے تحت جو Personal clarification ہے کیبنٹ ممبر کی تو اس پہ نہ ڈبیٹ ہو سکتی ہے اور نہ کوئسچنز ہو سکتے ہیں، آپ بیٹھیں۔ جو ہمارے وزراء صاحبان ہیں، میں تین معزز وزراء صاحبان جو آپ ہیں، آپ اس مسئلے کو۔ جناب رحیم داد خان!

جناب رحیم داد خان (سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): زۂ تاسو ته ریکویسٹ کومه، یو څو منټه له دا هاؤس Adjourn کړئ چه مونږ خپلو ملګرو پسے لاړ شو او را ئے ولو۔

جناب سپیکر: تاسو لاړ شئ، مونږه دا 'Questions Hour' چلوؤ جی۔

آوازیں: جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم خو پوره دے کنه۔ کورم پوره دے ؟

(شور)

جناب سپیکر: هاں، رحیم داد وائی چه Adjourn کړه نو میں ایک دس منٹ کیلئے ہاؤس کو Adjourn کرتا ہوں کیونکہ کورم بھی کم ہے، دس منٹ کیلئے، .Only for ten minutes

(ایوان کی کارروائی دس منٹ تک کیلئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

غازی میں بارشوں سے نقصانات

جناب سپیکر: جناب، تشریف رکھیں۔ سب معزز ممبران صاحبان تشریف رکھیں۔ پیر صابر شاہ صاحب۔

(تالیاں)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔ مہربانی جی۔ ایک تحریک التواء میں نے پیش کی تھی جس پہ فوری بحث کی ضرورت تھی لیکن آج کا جو ایجنڈا ہے، اس کا متقاضی نہیں کہ اس کو Consider کیا جائے تو میں نے ضروری سمجھا کہ میں آپ کی وساطت سے اس مسئلے کو آپ کے سامنے پیش کروں۔ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں، دو دن پہلے جناب سپیکر، غازی کے علاقے میں وہاں پانی کا سیلاب آیا اور اس سیلاب کی وجہ سے غازی کے متعدد دیہات جن میں شیخ چوڑ، قاضی پور، حسن پور اور دیگر دیہات شامل ہیں، کے سینکڑوں جانور بہہ گئے ہیں اور سب سے بڑا جو نقصان ہوا، مکانات گرے، لوگ زخمی بھی ہوئے لیکن سب سے زیادہ نقصان یہ ہوا کہ جو موجودہ گندم کی فصل، لوگوں کے پاس گندم کا جو ذخیرہ گھروں میں تھا، اس سیلاب کی وجہ سے وہ تمام ذخیرہ تباہ ہو گیا اور وہاں پر ایک خطرناک اور خوفناک صورتحال یہ ہے کہ ایک طرف تو جناب، اس بارش سے سات سات فٹ تک پانی گھروں کے اندر داخل ہوا، اس وجہ سے وہاں بدبو ہے، وہاں پر بیماریاں ہیں، لوگوں کو ہیضہ کی بیماری وہاں پر شروع ہو چکی ہے، بری حالت ہے اور دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ لوگ بالکل، یعنی جو موجودہ فصل یا کسی کے گھر میں آٹا دال جو کچھ بھی تھا، وہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے وہاں پر کچھ ٹینٹس دیئے اور پھر کچھ لوگ ٹینٹوں کے اندر رہ رہے ہیں لیکن وہاں پر حالات انتہائی خوفناک اور انتہائی خطرناک ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہاں پر ان لوگوں کیلئے فوری طور پر بندوبست کیا جائے اور اس علاقے میں جو نقصانات ہوئے ہیں، ان لوگوں کو Compensate کیا جائے انسانی ہمدردی کی بنیاد پہ اور یہ فوری ہونا چاہیئے کیونکہ غریب لوگوں کا جتنا بھی ذخیرہ تھا خوراک کا جی، وہ ختم ہوا ہے تو میں وزیر اعلیٰ صاحب سے آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر ہنگامی بنیادوں پر فوری ایکشن لیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب لیڈر آف دی ہاؤس، امیر حیدر خان ہوتی صاحب۔

(تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): ډیره مهربانی، محترم سپیکر صاحب۔ د ټولو نه اول خو دلته په دے هاؤس کښې نن زمونږ ورونړه نوی Elect شوی دی او راغلی دی او هغوی نن په دے موقع باندے په دے هاؤس کښې ناست دی، زهٔ د خپل طرفه او د دے ټول هاؤس د طرفه هغے خپلو ټولو ورونړو ته او Colleagues ته ډیره مبارکی ورکوم او د هغوی نن چه په کومه ورځ راغلی دی، امید دا کوم

انشاءاللہ چه د دے ټیم او د دے هاؤس او د دے جرګے یو برخه به وی هغوی او مونږ ټول به په شریکه د دے خپلے صوبے خدمت کوؤ انشاءاللہ او خپلے هلے ځلے به کوؤ۔ په دے موقع باندے زمونږ مشر، زمونږ محترم، زمونږ د صوبے سابقه وزیر اعلیٰ، سردار مهتاب صاحب هم نن دلته موجود دے نو زۀ به هغوی ته هم د ټولے اسمبلئ د طرفه هرکلے اووایم چه نن هغوی دلته تشریف راوړے دے۔ (تالیاں) پیر صاحب چه کومه خبره اوکړه د غازی د فلډز په حواله باندے، زۀ بخښنه غواړم، زۀ به خپله کوتاهی په دے اوګنړمه چه تیرو ځلور پینځو ورځو راسے زۀ په پیښور کښں نه وومه او دا واقعات شوی دی خو پیر صاحب له دومره تسلی ورکوم چه څه ممکنه وی، څومره Relief efforts کیدے شی، زر تر زره به انشاءاللہ که خیر وی مونږ هغوی ته خپل Relief efforts اوکړو او تاسو ته به پخپله معلومات که خیر وی اوشی انشاءاللہ په دغه حواله باندے۔ محترم سپیکر صاحب! زما په خیال اتفاق یا خوش قسمتی یا بدقسمتی، خو چه زۀ نه وومه هاؤس کښں نو غالباچه څه د ورونړونو او د ملګرو په خپل مینځ کښں څه داسے واقعات راغلی وو تر مینځه نو هغے کښں زما په خیال ذمه وار ملګری او مشران ناست وو او هغے کښں څه جرګه هم شوے ده، خبرے اترے هم شوی دی خو هر یو ملګرے چه په دے باندے څه نه څه د هغه احساساتو او جذباتو ته تکلیف رسیدلے وی، که هغه هر څوک وی نو زۀ بحیثیت د لیډر آف دی هاؤس د هغے ټولو ملګرو نه بخښنه غواړمه (تالیاں) او دا خواست به ورته کوم، دا درخواست به ورته کوم چه دا زمونږ وروروِلی ده، زمونږ په کور کښں که داسے څه اختلاف یا اختلاف رائے راځی، په خپل کور کښں به کښینو او خپل معاملات به طے کوؤ ځکه چه نن کوم حالاتو سره مونږ مخامخ یو نو مونږ دا نه شو Afford کولے چه خدائے مه کړه زمونږ تر مینځه اختلافات دے حد ته اورسی چه د هغے نه خفګانونه جوړ شی۔ نو امید زۀ دا کومه چه کوم Incident شوے وو، له خیره هغه به مونږ ختموؤ او په خپل مینځ کښں به خپل معاملات انشاءاللہ مونږ طے کوؤ۔ ستاسو ډیره مهربانی، محترم سپیکر صاحب۔ (تالیاں)

<u>جناب محمود عالم</u>: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شکریہ، صاحب۔ چونکہ۔۔۔۔۔

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں شکریہ تو ادا کر دوں نا۔

جناب سپیکر: فی الحال آپ بیٹھ جائیں جی، فی الحال بیٹھ جائیں۔ لیڈر آف دی ہاؤس نے ایک اچھی بسم اللہ کی ہے تو اس کو ہم ختم کرتے ہیں۔ جو بھی بحث پہلے ہو چلی ہے اور جو بھی الفاظ ایسے پہلے گزرے ہیں، ان کو کارروائی سے حذف کرنے کا میں آرڈر کرتا ہوں۔ (تالیاں) اب چونکہ۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد، یہ آپ کا ہاؤس ہے، آج میں کھلی اجازت دیتا ہوں، بالکل آپ کریں۔

وزیر صحت: جناب والا! میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں شکریہ ادا کریں۔ ظاہر شاہ صاحب کا مائیک آن کریں لیکن بس صرف شکریہ کی حد تک بات کریں۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اپنے تمام Colleagues، خواتین و حضرات، دونوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں ان سب لوگوں کا ایک دفعہ پھر تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں چیف منسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس معاملے میں دخل اندازی کر کے اس چیز کو ختم کیا۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: شکریہ، شاہ صاحب۔ چونکہ آج یہ سوالات کا ٹائم۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات و نشریات): جناب سپیکر، یو منټ زهٔ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، میاں صاحب، شکریہ کی حد تک بس۔

وزیر اطلاعات و نشریات: بالکل جی۔ ما پرون چه کومے خبرے کړے وے او دے هاؤس ما سره په کوم نرتوب ملگرتیا کړے وه، زهٔ د دے ټول هاؤس هم ډیر زیات

مشکور یمه او زهٔ د خپل قائد هم چه اوس ئے دلته کومے خبرے اوکړے ، په هغے باندے هم د هغوی شکریه ادا کوم۔

جناب سپیکر: شکریہ، میاں صاحب۔

جناب محمد زمین خان: جناب والا۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں یہ واپڈا سے متعلق انتہائی اہم بات عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان، اس پہ آپ بات کریں لیکن۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو بہت Important بات ہے جناب۔

جناب محمد زمین خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس ہاؤس کی توجہ۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے فلور ان کو دے دیا ہے، آپ بیٹھ جائیں تھوڑا۔

بجلی کے نرخوں میں اضافہ

جناب عبدالاکبر خان: اس کے بعد۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، آج اگر اس مسئلے کو نہیں اٹھایا گیا تو کل ہو سکتا ہے کہ اس صوبے کیلئے ایک اور عذاب اس صوبے کے عوام پر آجائے۔ مہنگائی کی لہر ویسے بھی دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے لیکن جناب سپیکر، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ پیسکو نے نیپرا کو ایک درخواست بھیجی ہے کہ یکم جولائی سے جو Tariff ہے، اس کو Change کیا جائے اور اس کے ساتھ جو کنکشنز کی سیکورٹی ہے، اس کو بھی زیادہ کیا جائے۔ جناب سپیکر، اس وقت تک یہ غور ہو رہا تھا کہ جو Line losses ہوتے تھے، وہ فیڈرل گورنمنٹ سبسڈی کے ذریعے برداشت کرتی تھی۔ جناب سپیکر، اس وقت پاکستان میں تقریباً سب سے زیادہ Line losses پیسکو کے ہیں جناب سپیکر۔ ابھی فیڈرل گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو بھی Line losses ہیں، اس پر فیڈرل گورنمنٹ سبسڈی نہیں دے گی تو اب اگر تقریباً تیس پینتیس پرسنٹ بجلی کی قیمت، بلکہ جب Actual اس پر قیمت آئے گی اور یکم جولائی سے یہ جو ٹیسکو نے درخواست دی ہے نیپرا کو، اگر یہ درخواست منظور ہوئی تو جناب سپیکر، آپ یقین کریں کہ ایک یونٹ سے سو یونٹ تک بجلی کی قیمت جو ابھی تین روپے آٹھ پیسے ہے، وہ سات روپے اٹھارہ پیسے ہو جائے گی۔ اسی

طرح ایک سوایک سے تین سو یونٹ تک قیمت جناب سپیکر، چار روپے سے آٹھ روپے اکتالیس پیسے ہو جائے گی اور جو تین سو سے ایک ہزار ہے، وہ چھ روپے ترپن پیسے سے گیارہ روپے تینتیس روپے ہو جائے گی، یعنی تقریباً ڈبل Tariff ہے وہ۔ اسی طرح ایگریکلچر کا بھی، ٹیوب ویلز کا بھی، انڈسٹریز کا بھی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بہت Serious issue ہے، آپ سب ذرا غور سے سنیں جی، بہت ضروری ایشو ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پورے صوبے کا ایشو ہے جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں۔ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ واپڈا جو نرخ مقرر کرتی ہے تو تھرمل اور ہائیڈل، ہائیڈل کا تقریباً بیس، بائیس پیسے Per unit خرچہ آتا ہے اور تھرمل کا خرچہ بہت زیادہ ہے لیکن جب وہ Mix کرتے ہیں تو پھر وہ Per unit cost لگا لیتے ہیں۔ ہمارا صوبہ جناب سپیکر، تقریباً 100% ہائیڈل پاور استعمال کر رہا ہے جو Cheapest electricity ہے اور ابھی اس کے بعد آپ کے جو ریٹس ہیں، وہ پاکستان کے دوسرے صوبوں کے مقابلے میں تقریباً ڈبل ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر، ایک تو یہ ہے کہ وہ بجلی تھرمل استعمال کر رہے ہیں، مہنگی بجلی وہ استعمال کر رہے ہیں، جو سستی بجلی بن رہی ہے، ہم وہ استعمال کرینگے اور Cost per unit جو ہے نا، جو واپڈا چارج کرے گی، وہ ان کے مقابلے میں تقریباً ڈبل ہو جائے گی۔ جناب سپیکر، اگر پیسکو اتنی نااہل ہے کہ وہ اپنے Line losses کو کنٹرول نہیں کر سکتی، اگر پیسکو اتنی نااہل ہے کہ جو چوری ہو رہی ہے، اس کو کنٹرول نہیں کر سکتی، اگر پیسکو اتنی نااہل ہے کہ وہ اپنے سسٹم کو ٹھیک نہیں کر سکتی تو وہ اس کا بوجھ غریب لوگوں پر اور عوام پر کیوں ڈالتی ہیں جناب سپیکر؟ اگر لاہور میں سات پرسنٹ اور دس پرسنٹ Line losses ہیں، (تالیاں) اگر لاہور میں سات پرسنٹ اور دس پرسنٹ Line losses ہیں، اگر گجرانوالہ میں پانچ اور چھ پرسنٹ Line losses ہیں تو پیسکو اپنے Line losses کو تیس پینتیس پرسنٹ سے پانچ، چھ، سات تک کیوں نہیں لا سکتی؟ چوری وہ کریں اور اس کا خمیازہ غریب عوام بھگتیں۔ چوری وہ کرتے ہیں جناب سپیکر، ان کے لوگ کرتے ہیں یا جو لوگ چوری کرتے ہیں، ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں، ملی بھگت سے وہ چوری ہو رہی ہے اور جناب سپیکر، اگر یہ ریٹ آ گیا جو پیسکو نے نیپرا کو Application دی ہے تو آپ یقین کریں کہ یہاں پر ان عوام کیلئے مزید مہنگائی کا بوجھ برداشت کرنا مشکل ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، ہم سستی بجلی استعمال کر رہے ہیں، ہمیں سستی بجلی مل رہی ہے اور ریٹس پھر بھی ہم پاکستان کے برابر دے رہے ہیں تو اس پر بھی ہمیں نہیں چھوڑا جا

رہا ہے کہ جو بیس پیسے یونٹ ہے اور وہاں پر پانچ، چھ، سات روپے یونٹ بجلی کا Cost آتا ہے اور ہمیں وہ بیس پیسے یونٹ کی بجلی چھ، سات روپے، آٹھ روپے یونٹ پڑے گی۔ جناب سپیکر، میں نے تو ایک دو ریزلیوشنز لکھی ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب خوش قسمتی سے آج یہاں پر بیٹھے ہیں، میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو فوری طور پر Take up کریں وہاں پر کیونکہ اگر ایک دفعہ انہوں نے ریٹ نکال دیئے، اگر ایک دفعہ انہوں نے پیسکو کی Application کو منظور کر لیا تو اس طرح جناب سپیکر، ایگریکلچرل ٹیوب ویلز پر آپ یقین کریں کہ آپ کی پراونشل گورنمنٹ سبسڈی دے رہی ہے، تقریباً پانچ چھ کروڑ روپے سالانہ سبسڈی ایگریکلچرل ٹیوب ویلز پر اور فیڈرل گورنمنٹ نے مارچ میں ایک دفعہ 30% اس کو Increase کر کے جو سبسڈی 20% وہ دے رہے تھے جناب سپیکر، Almost اس کو تو Withdraw کر دیا۔ ابھی ادھر اگر Tariff نکل گیا تو آپ جناب سپیکر، اس میں دیکھیں کہ ایگریکلچر کا جو Tariff ہو گا، وہ تین روپے تہتر پیسے سے چھ روپے چھیاسٹھ پیسے ہو جائیگا۔ اب جناب سپیکر، ایک طرف تو تیس پرسنٹ آپ نے ایک Increase کیا مارچ میں اور پھر یہ increase 100% اگر آپ ابھی کرینگے تو وہ زمیندار جو ٹیوب ویلز کے ذریعے اپنے کام چلا رہے ہیں جناب سپیکر، بجلی سے وہ کیسے اس کو چلائیں گے؟ ان کا In put تو اتنا بڑھ جائے گا کہ پھر اس کو چلانا بھی مشکل ہو جائے گا۔ تو دو حل ہیں جناب سپیکر، یا تو اس کو منع کیا جائے کہ بھائی، اگر تمہاری غلطی ہے، تم سے Line losses تیس پینتیس پرسنٹ ہو رہے ہیں، تمہارا جو سٹاف ہے، وہ صحیح کام نہیں کر رہا ہے، تم گنہگار ہو، تمہیں سزا ملنی چاہیئے، اس کی سزا ہمیں کیوں ملے؟ اور یا جناب سپیکر، پھر پیسکو کو صوبائی حکومت کے حوالے کیا جائے۔ (تالیاں) پھر اس پورے سسٹم کو صوبائی حکومت کے حوالے کیا جائے، پھر ٹھیک ہے ہم جانیں اور اس صوبے میں ایسے ٹیکنیکل لوگ ہیں، ایسے ریٹائرڈ واپڈا کے لوگ ہیں جو اس سسٹم کو چلا سکتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی انفارمیشن کے مطابق Payable consumer کے گلے ڈالیں گے یہ Losses۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے کہا ہے کہ ہم آپ کو مزید سبسڈی نہیں دیتے۔ جو Losses ہوتے تھے، وہ فیڈرل گورنمنٹ برداشت کرتی تھی، اس سبسڈی کی مد میں سبسڈی دیتی تھی ان Losses پر، اب جب فیڈرل گورنمنٹ نے سبسڈی ختم کر دی تو یہ Losses تو کسی کے اوپر جائیں گے تو جب حکومت برداشت نہیں کرے گی تو پھر تو Consumer نے برداشت کرنے ہیں کیونکہ اور تو دوسرا راستہ نہیں ہے کہ یہ Losses کون برداشت کرے؟ اور جناب

سپیکر، پہلے یہ ہوتا تھا کہ جو پاکستان میں سب سے کم Losses ہوتے تھے، وہ Losses ڈال کر باقی فیڈرل گورنمنٹ سبسڈی دیتی، اب فیڈرل گورنمنٹ نے اس بجٹ میں کہا ہے کہ ہم مزید سبسڈی آپ کو نہیں دینگے۔ جب سبسڈی نہیں دینگے تو Line losses definitely جس، اگر ٹیسکو کے پاس، لیسکو کے پاس، پیسکو کے پاس، جس کے پاس کم Losses ہیں، ان لوگوں پر کم بوجھ پڑے گا، جن کے پاس زیادہ Losses ہیں، ان لوگوں پر زیادہ بوجھ پڑے گا۔ چونکہ میرے خیال میں فاٹا کے علاوہ، باقی پاکستان میں تقریباً سب سے زیادہ Losses پیسکو کر رہی ہے اور ہم سب لوگ پیسکو سے بجلی لے رہے ہیں تو Naturally وہ ہم پر آئیں گے جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، یہ انڈسٹری کیلئے آپ پونے گیارہ روپے Per unit بتا رہے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، میں۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ادھر کون انڈسٹری لگانے آئے گا؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں سر، میں ایگریکلچر۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ موجودہ انڈسٹری کا کیا ہوگا؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، ایگریکلچر اور خاصکر وہ Consumers جو ایک سے سو یونٹس یا دو سو یونٹس بجلی استعمال کرتے ہیں خاصکر غریب لوگ، ان پر تو ڈبل ان کا ریٹ ہو جائے گا، تین روپے سے سات روپے اٹھارہ پیسے، تو جناب سپیکر، ابھی لوگ تین روپے نہیں دے سکتے Per unit تو سات روپے اٹھارہ پیسے کیسے دینگے؟ تو چیخیں گے، ہمارے پاس آئیں گے، ممبرز کے پاس آئیں گے، ہم کدھر جائیں گے؟ ہم تو وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس آئیں گے، حکومت کے پاس آئیں گے کیونکہ وہ لوگ تو ادھر نہیں جائیں گے، وہ تو پیسکو کے پاس نہیں جائیں گے، وہ آئیں گے تو حکومت سے مطالبہ کریں گے، ہم سے مطالبہ کرینگے۔ اسلئے جناب سپیکر، یہ بڑا Serious مسئلہ بنتا جا رہا ہے یا تو پیسکو کو واپس لے لیں یا فیڈرل گورنمنٹ سے کہہ دیں کہ دے دو Line losses، اگر یہ کم نہیں کر سکتے تو باقی کیوں کم کر رہے ہیں؟ باقی سات پرسنٹ آٹھ پرسنٹ، پانچ پرسنٹ Losses کر رہے ہیں اور یہ losses 35% ,30 کیوں کر رہی ہے؟ یہ بالکل جناب سپیکر، کارخانہ داروں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور ان کی وہ جو ساری چوری ہے، وہ چوری اب پھر عوام پر آئے گی۔ اسلئے میری درخواست ہوگی کہ ریزولیوشن تو ہم Move کرینگے، مجھے پتہ ہے کہ اس کا کوئی Affect نہیں ہوگا لیکن چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، یہ Personally اس کو اگر اٹھالیں

فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کہ یہ اس صوبے کے عوام کے ساتھ انتہائی زیادتی ہوگی۔ میں مشکور رہونگا کہ وزیراعلیٰ اگر اس سلسلے میں اور پھر آپ کا بھی مشکور ہوں کہ اگر آپ پھر اجازت دینگے۔

جناب سپیکر: جناب وزیراعلیٰ صاحب، جناب وزیراعلیٰ صاحب۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، زۀ صرف دا وایمه چه۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دریږئ، بس بس فلور مے اوس هغه، فلور ابھی دے دیا ہے ان کو۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب! زۀ دا وایم چه دا خو ډیر زیاتے دے۔ بجلی زمونږ د صوبے ده او استعمالوی ئے نورے صوبے، پکار ده چه دلته بجلی ارزانه وے نو اوس ئے راته نور ریټ اوچتوی۔ مونږ د پاره انډسټری کښې دلته څه رعایت نشته او هلته کښې حکومت ورکوی نو په دے باندے غور پکار دے جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Leader of the House, please.

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ): ډیره مهربانی محترم سپیکر صاحب، ستاسو مشکور یم چه موقع مو راکړه او بیا د محترم عبدالاکبر خان ډیر مشکور یم چه یو ډیر Important issue هغوی دلته په دے هاؤس کښې Raise کړو او کیدے شی چه زمونږ بعضے Colleagues د دے نه خبر هم نه وو چه دا کوم Increase propose کړے دے هغوی په ریټس کښې۔ تاسو نن په فلور آف دی هاؤس دا خبره په ګوته کړه خو د نن نه دوه ورځے مخکښې Official capacity کښې بحیثیت د دے صوبے د وزیر اعلیٰ Already دا ایشو ما د فیډرل ګورنمنټ سره Take up کړے ده او ما دا نوی ریټس بحیثیت د وزیر اعلیٰ Oppose کړی دی۔۔۔۔۔

(تالیاں، شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب والا! ہم یہ مانتے ہیں انہوں نے تو Oppose کیا ہے، جناب سپیکر، وہ تو اپنی جگہ لیکن جب یہاں پر ٹربیونل نے ایوارڈ کا اعلان کیا تو واپڈا ایک سول جج کی عدالت میں گئی اسلام آباد میں اور وہاں سے Stay لے لی اس ٹربیونل کے خلاف تو کیوں نا جناب سپیکر، پراونشل گورنمنٹ، اگر ان کو Stay نہیں ملتی اور نیپرا اگر اب Eliminatory اعلان کرتا ہے تو اس سے پہلے کیوں نہیں Stay لیتی؟

مجھے پتہ ہے کہ آپ حفیظ پیرزادہ کو بھی Hire کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، وہ پراسس اتنا لمبا ہو جائے گا کہ اگر انہوں نے ایک دفعہ اعلان کیا تو وہ لوگوں سے Collect کرنا شروع کر دینگے تو اسلئے آپ Stay کیوں نہیں لیتے؟

جناب سپیکر: ہاں ٹھیک ہے۔

جناب رحیم داد خان (سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: رحیم داد خان صاحب، رحیم داد خان صاحب۔

منصوبہ بندی و ترقی: جناب سپیکرا همیشه دا روایات پاتے شوی دی چه کله لیډر آف دی هاؤس خبرے کوی یا اپوزیشن لیډر خبرے کوی نو هغے مینځ کښ Interference نه وی پکار۔ د هغوی خبرو نه پس، هر یو ممبر خپله رائے ورکولے شی، خپل ویوز ښکاره کولے شی، نو زهٔ ریکویسټ کوم، دا اداب هم دی، دا روایات هم دی، دا طریقه دا سے راغلے ده۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب محمود عالم: سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

(قطع کلامیاں)

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب-------

جناب سپیکر: چونکہ سوالات کا وقت ختم ہو چکا ہے، ابھی لاء اینڈ آرڈر پہ آئیں گے-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر------

جناب سپیکر: ثاقب خان، ایک منٹ، ایک منٹ۔

ایک آواز: جناب سپیکر------

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ ثاقب خان، آپ کو موقع دے رہا ہوں، بیٹھ جائیں۔ آپ سب بیٹھ جائیں۔ چونکہ سوالات کا ٹائم ختم ہو چکا ہے، ابھی لاء اینڈ آرڈر پہ آتے ہیں۔ لاء اینڈ آرڈر پہ پہلے جاوید عباسی صاحب نے ریکویسٹ کی تھی۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد زمین خان: زهٔ وختی راسے ولاړ یم او-----

امن وامان کی صورتحال پر بحث

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، تاسو ما له موقع نه را کوئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے فلوران کو دے دیا ہے، آپ بیٹھ جائیں تھوڑا۔

جناب محمد زمین خان: چه هر کله تاسو ما له موقع نه را کوئ نو زهٔ دلته څه کوم؟ زهٔ بس خمه۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آج آپ نے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد آپ بولیں گے، اس کے بعد آپ بولیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: اس ایوان کو آج، یہ اسمبلی جو منتخب لوگوں کی اسمبلی ہے، اس کو یہ موقع دیا ہے کہ آج ہمارا صوبہ جن حالات سے گزر رہا ہے اور بالعموم شاید پورے پاکستان میں یہ مسئلہ ہو لیکن بالخصوص صوبہ سرحد اس وقت اس مسئلے میں گرا ہوا ہے۔ میں اس بات سے بھی واقف تھا کہ یہ سپیشل سیشن تھا لیکن ممبران کی ریکویسٹ پہ اور میری ریکویسٹ پہ جناب نے یہ بہت مہربانی کی کہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے پر آپ نے کہا کہ ہم لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں گے اور ہمارے جو بھی دوست، اور میں خود بھی انشاء اللہ بہت مختصر اس پر بات کرونگا اور ہماری کوشش ہوگی کہ ہم کچھ Suggestions بھی دیں اور جو حالات اس وقت صوبے کو درپیش ہیں، ان کو پوری طرح اس ایوان میں ڈسکس کریں کیونکہ جب مسائل ایوانوں میں ڈسکس نہیں ہوتے اور اسمبلیوں سے باہر فیصلے ہوتے ہیں تو پھر وہ نتائج Achieve نہیں ہو سکتے جن کی خواہش کی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، آج ہمیں دیکھنا ہوگا اور سب سے پہلے ہمیں آج اس بات پر اپنی نظر کو لے جانا ہوگا کہ وہ خطہ جو کبھی امن کا گہوارہ ہوا کرتا تھا، وہ علاقہ جہاں لوگ پوری دنیا سے سیر کیلئے خوبصورتی کی وجہ سے یہاں آیا کرتے تھے اور یہاں کا غیرت مند پٹھان ان کو اپنے ہاں، اپنے اندر، اپنے ساتھ سمولیتا تھا اور ان کی خدمت بھی کرتا تھا اور انہیں عزت بھی دیتا تھا، یہ جو جنت جیسی جگہ تھی، اس کو کس کی نظر لگ گئی ہے اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اگر آج ہم صرف اتنا کہہ دیں کہ اچانک یہ مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اور ہم کسی کو اس کا Responsible نہ ٹھرائیں تو پھر میری نظر میں ہم مسئلے کی تہہ تک نہیں پہنچیں گے اور پھر ہم آنے والے وقتوں کیلئے اپنی پالیسیاں مرتب نہیں کر سکیں گے۔ نائن الیون جب شروع ہوا

ہے، اس دن سے اس علاقے میں آگ لگنی شروع ہو گئی ہے۔ وہ لوگ جو اس وقت صاحب اقتدار تھے، جو صدر ہاؤس میں بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے صرف اپنے اقتدار کو بچانے کیلئے، اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے مغرب اور ان قوتوں کے کہنے پر ان غیر تمند لوگوں پر حملے کرنا شروع کر دیئے ہیں اور اس دن سے خود جب حکمران ایوانوں میں بیٹھ کر یہ بات کریں کہ ہاں، یہاں القاعدہ کے دہشت گرد ہماری زمین پر رہتے ہیں، جب ایوانوں میں لوگ، اور سب سے ذمہ دار عہدے پر بیٹھ کر یہ بات کریں کہ ہاں یہاں High valued target اس علاقے میں موجود ہے اور جب وہ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے یہ بات کریں کہ جناب، اس دھرتی میں رہنے والے لوگ دہشت گرد ہیں تو پھر دنیا میں یہ ثابت کرنا چاہیں کہ میں اور میرے کچھ لوگ صرف لبرل ہیں اور باقی پاکستان کی سرزمین میں رہنے والا ہر آدمی دہشت گرد ہے۔ جناب سپیکر، پھر یہ معاملہ وہاں سے خراب ہوا ہے جب نائن الیون شروع ہوا ہے۔ امن تھا اس علاقے میں، یہاں اس سے پہلے کوئی دہشت گردی کا عمل نہیں تھا۔ جب ہم نے اپنے لوگوں کے اوپر اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے حملے کئے ہیں، جب ان کے گھر ہم نے تباہ کئے ہیں اور ہم ان آقاؤں کو خوش کرنے میں اتنے آگے چلے گئے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا، جس کی میں مثال دے سکتا ہوں کہ Attacks نیٹو فورسسز نے افغانستان سے کئے ہیں، امریکن فورسسز نے کئے ہیں اور ہمارے حکمران جرات نہیں کر سکے اور انہوں نے وہ Attacks بھی اپنے کھاتے میں ڈال دیئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ Attacks بھی ہم نے کئے ہیں جبکہ ہمیں یہ انفارمیشن تھی کہ یہاں القاعدہ کے جو بہت بڑے بڑے نام اس وقت گنوائے جا رہے تھے، ان کو انہوں نے کہا ہے کہ وہ یہاں چھپے ہوئے تھے لیکن آنے والے وقتوں نے ثابت کیا ہے، اپنے ساتھ یہاں میں ریکارڈ آج لیکر آیا ہوں کہ جتنے بھی بڑے بڑے لوگ انہوں نے پکڑ کر امریکہ کے حوالے کئے ہیں، جو بڑے بڑے نام تھے دہشت گردی میں، ان کے بقول ان میں سے ایک آدمی بھی نہیں ہے جو ٹرائیبل ایریا سے یا پختونوں کے علاقے سے پکڑا گیا ہو لیکن ٹارگٹ ہمیشہ انہوں نے اس علاقے کو بنایا اور انہوں نے دنیا کو دکھایا کہ یہاں دہشت گرد رہتے ہیں۔ لہذا جناب سپیکر، جو اس دن سے یہ معاملہ شروع ہو گیا ہے، جو ہماری پختونوں کی فوج بغیر تنخواہ لئے ہوئے اس ملک کی محافظ بنی ہوئی تھی، ہم نے خود دنیا کو دکھانے کیلئے کہا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی یہاں ہو رہی ہے۔ ان ایوانوں میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے اپنے اقتدار کو بچانے کیلئے ہماری سرزمین کو ان کے حوالے کیا ہے اور بدقسمتی سے جب بھی اس ملک کے اندر جمہوری عمل کو روکا گیا ہے، جب بھی ڈکٹیٹر اس ملک میں آئے ہیں، انہوں نے اپنے آقاؤں کو خوش

کرنے کیلئے کسی نہ کسی طریقے سے، یہاں بیرونی جو قوتیں ہیں، انہوں نے ہماری سرزمین کو میدان جنگ بنایا ہے۔ جناب سپیکر، آج بھی مجھے خطرہ ہے، آج بھی میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ جس طرح کبھی کولن پاؤل کے آنے سے، کبھی رچرڈ باؤچر کے آنے سے، کبھی کنڈولیزارائس کے آنے سے ہم کوئی نہ کوئی ایشو اس ملک میں اور اس ایریا میں کھڑا کر لیتے تھے، کبھی اپنے مدارس پر Attack کرتے تھے، کبھی اپنا ہی کوئی آدمی پکڑ کر ان کے حوالے کرتے تھے ان کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور آج پھر ایک بڑی شخصیت اس وقت پاکستان کے دورے پر ہے۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ کہیں صرف یہ ساری نوراکشتی اسلئے نہ کی گئی ہو کہ ایک دفعہ پھر اس آقا کو خوش کرنے کیلئے یہ معاملہ برقرار رکھا گیا ہو۔ (تالیاں) لیکن الحمدللہ اب اس صوبے میں ایک جمہوری حکومت ہے، ہم Elected لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، پورے صوبے کا یہ منتخب ایوان یہاں بیٹھا ہوا ہے، اب یہ فیصلے جمہوری حکومتوں کے ایوانوں میں ہونے چاہئیں اور ہوں گے۔ جو فیصلہ ابھی کچھ دن پہلے اسلام آباد کے اندر ہوا ہے جس میں یہ کہا گیا کہ آپریشن کا سارا اختیار ہم نے آرمی کو دے دیا ہے، جناب چیف منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اس میٹنگ میں موجود تھے، ہمیں یہ خدشہ ہے، ہمیں یہ ڈر ہے کہ جناب سپیکر، آج سے پہلے جتنے بھی آپریشنز یہاں اس صوبے میں اس نام سے کئے گئے ہیں، کیا ان آپریشنز نے وہ Desired results achieve کئے ہیں جن کا لوگوں کو بتایا گیا تھا؟ کیا وہ معاملات صرف کسی کو دکھانے کیلئے اور کسی کو خوش کرنے کیلئے اور کچھ دنوں کیلئے ہوئے اور بعد میں پھر اس کا نتیجہ اس سے بھی خوفناک اور دردناک نکلا ہے؟ اب اگر اس بار کوئی آپریشن کرنا ہے تو پہلے اس کو اسمبلی کے اندر پوری طرح ڈسکس ہونا چاہیئے۔ یہ Elected لوگوں کا ایوان ہے، یہاں بھی اور جو دوسری بڑی اسمبلیاں ہیں، وہاں بھی اور اس پر ان کو اعتماد میں لیکر، ہم الحمدللہ آج جو صوبہ سرحد کے اندر حکومت ہے، اس کو پوری سپورٹ کرتے ہیں۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ان کے آنے سے انہوں نے وہ عمل شروع کیا تھا معاہدوں والا جو پختونوں کی روایات کے مطابق تھا جس سے ہم بات کر سکتے تھے اور کبھی، آج بھی اور آئندہ بھی کبھی شاید اس ملک میں امن چاہنا ہوگا اور امن برقرار رکھنے کیلئے Writ کو Establish کرنے کیلئے حکومت اپنی طاقت بھی دکھائیگی لیکن امن معاہدہ اور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ہمیں بات بھی کرنی پڑیگی۔ یہ وہ معاہدے تھے جو اس جمہوری حکومت کے آنے سے یہاں ہمارے صوبے میں شروع ہوئے تھے لیکن میں دکھ سے کہہ رہا ہوں کہ ایک طرف اس وقت معاہدے ہو رہے تھے اور دوسری طرف کچھ لوگ معاہدوں کے خلاف سازش کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے، اس وقت بھی

ایک آواز ہو رہی تھی کہ ہمارے آقا ان معاہدوں سے شاید خوش نہیں ہے، یہ معاہدے شاید زیادہ دن دیر پا چل نہیں سکیں گے اور اس وقت بھی ان معاہدوں کے اوپر کئی آوازیں اور کئی نام ہیں، جو میں یہاں لینا نہیں چاہتا کیونکہ آج مسئلہ جو ہے، یہ مسئلہ کسی ایک شخص کا، کسی ایک پارٹی کا اور کسی ایک گروپ کا نہیں ہے بلکہ آج پورے پاکستان بالعموم اور بالخصوص صوبہ سرحد کا رہنے والا ہر آدمی اس تشویش میں ہے، اس مشکل میں ہے کہ ہمارے صوبے کے ساتھ کیا ہوگا؟ جناب سپیکر، جو امن معاہدے جاری تھے، ان کو جاری رہنا چاہیئے۔ ہماری نظر میں ان کو اور مضبوط کرنا چاہیئے اور جہاں اگر کوئی ایسی ضرورت ہے فورس استعمال کرنے کی، تو جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان میں یہ بات رکھوں گا کہ اب یہ سیاسی حکومت کا کام ہے، اب یہ سارے صوبہ میں اور مرکز میں ایک سیاسی حکومت ہے، اب فیصلے صوبے اور مرکز کے چیف ایگزیکٹیو کے Through ہونے چاہئیں اور جہاں ضرورت ہے، اس وقت ان ایجنسیوں کو شامل کیا جائے اور ان کو ٹارگٹ دیا جائے۔ میں آج بھی سمجھتا ہوں کہ بہت سی قوتیں ایسی بھی ہیں جو اپنے مقاصد حاصل کرنے کیلئے اس جمہوری عمل کے بھی خلاف ہیں۔ ہمارے صوبے میں بھی اور مرکز میں بھی ہمارے پاس ایسے ماشاء اللہ بڑے بڑے لیڈرز موجود ہیں، تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو آپ اپنے ساتھ رکھیں، ان کو شامل کریں، ان کے ساتھ مشورہ کریں، جہاں مولانا فضل الرحمان صاحب کی ضرورت ہے، ان کو استعمال کریں، جہاں میاں نواز شریف صاحب کی ضرورت ہے، ان کو استعمال کریں، جہاں اسفندیار صاحب کی ضرورت ہے، ان کو استعمال کریں، جہاں زرداری صاحب کی (تالیاں) ضرورت ہے، ان کو استعمال کریں اور مجھے یقین ہے کہ اگر یہ سارے لوگ ایک جگہ بیٹھیں گے، اس معاملے کو ڈسکس کریں گے تو انشاء اللہ جناب سپیکر، اس صوبے کے رہنے والے لوگ جو ہمیشہ سے پاکستان سے محبت کرتے تھے، ان کو اسی عزت اور غیرت کے ساتھ ایک دفعہ پھر رہنے کا موقع دیا جائے گا اور جناب سپیکر، مجھے سب سے زیادہ اس وقت جو بات نظر آ رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارے جو بہت سے محکمے ہیں اور ہماری جو ایجنسیاں ہیں، ان میں شاید وہ Coordination نہیں ہے۔ جناب سپیکر، کسی لیول پر جب تک اس میں کوئی Coordination نہ ہو، جب تک کوئی ایک پالیسی نہ ہو جس پہ سارے لوگ بیٹھ کر ایک بات پر متفق نہ ہو، آپ یقین مانیں کہ جو لوگ شاید اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں یا ملک کی دوسری جگہوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ شاید اس معاملے کا اتنا احساس نہ اس وقت کر رہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید صاحب! سب سپیکرز نے بولنا ہے، معزز ممبرز ہیں، تھوڑا مختصر کریں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں بہت مختصر کر رہا ہوں جناب۔جناب سپیکر،

میں نے چمن کو بہاروں میں جلتے دیکھا ہے   کوئی ہے میری خواب کی تعبیر بتانے والا

یہ بہت، بہت، بہت مسئلہ ہے ایسا جو میں جلتے دل سے کہہ رہا ہوں کہ یہ جن لوگوں کی ذمہ داری ہے، میرے آنے والے مقرر اس پہ زیادہ بات کریں گے، میں نے صرف مختصر بات کی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس پر، آپ کا بھی بڑا مشکور ہوں اور جناب چیف منسٹر صاحب کا بھی کہ وہ اس خاص سیشن میں یہاں تشریف لائیں، بہت Detailed discussion ہم کریں گے لیکن میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ جناب سپیکر، یہ آج کافی نہیں ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا ہے، جتنا یہ بڑا اور حساس معاملہ ہے، اس کیلئے ایک اور ایمرجنسی سیشن بھی اگلے ہفتے یا دس دنوں میں ہونا چاہیئے تاکہ یہ Elected عوام اس پر بات کریں۔ جس دن یہ عوام اٹھ کھڑے ہوگئے آپ کے ساتھ، انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم اس صوبے میں امن لائیں گے، انشاء اللہ اس دن سے اس صوبے میں امن آجائے گا۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: تھینک یو، انشاء اللہ، انشاء اللہ۔ زمین خان! مختصر مختصر، زمین خان صاحب۔

جناب محمد زمین خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ First of all I would welcome the Ex-Chief Minister, Sardar Mehtab Abbasi Sahib and all of my others colleagues who have been elected on becoming Members of this Honourable House. Yours Excellence! زۂ سحر چه راتلمه، یو عرض مے د دے ټولو خبرو نه مخکښ دا دے سر، چه زۂ وکیل یمه By profession نو کله چه زما نوم اخلئ نو ما سره د ایډوکیټ نوم څکه اخلئ چه میډیا والا ته هم دا پته لګی چه یره دا وکیل دے، مهربانی۔ جناب والا، سحر چه زۂ راتلمه، سحر چه زۂ راتلمه سر، په ګیټ باندے د سټوډنټانو یو جلوس راغلے وو ولاړ وو چه هغوی د پیښور د کامرس کالج سټوډنټان وو۔ د هغوی یو تشویش وو، د هغوی یوه پریشانی وه، یو مشکل وو، هغوی وئیل چه یره مونږ د ګورنمنټ کامرس کالج پیښور سټوډنټان یو، ما خو نه پیژندل، هغوی وئیل چه یره زمونږ یو هاسټل دے چه په هغے کښ موجوده چوالیس کمرے دی، چوالیس کمرے دی پکښ او په هغے کښ مونږ ایک سو چوالیس سټوډنټان رهائش پذیر یو۔ اوس د موجوده حکومت منصوبه دا ده چه دغه Demolish کوی څه کمرے پکښ او دلته کښ بل څه بلډنګ به جوړوی، نو د هغوی تشویش دا وو، د هغوی عرض او درخواست

دا دے چه دا د نه ورانوی او که فرض کړه دوئ ته چرته د زمکے ضرورت وی نو دا د بل ځائے چرته کښ دا کالج وغیره جوړ کړی او زمونږ دا هاسټل د نه Demolish کوی ځکه چه ایک سو چوالیس سټوډنټانو د پاره گورنمنټ ورته دا وائی چه مونږ صرف پندره کمرے تاسو له به درکوؤ، نو یقیناً چه د هغوی دا مطالبه حقه ده ځکه چه ایک سو چوالیس سټوډنټان به په پندره کمرو کښ څنگه ځائے کوی؟ که دا مونږ-----

جناب سپیکر: متعلقہ وزیر صاحب اس کا ذرا نوٹ لے لیں، یہ ممبر صاحب کچھ عرض کر رہے ہیں۔

جناب محمد زمین خان: نو دغه مے درخواست دے، دغه مے سوال دے چه د دوئ په مطالبه باندے د څه غور اوشی۔ ډیره مهربانی جی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji, thank you. Saqib Chamkani Sahib!

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مائیک راته آن کړئ جی۔ ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ نن سبا جی باړه کښ آپریشن روان دے او د پیښور ښار، د پیښور ضلعے باره کښ ډیرے خبرے کیږی، زۀ ستاسو په اجازت سره په هغے یو دوه خبرے کول غواړم۔ اخبارونه ډک دی، مختلف بیانونه دی، مختلف مشران مختلف بیانونه ورکوی۔ زۀ به نن ټولو ته خواست کومه، لکه زمونږ ورور عباسی صاحب خبره اوکړه او بعضے مشران په اخبارونو کښ خبره کوی، زۀ به نن تاسو ټولو ته دا خواست کومه چه په دغے مسئلے باندے د مونږ سیاست نه کوؤ، په دغے مسئلے باندے د مونږ د سیاست نه بره خبره اوکړو۔ زۀ ډیر خفه کیږمه چه په اخبار کښ یا د بل ملگری بیان اوگورمه او هغه دا وائی چه په باړه کښ آپریشن نه دے پکار، دا ما نه تپوس اوکړئ، زما شا ته عالمیگر خان نه تپوس اوکړئ، عاطف خان نه تپوس اوکړئ، دلته ناست ظاهر شاه صاحب دے، د پیښور چه څومره یئ، تاسو سره، دوئ نه تپوس اوکړئ چه زمونږه په خلقو باندے څه تیریږی لگیا دی؟ زمونږ زړه ژاړی د سوات ملگرو سره، زمونږ زړه ژاړی د ډیرو، د ټانک، د کوهاټ، د هنگو ملگرو سره خو زمونږ د دے دارالحکومت، د دے کیپټل سټی د اهمیت اندازه تاسو ټولو ته پکاره ده جی۔ نن چه څه کیږی، د هغے هیڅ زمونږ د معاهدو سره څه رابطه نشته۔ زمونږ مشر ناست دے، دوئ په فلور آف دی هاؤس باندے دا بیان ورکړے دے چه کوم د طالبانو سره معاهدے شوی دی سوات کښ، په

هغے باندے دوئ قائم دی خو دا آپریشن چه کوم روان دے جناب سپیکر صاحب، دا د قاتلانو خلاف روان دے، دا د ډاکوانو خلاف روان دے، دا د غلو خلاف روان دے۔ (تالیاں) دا ما نه تپوس اوکړئ سپیکر صاحب، چه ما د هغے د پاسه خپل مشرانو نه گله کړے ده، مونږ Oath نه وو اغستے او زمونږ پښتانه مسلمانان، کافران نه، غیر مذهبه نه، پښتانه مسلمانان د دے پیښور، چه په دوئ خلق راغلی وو او د شیخانو سربند شپاړلس بے گناه خلق ئے وژلی وو۔ عجیبه خبره ده چه د مذهب نوم اخلی او قرآن وائی چه "لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِ" د قرآن ټکے نه منی او وائی چه مونږ د مذهب په نوم باندے قتل کوؤ۔ تاسو ته خواست کوم چه دا شے زمونږ د بقا جنگ دے چه نن غل، ډاکو، قاتل، شر پسند، هغه د پاڅی او د قرآن په نوم باندے د ما وژنی او د قرآن غلط تشریح د خپل مفاد د پاره، جناب سپیکر صاحب، زمونږ مذهب دا قصه د یهودو او نصریٰ په باره کښ کړے وه۔ جناب سپیکر صاحب، دا زمونږ مذهب مونږه ته ښودلی دی، زمونږ قرآن مونږه ته ښودلی دی، زمونږ پیغمبر مونږ ته ښودلی دی، هغے کښ وئیلی دی چه یهود او نصریٰ به دا کار کولو او د هغوی د تباهئ نخه دا وه چه کوم آیت به د هغوی د مطلب وو، هغه به ئے منلو او چه کوم به د مطلب نه وو، هغه به ئے نه منلو۔ نن وائی قرآن چه زبردستی نشته او ما په گیرے باندے وژنی، څه د پاره چه دوئ ډاکه واچوی، څه د پاره چه بے گناه مړ کړی، څه د پاره چه غلا اوکړی، څه د پاره چه شوکه اوکړی؟ جناب سپیکر صاحب، سیاست په خپل ځائے دا زمونږ د بقا جنگ دے او نن زهٔ ټولو شرپسندو ته وایم، نن ټولو غلو ته وایم، نن ټولو ډاکوانو ته وایم، دوستوب مونږ نه دے ایزده کړے او دا مو ایمان دے چه د گور شپه په کور نه وی چه زمونږ کورونو ته راځئ، غلا کوئ، شوکه کوئ، انشاءالله نور څه نه شو کولے خو ځان در باندے وژلے شو، ځان به در باندے وژنو۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زهٔ نن تاسو ټولو ته خواست کوم، ستاسو په وساطت باندے دے ټول هاؤس ته خواست کوم، زمونږ چه کوم مشران دی د دے پختونخواصوبے، زمونږ چه څومره مشران دی، هغوی ته دا خواست کوم چه دا زمونږ د بقا جنگ دے، دے آپریشن ته تاسو سپورټ ورکړئ۔ (تالیاں) زهٔ تاسو ته دا هم خواست کوم جی چه د دے هاؤس نه، زمونږ چه کوم ملگری دا

آپریشن کوی، که هغه ایف سی والا دی او که فوج والا دی، هغوی ته خواست اوکړو چه دا سپورټ مونږ درکوؤ نو دا مونږ په تاسو باندے اعتبار کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، منافقت به نه کوؤ، د دے نه مخکښ چه Tracked record روان شوے دے، په هغے کښ زمونږ بدقسمتی دا ده چه په خپل ملګرو، خپلو ورونړو، هغه ادارو چه کوم زمونږ د حفاظت د پاره مقرر شوی دی، مونږه اعتبار نه لرو۔ دا ټیسټ کیس دے، د دے جمهوری حکومت د راتلو نه پس دا ړومبے ټیسټ کیس دے، په دے کښ چه زمونږ دا ادارے داسے کار اوکړی چه سبا یو کس هم دا خبره اونکړی چه غرونه ئے ویشتل، بے ګناه ئے ویشتل او چه کوم لس دولس کسان پکار ده چه ټارګټ شوی وے چه د چا خلاف دا آپریشن شروع شوے دے، هغه ئے اونه ویشتل۔ مونږ سپورټ ورکوؤ، تاسو ټولو ته خواست کومه چه تاسو د سیاست نه بره د دے سپورټ اوکړئ او جناب سپیکر صاحب، خواست کوم خپلو دے ټولو ادارو ته، خپل دے ټول دفتری مشینرئ ته، که هغه په فوج کښ دی، که په پولیس کښ دی، که نور اتهارټیز دی، که نور فنکشنریز دی، چه ایمان تیر کړئ، دے قوم باندے ډیر ظلم شوے دے، خدائے رسول اومنئ نور ظلم پرے مه کوئ۔ تاسو ته خواست کوم، ستاسو به مهربانی وی چه نن د باړے آپریشن چه کوم د شرپسندو خلاف دے، د ډاکوانو خلاف دے، د غلو خلاف دے، چه د دے مونږه تائید اوکړو۔ ډیره مهربانی والسلام۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: پیر صابر شاہ، لاء اینڈ آرڈر پر۔ پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے آج مجھے موقع دیا اور میں اس کو Appreciate کرتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اس معزز ایوان کو آج کا دن آپ نے مخصوص کیا کہ اس مسئلے پر یہاں پہ بحث کی جائے کیونکہ جو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، میں سمجھتا ہوں اس ایشو کو ہمیں بہت پہلے اٹھانا چاہیئے تھا، اس پر بات کرنی چاہیئے تھی لیکن سپیشل بجٹ سیشن تھا اور اس بات کو محسوس کیا گیا کہ اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کی گئی اور آج اس معزز ایوان میں اس اہم مسئلے پر ہم بحث کر رہے ہیں۔ میں چیف منسٹر صاحب کا بھی آپ کی وساطت سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ گزشتہ رات انہوں نے اپوزیشن جماعتوں کے قائدین کو بھی بلایا اور ان کو اس مسئلے پر بریف بھی کیا گیا اور سیر حاصل اس پر بحث بھی ہوئی، اس پر بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں سمجھتا

ہوں کہ اس سلسلے میں بھی بہت پہلے یہ Exercise ہونی چاہیئے تھی لیکن دیر آید درست آید۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی انہوں یہ کوشش کی ہے تو اس پر بھی میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، آج جو ہمارے صوبے کے اندر حالات ہیں تو سچی بات یہ ہے کہ یہاں پر صوبہ سرحد میں ایک بہت بڑی تعداد میں لوگ خصوصاً حیات آباد سے نقل مکانی کر چکے ہیں اور یہ بات حیات آباد تک محدود نہیں ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو یہاں پر Kidnapping کا جو سلسلہ ہے، آپ کے مردان میں، آپ کے دوسرے علاقوں میں، پشاور میں لوگ اغواء ہو رہے ہیں اور یہاں پر صورتحال یہ ہے کہ ہمارے ایک دوست اغواء ہوئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ یہاں ہمارے مردان کے رنگ روڈ پر اور مردان کے ساتھ رشکئی کا جو ہمارا انٹر چینج ہے، کہتے ہیں اس کے ساتھ آگے جائیں تو ایک ہوٹل ہے اور وہاں پر آپ جائیں گے ہوٹل میں داخل ہوں تو وہاں پر لوگ آپ کے پاس آئیں گے کہ آپ کا کوئی اغواء ہوا ہے، کہے گا کہ آپ مجھے Engage کریں، میں اس تک آپ کو پہنچا رہا ہوں۔ دوسرا آپ کو کھینچے گا، بعینہ اسی طرح جیسے آپ کو کہیں منڈی میں جانے کا اتفاق ہوا ہو، جہاں دلال بیٹھے ہوتے ہیں اور آپ کو کھینچ کر لاتے ہیں کہ آئیں میں آپ کیلئے سودا کراتا ہوں، اسی طرح دلال بیٹھ کر لوگوں کو کھینچ رہے ہیں کہ آئیں میں آپ کے آدمی کو اس تک پہنچانے کیلئے ایک مڈل مین کا میں کردار ادا کروں اور وہ پروفیشنل بن چکے ہیں، وہاں پر ایک مافیا وجود میں آیا ہے کہ جو جناب وہاں پر، یہ میں ایک مثال دے رہا ہوں کہ یہاں پر ہمارے حالات اس حد تک پہنچ گئے ہیں اور جس طرح میرے بھائی، ثاقب چمکنی صاحب نے کہا کہ لوگ آ رہے ہیں ایک گاؤں کے اندر آپ کے Settled Areas میں اور آ کر نہ صرف یہ کہ پندرہ سولہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں بلکہ ہمارے بہنوں اور بیٹیوں کے کانوں سے جناب وہ زیور اتارتے ہیں، جہاں نہیں اترتا، ان کے کانوں کو کاٹ دیا جاتا ہے تاکہ ان کو لوٹ لیا جائے اور اس کو نام دیا جاتا ہے اسلام کا اور یہ جو کارروائیاں ہیں، ان میں تو جناب، اسلام کا کہیں دور دور کا تعلق نہیں ہے لیکن جناب، ان سارے معاملات کو اگر آپ دیکھیں تو اس چیز کی بنیاد کو ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ آج یہ جو کچھ ہو رہا ہے، آج جس آگ میں ہم جل رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ وزراء صاحبان، یہ بڑا Serious discussion ہے، اس کو ذرا Serious لے لیں۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> آج ہم جس مصیبت سے، آج ہم جس آگ میں کھڑے اور جس آگ میں ہم جل رہے ہیں جناب سپیکر، اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہمیں اس کا تدارک کرنا چاہیئے لیکن اگر ہم، دو چیزیں

ہوتی ہیں جی، ایک مریض اگر کسی ڈاکٹر کے پاس آتا ہے Immediate relief کیلئے، وہ آپ کو Pain killer گولیاں دے دیتے ہیں کہ جناب، یہ گولی کھائیں تاکہ Immediately اس کا تدارک ہو لیکن حقیقتاً اگر کسی کا علاج مقصود ہو تو اس کی تہہ تک جانا ہوتا ہے کہ یہ مرض کیا ہے اور اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی ہے؟ جناب سپیکر، ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ آج جو ہمارا لاء اینڈ آرڈر تباہ ہوا ہے، آج صوبہ سرحد جو امن کا گہوارہ تھا، یہ جو ہمارا گھر تھا، اس پر ہم فخر کرتے تھے کہ پوری دنیا میں دہشتگردی ہوتی تھی لیکن صوبہ سرحد کے اندر ہم محفوظ تھے، یہاں پر جو پختونولی تھی، اس پختونولی کے ساتھ امن کے ساتھ منسلک تھا کہ جو لوگ یہاں داخل ہو جاتے تھے، وہ کہتے تھے کہ ہم دارلامان میں داخل ہو گئے، یہاں بہنوں، بیٹیوں کی عزت جو تھی، اگر لڑائی ہوتی تھی، قوموں کے درمیان جنگیں ہوتی تھیں لیکن اگر ایک عورت درمیان میں آجاتی تھی تو ہاتھ روک دیئے جاتے تھے۔ آج تو جناب، آپ کے حیات آباد سے چھ عورتیں اغوا ہو چکی ہیں، آج شرم کے مارے ہم سر نہیں اٹھا سکتے، آج دنیا کے سامنے ہم سر اٹھا کر چلنے کے قابل نہیں رہے کہ آج پختونوں کی سوسائٹی کے اندر، صرف اسلئے کہ ہماری بیٹیوں کو، ہماری بچیوں کو اغواء کیا جا رہا ہے، کہ اس کے نام پر جا کر ہمیں پیسے ملیں؟ یہ شرم اور بے حیائی کی انتہا ہے جس کی آج اس صوبے کے اندر بنیاد رکھی گئی ہے، تو میں جو گزارش کر رہا ہوں کہ آپریشن ہو رہے ہیں، یہ اپنی جگہ پہ لیکن ہمیں دیکھنا ہو گا کہ یہ بنیاد کہاں سے پڑی ہے؟ اور جناب سپیکر، آج جو ہم اس کی قیمت چکا رہے ہیں، آج ہماری غیرت، ہمارا مذہب، ہماری پختونولی، سب کچھ داؤ پر ہے اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ نائن الیون سے پہلے جناب سپیکر، اس خطے کے اندر ان چیزوں کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور نائن الیون کے بعد جب سے امریکنز نے اس خطے کے اندر مداخلت کی اور یہاں پر ہمارے حکمرانوں نے امریکہ کو اس خطے کے اندر لانے کیلئے، ان کی خواہشات کے سامنے، ہم نے ان کے ہر حکم کے سامنے سر جھکایا، جو کچھ وہ چاہتے رہے، ہم نے ان کی خواہشات کی تکمیل کی اور آج حالت یہ ہے کہ امریکن فوجیں ہمارے علاقوں پر حملے کرتی ہیں، ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم ان سے احتجاج بھی کر سکیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جب ہم اسمبلی میں امریکہ کے بارے میں ان کی دہشتگردی، اور دہشتگرد تو وہ ہیں جو ریاستی دہشت گردی کر رہے ہیں، آج ہم ریاستی دہشتگردی کا شکار ہیں اور جب ہم امریکنز کیخلاف قرارداد بھی پیش کرتے ہیں تو جناب سپیکر، ایک قرارداد لکھنے میں ہمیں پانچ پانچ گھنٹے صرف ہوتے ہیں کہ ہم کیسے اس کو Dilute کریں؟ کس طرح ہم الفاظ استعمال کریں کہ جس سے امریکہ جو ہے، وہ بش جو ہے، اس کی طبیعت خراب نہ ہو اور کل جب ہم ان کے ساتھ بیٹھیں تو ہم کہیں کہ

نہیں، ہم نے تو قرار داد ایسے نہیں، ایسے پیش کی ہے اور ایسے الفاظ اس میں ہم شامل کریں تاکہ ہم اپنی صفائی دینے کے قابل ہوں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، معاملات بہت سنجیدہ ہیں، معاملات بہت خطرناک ہیں، آج اگر ہم سنجیدہ ہیں کہ ہم نے اس صوبے کے لاء اینڈ آرڈر کو ٹھیک کرنا ہے، لاء اینڈ آرڈر سے پہلے ہم نے اپنے من کو بھی ٹھیک کرنا ہوگا، اپنی سوچ کو بھی ٹھیک کرنا ہوگا۔ ہمیں ٹھیک کرنا ہوگا کہ جناب، ہم نے اس صوبے کے مفاد کو دیکھنا ہے، اس صوبے کے اندر پختونوں کے اور دیگر جو اقوام رہتی ہیں، ان کے حقوق کو ہم نے دیکھنا ہے، ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ امریکہ کا مفاد کیا ہے؟ ہم نے اپنے لئے اپنے مفادات کو دیکھنا ہوگا لیکن آج ہماری بدبختی ہے کہ آج ہم، میں سابق وزیراعلیٰ صاحب کو، موجودہ حکومت کو جو اس صوبے کے اندر پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت ہے، ان کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ آتے ہی امن معاہدہ کی طرف گئے۔ بجائے اس کے کہ یہ آتے اور طاقت کا استعمال کرتے، وہ اس صوبے کے پختونوں کی روایات کو لیکر چلے اور انہوں نے امن معاہدے کی طرف قدم بڑھایا کہ جناب، بات چیت کے ذریعے سے بات ہو ہماری ان لوگوں کے ساتھ وہاں پر سوات کے اندر اور جو انہوں نے معاہدہ کیا، میں سمجھتا ہوں وہ معاہدہ بھی، کل انہوں نے ہمیں بریفنگ کے دوران بتایا، میرے اپنے ذہن میں یہ تھا کہ یہ معاہدہ انہوں نے اس بنیاد پہ کیا ہوگا، جہاں پہ ہم نے اپنے اس صوبے کے حقوق یا کسی ایسی بنیاد پہ وہ فیصلہ کیا ہو کہ ہمیں Dictation کرائی گئی ہو اور ہم نے Compromises کئے ہیں، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، بڑا باوقار قسم کا ایک ایگریمنٹ ہوا ہے لیکن اس کی Implementation میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی Implementation سے پہلے اس معاہدے کو توڑنے کیلئے، اس معاہدے کو Sabotage کرنے کی کوشش شروع ہوگئی۔ میں کہتا ہوں، میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پہ Elements کیا ہیں؟ ایک Element وہ ہے جسے طالبان کہتے ہیں، طالبان کون ہیں؟ طالبان وہ طالبعلم ہیں جنہوں نے مدرسوں میں تعلیم حاصل کی جو اٹھ کر کہہ رہے ہیں کہ جناب، آپ شریعت نافذ کریں۔ ٹھیک ہے کوئی شریعت کی بات کر رہا ہے، کوئی سوشلزم کی بات کرے گا، کوئی کمیونیزم کی بات کرے گا، کوئی سیکولرزم کی بات کرے گا، یہ Rights ہیں لوگوں کے، اگر طالبان چاہتے ہیں کہ جناب، آپ ان قبائلی علاقوں میں یا سوات کے اندر شریعت نافذ کریں تو ہم نے تو پاکستان بھی اسلام کے نام پہ حاصل کیا ہے، ٹھیک ہے بیٹھ کر ان کے ساتھ بات کریں، ان سے بات کریں آپ، Negotiation کا راستہ اختیار کریں لیکن جناب سپیکر، یہاں پہ جو بات چل رہی ہے کہ بات صرف، آپ پھر شریعت کی

بات، انصاف کی بات کریں اور کسی حد تک میں اس چیز کو جائز سمجھتا ہوں کہ یہ بھی بڑی شرمناک بات ہے کہ ہمارے ادارے اس حد تک نااہل ہو چکے ہیں کہ لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا۔ جب لوگوں کو آپ انصاف نہیں دیں گے، اگر ایک مقتول کے خاندان کو تیس سال، چالیس سال تک انصاف نہیں ملتا اور اگر کسی کونے سے آواز آتی ہے کہ ہم آپ کو ہفتوں کے اندر انصاف دیں گے تو لوگ تو وہاں جائیں گے تو کیوں نہ ہم اپنے اداروں کو ٹھیک کر رہے؟ لوگ چیخ رہے ہیں انصاف کیلئے، آپ کے تھانوں کے اندر لوگوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اگر عدلیہ آپ کے کنٹرول میں نہیں ہے، آپ کے تھانوں کا رویہ کیا ہے، آپ کی پولیس کا رویہ کیا ہے؟ آج آپ کے تھانے فروخت ہو رہے ہیں جناب سپیکر، آپ کے تھانے فروخت ہو رہے ہیں (تالیاں) اور جب آپ کے تھانے فروخت ہوں، میں Particularly کسی حکومت پہ نہیں، اپنا ایک سسٹم ہے، ایک سسٹم ہے جو چلا آ رہا ہے، ایک خرابی ہے جو خرابی چلی آ رہی ہے، اس خرابی کو ٹھیک کرنے کیلئے ہم نے کچھ نہیں کیا۔ With your apology, آپ دو مہینے میں کچھ نہیں کر سکتے لیکن یہ Will بھی نظر نہیں آ رہا۔ ایک خواہش ہوتی ہے، ایک سوچ ہوتی ہے کہ جناب، ایک برائی آ رہی ہے، اگر آپ کے دروازے پہ دستک دی جا رہی ہے، اگر آپ کے Customs، آپکی تاریخ کو آج دھبہ لگ رہا ہے کہ آج عورتوں کو اٹھایا جا رہا ہے، ہمارا حق نہیں ہے کہ ہم اپنی اصلاح کیلئے بھی کوشش کریں کہ بھئی ہماری کیا غلطیاں ہیں جن کی وجہ سے آج ایک یعنی اسلام کا شلٹر لیکر، مجھے ایک دوست نے بڑی خوبصورت بات کہی، اس نے کہا جی کہ دیکھیں اسلام کا دامن کتنا وسیع ہے کہ در حقیقت جو مافیا ہے، جو Gangsters ہیں، جو قاتل ہیں، جناب وہ مافیا جو ہے، وہ اسلام کا نام لیکر اور اس چھتری کے نیچے، اس شلٹر کے نیچے ان کو بھی دفاع مل رہا ہے، وہ بھی اپنا کام کر رہے ہیں لیکن اسلام کا دامن بڑا وسیع ہے، اس دامن کے اندر اب ہمیں لکیر کھینچنی ہو گی۔ جو مقصد کی بات میں کر رہا ہوں، ایک طرف آپ کے طالبان ہیں جو اسلام کی بات کر رہے ہیں، ہمیں ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے، Initiative آپ نے سوات سے لیا، اس کو Extend کریں۔ جہاں مرکزی حکومت ہے، مرکزی حکومت کو بھی چاہیئے کہ ایک لکیر آپ کھینچ دے کہ وہ لوگ جو انصاف کی بات کر رہے ہیں کہ ہم انصاف دیں گے، جو انصاف کا مطالبہ کر رہے ہیں، Guaranteed کریں کہ انصاف کیسے ملے لوگوں کو؟ لوگ اغواء ہو رہے ہیں، لوگ قتل ہو رہے ہیں، دو تین دن، چار دن پہلے اگر آپ دیکھیں ٹی وی پہ ایک لڑکے کو ذبح کیا جا رہا ہے اور میں نے دیکھا کہ جو ذبح کرنے والا ہے، جیسے قربانی کے دنوں میں چھری کو جس طرح تیز کیا جاتا ہے، ایسے چھری کو تیز کیا جا رہا ہے

اور بالکل ایک، میں سمجھتا ہوں کہ یہ کبھی بھی، جن کے ہاتھوں میں قرآن ہے جو قرآن سے ہدایت لیتے ہیں، جو حضور کریم ﷺ کے، کبھی بھی اسلام سے تعلق رکھنے والا سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس انداز سے وہ کسی انسان کا جناب، آ کر قتل عام کر سکے۔ نہیں، وہ Element جو ہے، اس کو آپ علیحدہ کریں۔ آج اسلام کے نام پر تمام Criminals اکھٹے ہو گئے ہیں اور وہ نام لے رہے ہیں اسلام کا، میں سمجھتا ہوں طالبان، ہم کریڈٹ دیں گے طالبان کو، افغانستان میں طالبان کا جتنا بھی عرصہ رہا، وہ افغانستان جو تیس سال تک، بیس سال غالباً یہاں پہ لڑائی رہی، پچیس سال، پچیس سال یہاں پر جناب، گولہ بارود، بندوق اور قتل عام کے علاوہ کچھ نہیں تھا، طالبان وہاں پہ آئے تو وہاں پہ امن قائم ہوا۔ یہ ایک حقیقت ہے، ان کے طریقہ کار سے ہمیں انکار ہے، کافی چیزوں سے ہم انکار کر سکتے ہیں، بچیوں کی تعلیم کو بند کرنا، میں انہیں کہوں گا کہ آپ یہ غلط کر رہے ہیں، آپ سکولوں کو اگر اڑائیں گے کہ لڑکیاں تعلیم حاصل نہ کریں، تعلیم کا راستہ بند کریں تو یہ اسلام سے متصادم ہے۔ اگر اس قسم کی ان کے ایجنڈے میں چیزیں ہوں گی تو ہم کہیں گے کہ نہیں اس کی اصلاح کرو لیکن اگر ہم اس چیز کو دیکھیں، انہوں نے وہاں پہ امن قائم کیا، اگر امن کی بات ہے، اگر وہ لوگ اٹھ کر اور آج امریکنز کے جو ٹارگٹس ہیں، ان لوگوں کے، اگر یہ یہاں پہ اٹھ کر اسلام کی بات کریں، ہمیں ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے لیکن ہمیں لکیر کھینچنی چاہیئے کہ جو Gangsters ہیں، جو قاتل ہیں، جو لوگ لوگوں کی بیٹیوں کو اغواء کر رہے ہیں، لوگوں کو اغواء کر رہے ہیں، جنھوں نے ہمارے امن کو تباہ کیا، ان لوگوں کے خلاف پھر ہمیں کارروائی کرنی چاہیئے۔ یہ کاروائی بھی ان لوگوں کے خلاف ہو لیکن جو لوگ اسلام کی بات کریں، جو حقیقتاً انصاف لانا چاہتے ہیں، ان لوگوں کے ساتھ بیٹھیں کہ یہاں ہم بھی انصاف چاہتے ہیں، ہم بھی یہاں پہ اصلاحات چاہتے ہیں، ہم بھی اسلام چاہتے ہیں، آپ آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھیں اور بیٹھ کر معاملات کو طے کریں۔ آپریشن کا جو دوسرا پہلو ہے جس کو ہم شکوک اور شبہات کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ ہمارا جو سابقہ ریکارڈ ہے، وہ یہی ہے کہ جب بھی کوئی امریکن، جب بھی کوئی امریکہ کا بڑا ڈاکو، بڑا قاتل اس صوبے میں آتا ہے، (تالیاں) جب بھی وہ پاکستان میں آتا ہے، صوبے میں نہیں، پاکستان میں آتا ہے تو پختونوں کے اس علاقے میں کوئی نہ کوئی کارروائی یہاں پہ ہوتی ہے اور خون کا ہمیں نذرانہ دینا پڑتا ہے، یہ ایسے ہی ہے، میں مختصر کرتا ہوں، ایک روایتی قصہ ہے، کہتے ہیں کہ یزبرگ ایران کا ایک شاہزادہ تھا، یزبرگ کو شیطان نے کہا کہ تم بڑے قابل ہو، اقتدار پہ تمھیں ہونا چاہیئے۔ اس نے کہا میں باپ کا کیا کروں؟ اس کا کیا کرتے ہو، باپ کو قتل کر دو تو تمھیں بادشاہی مل جائے

گی۔اس نے باپ کو قتل کیا تو وہ جب تخت پہ بیٹھا تو ایک دو سانپ شیطانی اس کے سامنے آ گئے، پھر شیطان سامنے آیا تو اس نے اس سے کہا کہ مجھے بادشاہی تو مل گئی لیکن اس سانپ کا کیا کروں؟ اس نے کہا کہ اس کی بھی فکر نہ کرو، ہر چھ مہینے بعد ایک جوان کا خون آپ ان سانپوں کو پلاتے رہیں، تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ سانپوں کو خون پلانے کا سلسلہ شروع ہوا، وہ سلسلہ چلتا رہا۔ ایک دن آیا کہ وہ ایک کھیلی جسے ہم پنجرہ وہ کرتے ہیں، اس کے بیٹے کا نمبر آیا۔ جب اس کے بیٹے کا نمبر آیا اور فوجی گئے اس کے بیٹے کو لانے کیلئے تو اس نے کہا کہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ اب یزبرگ کے سانپوں کو تمہارے بیٹے کا خون پلانے کا نمبر ہے، تمہارے بیٹے کو ہم لے جا رہے ہیں اور ہم نے یزبرگ کے سانپوں کو تمہارے بیٹے کا خون پلانا ہے۔ وہ پریشان ہوا اور اچانک اس کے بطور باپ جو جذبات تھے، وہ قابو میں نہیں آئے اور وہ جو پنجرہ تھا، اس کو اٹھایا اور ایک سپاہی کے سر پر مارا اور اس کو قتل کیا، دوسرے کے سر پہ مارا۔ پھر وہ اٹھا اور اس نے آواز دی کہ اٹھو ایران والو، کب تک یزبرگ کے سانپوں کو اپنے جوان بیٹوں کا خون پلاتے رہو گے؟ اٹھو ان کے خلاف اور پھر کہتے ہیں کہ یہ آواز اٹھی اور پورے ایران میں یہی آواز اٹھی اور لوگوں نے یزبرگ سے نجات پائی جس کے سانپوں کو وہ خون پلاتے رہے۔ میں بھی کہہ رہا ہوں کہ 'نائن الیون' کے بعد جناب سپیکر، ہم بش کے سانپوں کو کب تک اپنے جوانوں کا خون دیتے رہیں گے؟ (تالیاں) خدا کیلئے اس ہاؤس سے ایک آواز اٹھنی چاہیئے، ایک آواز اٹھنی چاہیئے، ایک پروگرام لیکر ہمیں اٹھنا چاہیئے، کسی نتیجے پہ ہمیں پہنچنا چاہیئے کہ ہم بش کے سانپوں کو مزید اپنا خون نہیں پلا سکتے۔ ہم اپنی بیٹیوں، بہنوں اور بچیوں کی عزتیں بش کی خاطر قربان نہیں کر سکتے۔ ہم نے زندہ رہنا ہے، اپنے قدموں پہ کھڑے ہو کر زندہ رہنا ہے۔ ہم نے حکومتیں کرنی ہیں۔ بش کی طرف نہیں، اپنے لوگوں کی طرف ہم نے دیکھنا ہے، ہم نے امریکہ کے مفاد کو نہیں، ہم نے اپنے لوگوں، اس صوبے اور پاکستان کے مفاد کو مقدم رکھنا ہے اور اگر یہی ہمارا جذبہ رہا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی آپریشن کی ضرورت نہیں ہوگی، ہمیں کسی قتل عام کی ضرورت نہیں ہوگی، کسی نورا کشتی کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ کسی امریکن ڈاکو کے آنے پہ ہمیں کسی آپریشن کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ پھر سچائی کے ساتھ اپنے لوگوں کو انصاف دینے کے راستے پہ ہم چلیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم کسی نتیجے پہ پہنچیں اور آج کی جو بحث ہے، اس سے ہم کوئی نتیجہ اخذ کریں، یہ صرف ڈیبیٹ کی حد تک نہ ہو، Concrete steps ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

سید محمد صابر شاہ: میری صرف جناب چیف منسٹر صاحب کو آپ کی وساطت سے گزارش ہوگی کہ آپ جو بھی Step لیں، آپ اس ایوان کو، جیسے آپ نے کل سے ایک سلسلہ شروع کیا ہے، آپ سب کو اعتماد میں لیں اور آپ اعتماد میں لیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر جائز بات، ہر وہ بات جس سے اس صوبے کا امن ہم واپس دلا سکتے ہیں، اس میں ہمارا تعاون آپ کے ساتھ رہے گا۔ بہت بہت مہربانی۔

Mr. Speaker: Thank you very much, thank you very much, Pir Sahib. Fifteen minutes for tea break, only fifteen minutes. Thank you.

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے پندرہ منٹ تک کیلئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، لاء اینڈ آڈر پر۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انتہائی حساس معاملے پہ آپ نے موقع عنایت فرمایا ہے۔ جناب سپیکر، یہ بات درست ہے کہ یہاں ہم ایم پی ایز جو بیٹھے ہیں ہاؤس میں، ایک جرگے کی کیفیت میں بیٹھے ہیں اور یہاں کچھ لوگ نئے ہمارے اس جرگے میں شامل ہو گئے ہیں تو میں اپوزیشن کی بنچوں کی طرف سے انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ ان کی صلاحیتیں اور استعداد اس ایوان کے وقار میں اضافے کا باعث بنیں گی اور اس صوبے کیلئے انتہائی مثبت تجاویز اور پروگرام سے انشاء اللہ وہ آگے چلیں گے۔ جناب سپیکر، امن تمام مذاہب کا ایک متفقہ مطالبہ ہے اور جتنے بھی آسمانی مذاہب آئے ہیں، ان میں سے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس نے امن کو بنیاد نہ بنایا ہو اور اسلام تو ایسا مذہب ہے کہ اس کے نام کا جو مادہ ہے، وہ بھی امن سے ہے ایمان، امن اور معاشرے کی تشکیل میں، اسلام جب ایک فرد دوسرے فرد سے ملاقات کرتا ہے تو وہ سلام کہتا ہے، سلام کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہر ایک آدمی کے اندر کچھ ملکوتی صفات ہوتی ہیں اور کچھ بہیمی صفات ہوتی ہیں، ملکوتی صفات سے فائدہ ہوتا ہے اور بہیمی صفات سے نقصان ہوتا ہے تو سلام کا معنیٰ یہ ہے کہ میری طرف سے آپ کو امن کا پیغام ہے اور وہ آدمی امن کا پیغام لیکر وعلیکم السلام کہتا ہے تو دونوں کے درمیان ایک امن کا معاہدہ طے ہو جاتا ہے۔ یہاں میرے بہت سارے بھائیوں نے باتیں کی ہیں، بعض حضرات نے ذرا سخت لہجہ اختیار کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تمام لوگ امن کے متلاشی ہیں تو ان کے لہجے پر ہمیں بات نہیں کرنی چاہیئے، ہمیں اپنے اصل مقصد کی طرف جانا چاہیئے۔ قابل احترام سپیکر صاحب،

آپ کو اندازہ ہے کہ ایک عرصے سے ہماری بیوروکریسی نے صوبہ سرحد کے عوام کے ذہن کو نفسیاتی طور پہ مفلوج کیا اور میں Quote کروں گا وفاقی وزیر داخلہ کو اور اپنے پولیس کے صوبہ سرحد کے سربراہ آئی جی پی کو کہ ان کے بیانات سے ہماری تشویش میں اور اضافہ ہو گیا ہے اور ایک ایسا تاثر دیا جا رہا ہے کہ خدانخواستہ پشاور ہمارے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پولیس کے سربراہ کو یا اور کوئی متبادل ان کا، ان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ فوری پہنچ جائیں، ان کو فوری طور پر بلایا جائے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر میں پہلے ہی کرنا چاہ رہی تھی کہ جب پیر صابر شاہ صاحب بات کر رہے تھے تو آئی جی پی، ڈاکٹر نہیں ہے تمام علاجوں کا، جب ڈاکٹر ہی موجود نہیں ہے تو مریض کہاں پہ جائیں گے؟ لاء اینڈ آرڈر پہ ان کو یہاں موجود ہونا چاہیئے تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہوم سیکریٹری، ہوم ڈیپارٹمنٹ اور پولیس والوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ فوری ادھر تشریف لے آئیں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، شکریہ۔ ہمارا آئی جی تو ایسا ہونا چاہیئے کہ وہ تمام خطرات، اس کے جو سامنے ہیں، ان کا بہت سارا بوجھ اپنے سینے میں برداشت کرے اور ہمیں Politely بات بتائے لیکن جب فورسز کا سربراہ یہ کہہ رہا ہو کہ طالبان مضبوط ہو گئے ہیں اور وہ ایک رات کے اندر قبضہ کر سکتے ہیں تو گویا کہ پولیس کا سربراہ ہمیں چیلنج کر رہا ہے کہ یہاں پر گورنمنٹ نہیں ہے اور اسی کی Writ کو چیلنج کر دیا گیا ہے۔ میں تو مناسب سمجھتا ہوں کہ اس بات پر انکوئری بٹھا دی جائے کہ ایسے حالات تو یہاں نہیں ہیں اور بالکل ایسا ماحول پیدا کر دیا گیا ہے جیسا کہ جنوں سے لڑائی ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس مکان میں آسیب آ گیا ہے، اس آسیب کو مارنے کیلئے رائفل اور کلاشنکوف لئے جاتے ہیں، وہ آسیب نظر تو نہیں آتا۔ ہمارے بالکل متصل باڑہ میں آپریشن ہو رہا ہے لیکن آج تک آپ نے میڈیا پر یہ خبر نہیں سنی ہو گی کہ اس کی مزاحمت کون کر رہا ہے؟ اور آپریشن کے مقابلے میں ایک آدمی بھی قتل نہیں ہوا۔ کتنے زیادہ خرچے ہو رہے ہیں؟ میڈیا پہ اس وقت کیسے بتایا جا رہا ہے اور پورے صوبہ سرحد کے عوام اس وقت پریشان ہیں کہ ہم کس کیفیت کے اندر ہیں؟ جناب سپیکر! آپ کا تعلق بھی اس معزز صوبے سے ہے، آپ رات کو ذرا گھومیں تو یہاں پشاور میں خوف وہراس کا ایک سماں ہوتا ہے اور آدمی سمجھتا ہے کہ میں کسی میدان جنگ میں ہوں، یعنی دن کو کرفیو تھا جو رات کو اٹھا دیا گیا ہے، ایسا ماحول ہے۔ معاف کیجئے گا ہم پہلے سے بھی نفسیاتی طور پر کمزور ہیں اور جب

ایسے بیانات آتے ہیں تو ہماری کمزوری میں اور اضافہ ہو جاتا ہے، اس کا تدارک بھی ہونا چاہیئے اور اس پر کوئی انکوئری بٹھادی جائے اور متعلقہ لوگوں کو اس کی سزا بھی دی جائے کہ وہ کیوں خواہ مخواہ خوف وہراس پھیلاتے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ آپریشن جو ہو رہا ہے، اس کی ضرورت کیا ہے؟ ہمیں تو اپنی ترجیحات متعین کرنی چاہیئے اور اپنی ضرورتیں متعین کرنی چاہیئے۔ اگر یہ ہماری ضرورت ہے تو پھر اس کیلئے اس ایوان کو اعتماد میں لینا چاہیئے اور جس طرح رات کو محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک جرگہ بلایا اور کچھ باتیں ان کے سامنے رکھیں، یہ پہلے سے ہونا چاہیئے تھا تو اتنی باتیں نہ ہوتیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپکو اندازہ ہے کہ جب بھی ہمارے اس ملک میں کوئی امریکی ذمہ دار آتا ہے تو یہاں ایک بہت بڑا آپریشن ہو جاتا ہے۔ مجھے تو اس سے خطرہ لگتا ہے اور میں اس میں مثبت بات بھی دیکھتا ہوں کہ پہلے ایسا ہوتا تھا کہ ایک مسجد کو نشانہ بنایا جاتا، ایک دفعہ ایک ذمہ دار آیا تو باجوڑ کے اندر حملہ ہوا اور باجوڑ کے حملے میں اڑتیس بچوں کو قتل کر دیا گیا اور میڈیا نے کہا ہے کہ ان میں سے بڑے بچے کی عمر تیرہ سال ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ تیرہ سالہ بچہ، ہمارے بھی بچے ہیں، تیرہ سالہ بچہ کونسا بم بنا سکتا ہے؟ وہ کونسی دہشت گردی کر سکتا ہے؟ اب جب دوبارہ آیا تو پچھلے سال جولائی میں بہت بڑے آپریشن کو Arrange کیا، وہاں لال مسجد کا ایک آپریشن ہوا اور آج ایک اور آپریشن کو Arrange کیا جا رہا ہے جس کیلئے کوئٹہ کو میدان جنگ نہیں بنایا جا رہا، اس کیلئے کراچی کو میدان جنگ نہیں بنایا جا رہا، اس کیلئے میدان جنگ پشاور کو بنایا جا رہا ہے اور چونکہ نیشنل عوامی پارٹی حکمران جماعت ہے تو میں یہ بھی Add کروں گا کہ پختونوں کو بنایا جا رہا ہے۔ آپ نے جناب سپیکر، اندازہ نہیں لگایا کہ جب ہمارا خون بہتا ہے، وہ ہمارا ہی خون ہے اور ہمیں اپنی لڑائی لڑنی چاہیئے، ہمیں کسی اور کی لڑائی میں نہیں جانا چاہیئے۔ میں تو اسکو نہیں سمجھ سکا کہ سوات کے اندر ہم نے امن معاہدہ کیا اور یہ بہت اچھی بات ہے، مولانا صوفی محمد کو رہا کیا، یہ اس حکومت کا کارنامہ ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے، اسکا معنیٰ تو یہ تھا کہ حکومت اس فکر میں ہے کہ وہ کسی کو آنکھیں نہیں دکھائے گی، کسی کے خلاف کلاشنکوف نہیں اٹھائے گی، ریاستی تشدد نہیں کرے گی، یہ اسکا راستہ ہے لیکن پھر ہم کیوں مجبور ہو گئے؟ کس کے سامنے مجبور ہو گئے کہ ہم نے باڑہ آپریشن کی حمایت بھی کر لی اور ساتھ یہ بھی بتادیا کہ اگر پشاور میں آپریشن ہو گا تو اس آپریشن کی نگرانی پولیس کرے گی اور اسکی نگرانی محترم وزیر اعلیٰ صاحب کریں گے۔ قابل احترام سپیکر صاحب، جب یہی لڑائی افغانستان میں جاری تھی تو ہمارا نعرہ یہ تھا کہ پختونوں کا خون بہایا جا رہا ہے، آج بھی مرنے والا پختون ہے، اسکی زبان انگریزی نہیں ہے، آج بھی مرنے والا آدمی بلوچی نہیں بول رہا اور آج بھی

مرنے والا آدمی سندھی نہیں بول رہا، وہ تو پشتو بول رہا ہے۔ اب اس نے کیا گناہ کیا ہے کہ اسکو مارا جارہا ہے؟ میرے ایک دوست نے یہاں ایک بات کی کہ یہ چوروں کے خلاف آپریشن ہے تو چور کہاں نہیں ہیں، ڈاکو کہاں نہیں ہیں؟ کیا مردان میں ڈاکو ختم ہوگئے اور چور ختم ہوگئے؟ کیا سخاکوٹ میں چور نہیں ہیں؟ کیا ہزارہ ڈویژن میں چور نہیں ہیں؟ کیا ملاکنڈ ڈویژن میں چور نہیں ہیں، وہاں پر ڈاکو نہیں ہیں؟ تو پھر جہاں چوری ہو جائے، انسان کی تاریخ اور جرائم، اسکالازم وملزوم رشتہ ہے تو جہاں چوری ہو، وہاں اتنا بڑا آپریشن آپ Arrange کریں گے، یہ مناسب نہیں ہے اور میں تو محترم فاضل صاحب کو بہت زیادہ عذر بھی کروں گا کہ وہ ڈاکوؤں کے خلاف آپریشن ہے اور چوروں کے خلاف آپریشن ہے، یہی لوگ ہیں جن سے ہم سوات کے اندر امن معاہدہ کر رہے ہیں، انہوں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ ہمارا باقاعدہ نظم ہے اور نظم کے تحت ہمارا ایک امیر موجود ہے اور وہ امیر مذاکرات کے تعطل کا اعلان کرتا ہے، مذاکرات کو بحال کرنیکا اعلان کرتا ہے، اس امیر نے حکم دیا ہے کہ سوات میں مولانا صوفی محمد سے مذاکرات نہ کئے جائیں بلکہ وہاں مذاکرات اگر کئے جائیں تو مولانا فضل اللہ سے کئے جائیں۔ ہماری گورنمنٹ نے مولانا فضل اللہ سے مذاکرات کئے، رہا تو ہم نے کیا ہے مولانا صوفی محمد کو اور مذاکرات ہم کر رہے ہیں مولانا فضل اللہ سے، آپکو نہیں اندازہ یہ ایک ہی Chain ہے، اگر وہ باڑہ کے اندر چور ہیں تو سوات کے اندر وہ کس طرح پرامن شہری ہیں؟ ہمارا خیال یہ ہے کہ جذبات کی بات نہیں ہے، ہمیں اپنا ٹارگٹ بھی Achieve کرنا ہوگا، ہمیں اپنے ہدف کو آگے لے جانا ہوگا اور میں آج بہ بانگ دھل کہتا ہوں کہ آپریشن ہماری قطعاً ضرورت نہیں ہے اور میں ایک بات اور بھی Add کروں گا کہ جنرل پرویز مشرف نے آٹھ سال حکومت کی ہے، لوگوں نے اس کے خلاف، لوگوں نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا Serious رہیں، منی اسمبلیاں ختم کرلیں، آپ Attentive ہو جائیں۔

مفتی کفایت اللہ: آج پیپلز پارٹی کو حکومت ملی ہے تو وہ بھی پرویز مشرف کے Against ملی ہے اور اے این پی اگر حکومت میں ہے تو وہ پرویز مشرف کے خلاف ہے لیکن معاف کیجیئے جس خارجہ پالیسی نے طالبان کو ایجاد کیا اور جس خارجہ پالیسی نے ملک کے اندر عسکریت پسندی کو ترویج دی، آج اسی خارجہ پالیسی کو ہم چلا رہے ہیں، آخر ہماری کیا مجبوری ہے؟ اگر وزیر اعظم شوکت عزیز ہو اور خارجہ پالیسی وہی ہو اور آج حکمران اتحاد سے میرا اتحاد بھی ہے، وہ اگر وزیر اعظم ہے اور پالیسی وہی جاری ہو تو پھر ہم کیا کہیں گے کہ یہ نئی گورنمنٹ آگئی ہے یا پچھلی گورنمنٹ کا تسلسل آگیا ہے؟ (تالیاں) قابل احترام سپیکر صاحب،

ہمیں بہت زیادہ Serious قدم لینے پڑیں گے اور یہ بات بتانی ہو گی کہ ہماری فوج، معاف کیجیئے آج اس ایوان میں کہہ رہا ہوں، ہماری فوج کو اجرتی قاتل کا کردار نہیں ادا کرنا چاہیئے، ہماری فوج ہماری جغرافیائی سرحدوں کی محافظ ہے، وہ ہمیں محفوظ رکھیں، ہم اسکا احترام کرتے ہیں بطور فوج لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ آپکو ڈالر ملیں خدانخواستہ اور ڈالر کی بنیاد پر آپ میرے پختونوں کا قتل عام کریں؟ اسکا چور بھی نام رکھیں، ڈاکو بھی نام رکھیں، اگر آپ یہ کریں گے تو ایسا نہیں چلے گا۔ (تالیاں) انتہائی قابل احترام سامعین! ہم نے اس فوج کیلئے بہت ساری دعائیں کی ہیں، ہم اس فوج سے بہت زیادہ امیدیں رکھتے ہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہماری عملداری عجیب ہے کہ مہمند ایجنسی کے اندر میں مذاکرات کر رہا ہوں، باجوڑ ایجنسی میں میں مذاکرات کر رہا ہوں اور مجھے معاف کیجیئے میں باڑہ کے اندر آپریشن کر رہا ہوں۔ اسکا معنیٰ یہ ہے کہ میں Dictate ہو رہا ہوں کسی کی بنیاد پر اور یہ بھی کہا گیا کہ سارے کے سارے اختیارات پرویز کیانی کو دے دیئے گئے، اب وہ جو چاہے کریں تو کیا وہ لوگوں کو مارے گا اور ہم تماشائی بنتے رہیں گے؟ وہ لوگوں کو قتل کرے گا اور ہم تماشائی بنتے رہیں گے؟ میں اسکی سخت مذمت کرتا ہوں۔ میں فخر افغان، جناب عبدالغفار خان کی جراءت کو سلام کرتا ہوں لیکن میں آج ان کے روحانی بیٹے کو یاد دلاتا ہوں کہ عبدالغفار خان کی پالیسی عدم تشدد کی پالیسی تھی اور سارے زمانے میں وہ عدم تشدد کی بات کرتے رہے اور ہمارا ان سے پرانا تعلق اور عقیدت بھی موجود ہے لیکن یہ عجیب بات ہے، آپ اپوزیشن میں ہوں تو آپ عدم تشدد کی بات کرتے ہیں، آپ گورنمنٹ میں آجاتے ہیں تو آپ سے عبدالغفار خان کا فلسفہ بھول جاتا ہے، نہیں ہم آپکو یہ سبق یاد دلائیں گے۔ (تالیاں) میں جناب عبدالغفار خان کی اس ہوشیاری کو بھی سلام کرتا ہوں کہ انکا مزار جلال آباد میں ہے اور پاکستان میں نہیں ہے۔ اگر وہ پاکستان میں ہوتا تو آج میں انکی قبر پہ کہتا کہ جو پالیسی آپ نے دی ہے، وہ آپکے بیٹے نہیں مان رہے، آپکی روحانی اولاد نہیں مان رہی۔ انہوں نے امن کی بات چھوڑ دی ہے، انہوں نے آنکھیں دکھانے کی بات کی ہے، کیا یہ پالیسی آپ نے دی ہے؟ معاف کیجیئے ایسا نہیں ہے، وہ قومی ہیرو تھا، ہمیں بھی اسکی بات ماننی چاہیئے اور آپکو بھی اسکی بات ماننی چاہیئے۔ یاد رکھیں وہ امن کی بات کو آپ آگے بڑھائیں گے، مذاکرات اور معاہدوں کی بات کو آپ آگے بڑھائیں گے، آپ اس صوبے میں امن پیدا کریں گے۔ محترم وزیر اعلیٰ صاحب موجود نہیں ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں دو سینیئر وزیر موجود ہیں، حالانکہ عام صوبوں میں سینیئر وزیر ایک ہوتا ہے، میں نے جتنی انگلش پڑھی ہے، اسکا معنیٰ تو یہ ہے کہ Senior, then junior ہوتا

ہے لیکن ہم خوش اس بات پر ہیں کہ دو سینیئر کو ملا کر ایک وزیر اعلیٰ بن جاتا ہے (قہقہہ) آج دو سینیئر حضرات موجود ہیں (تالیاں) اور میں ان سے کہتا ہوں کہ کہاں آپ مجبور ہو گئے؟ کہاں آپ نے بات چھوڑ دی، کہاں آپ نے موقف چھوڑ دیا، کہاں آپ نے یہ بات چھوڑ دی کہ نہیں جی اب آپریشن ہونا چاہیئے؟ آپ امن کی بات کریں گے، آج امن ہے۔ پانچ سال یہاں ایم ایم اے کی حکومت رہی ہے، ہمیں بھی نشہ تھا، ہم نے بھی افیون کھائی تھی، آج ہماری افیون ختم ہو گئی ہے (تالیاں) آج ہم نارمل پوزیشن میں آ گئے ہیں اور آپکا یہ نشہ بھی ختم ہو جائے گا۔ ہمیں تو پانچ سال ملے تھے، پتہ نہیں آپکو پانچ سال ملتے ہیں یا نہیں ملتے؟ آپ نے بہتر روایات کو آگے لے جانا ہے اور تھوڑے دن کی حکمرانی، دلوں پر حکمرانی کرنی چاہیئے۔ مرکز کے وزیر کہہ رہے ہیں کہ پشاور کو بچا لیا گیا، کس سے بچا لیا گیا؟ پشاور تباہی کے دہانے پر تھا، کس کے دہانے پر تھا؟ یہ تمام مفروضے ہیں اور مفروضوں کی بنیاد پر قوم کی دولت بھی لوٹی جا رہی ہے اور صرف یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہاں نہ کیا جائے۔ میں بہت زیادہ عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ امریکہ کے اندر صدارتی انتخابات ہو رہے ہیں اور پوری دنیا کی نظر صدارتی انتخابات پر ہے۔ نیا صدر آئے گا، اسکی کیا پالیسی ہو گی؟ کیا وہ بش کی پالیسی کو آگے لے جائے گا یا وہ جنگ ختم کر دے گا؟ یہ جو درمیانی مدت ہے اسکو دور مدخلل کہتے ہیں، یہ درمیان کی مدت میں اگر وہ نئی لڑائی شروع کرتا ہے تو پھر دنیا کی تو لڑائی ہو گی اور اگر وہ نئی لڑائی نہیں کرتا تو یہ امن معاہدے اس کیلئے Basement بن جائیں گے۔ ہمارا خیال تو یہ تھا کہ سوات کا معاہدہ ہو گا، کامیاب ہو گا، اسکے بعد اس کو Extend کریں گے باڑہ میں۔ باڑہ کا معاہدہ ہو گا، کامیاب ہو گا، اسکو لے جائیں گے باجوڑ میں اور باجوڑ کا معاہدہ کامیاب ہو گا، اسمیں توسیع کریں گے، افغانستان میں لے جائیں گے اور یوں پورے خطے کے اندر امن آ جائے گا لیکن میں کیا کہوں؟ آج امن کے علمبرداروں نے بھی فاختے کو چھوڑ دیا ہے، زیتون کی شاخ کو چھوڑ دیا ہے اور اب بھی وہ بات کر رہے ہیں کہ ہم خود تو نہیں ماریں گے لیکن ہم آپ کو فوج اور پولیس کے ذریعے سے ماریں گے، معاف کیجئے ایسا نہیں چلے گا۔ میں آپ کو اور بھی بتاتا ہوں کہ یہ مسئلہ ہمارا ہے ہی نہیں، یہ تو خارجہ پالیسی والوں کا ہے۔ ہمیں ایک متفقہ قرارداد پیش کرنی چاہیئے کہ ہم یہ خارجہ پالیسی کو تبدیل کرنے کی درخواست کریں اور یہ ایوان کہے، چاہے ہمارا تعلق اپوزیشن سے ہے یا ہمارا تعلق گورنمنٹ سے ہے لیکن ایک بات پر متفق ہوئے کہ اگر امن ہو گا، گورنمنٹ بھی ہو گی، اپوزیشن بھی ہو گی، ایوان بھی ہو گا اور اگر امن نہیں ہو گا تو

گورنمنٹ بھی نہیں ہوگی، اپوزیشن بھی نہیں ہوگی۔ یہ گھنٹی مجھے بتا رہی ہے کہ میں اپنی بات کو، میں مختصر کر رہا ہوں، بالکل مختصر کر رہا ہوں اور زیادہ اختصار کیا کرونگا؟

ے
نہ جلتی شمع محفل میں تو پروانے کہاں جاتے — نہ مٹتا غم زمانے میں تو افسانے کہاں جاتے
چلو اچھا ہوا اپنوں میں کوئی غیر تو نکلا — اگر ہوتے سبھی اپنے تو بیگانے کہاں جاتے

(تالیاں)

چلو اچھا ہوا اپنوں میں کوئی غیر تو نکلا — اگر ہوتے سبھی اپنے تو بیگانے کہاں جاتے
چلو اچھا ہوا کام آ گئی دیوانگی اپنی — وگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے

(نعرہ ہائے تحسین/تالیاں)

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب، بشیر بلور صاحب۔ آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ستا سو شکر گزار یمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء اینڈ آرڈر پر میٹھی میٹھی باتیں۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): زهٔ نوره څه خبره نه کوم، دا باقی مشرانو چه خبرے کړے دی، صرف مفتی صاحب بار بار زمونږ د مشرانو نومونه اغستی دی، صرف د هغے Explanation د پاره زهٔ ستاسو په خدمت کښ عرض کوم چه مفتی کفایت الله صاحب، د دوئ ولے دا هیر شول چه سترهویں ترمیم خو مشرف سره دوئ پاس کړے وو۔ (تالیاں) دوئ خو وردئ کښ مشرف سره سترهویں ترمیم پاس کړو نو هغه بیا صدر پاتے شوے دے، هغه وخت کښ دوئ ولے دا خبرے نه کولے؟ (تالیاں) هغے وخت ئے په دے نه کولے چه حکومت به تلو۔ مونږ په دے فخر کوؤ سپیکر صاحب، چه مونږه په دوه میاشتو کښ، اووه کاله د دوئ هغه مولانا صوفی محمد صاحب Arrest وو او دوئ دومره جرات اونکړے شو چه هغوی سره ئے خبره کړے وے (تالیاں) ولے دا جرات پیښ نه شو؟ جرات په دے وجه پیښ نه شو چه امریکه خفه نه شی، په دے وجه چه جرنیل صاحب خفه نه شی او حکومت مات نه شی۔ مونږ دے جرات سره مظاهره اوکړه چه مونږ د حکومت پرواه اونکړه، مونږ د امریکے پرواه اونکړه، مونږ د هغوی سره خبره اوکړه او هغه مو په آرام عزت سره کور ته هم اورسولو، په دے فخر

کوؤ۔ سپیکر صاحب، چه دا فوج سوات ته تلے دے ، د دوئ په حکومت کښې تلے وو، دا د دوئ اووائی چه د دوئ حکومت کښې نه وو تلے ؟ *(تالیاں)* فوج خو زمونږ حکومت کښې نه وو تلے او نن په دے هم فخر کوؤ سپیکر صاحب، چه نن د خدائے فضل سره 100% سوات چه دے ، هغه زما ملگری دلته کښې ناست دی او مونږ الیکشنے گټلے دی، هلته د سوات نه۔ *(تالیاں)* سپیکر صاحب، د سوات معاهده چه کیده، د دوئ دا پینځه کاله حکومت کښې چه کوم سوات کښې گډ بډ وو، دوئ چا سره د خبرو کولو جرات کولے شو؟ دا د باچا خان او د ولی خان او د هغوی فلسفه ده چه مونږ وایو چه عدم تشدد ، اوس پرے هم قائم یو او بیا به پرے قائم اوسو۔ دا هیڅ خبره نه ده، مونږ خو همیشه وئیلی دی، زما چیف منسټر اوس هم په دے فلور آف دی هاؤس وئیلی دی چه مونږ مخکښې به خبرے اترے کوؤ، مونږ کوشش کوؤ، زمونږ خو دا ایمان دے چه مونږ ته خلقو ووټ د ے د پاره را کړے دے چه مونږ د عدم تشدد خبره کوؤ۔ مونږ په دے ملک کښې تشدد نه غواړو، مونږ په دے صوبه کښې امن غواړو خو یو کس داسے وی چه یو شر پسند وی، نو د هغه خلاف ایکشن اخلو، نو هغه مرکزی حکومت کښې خو دے ناست دے مرکز سره، چه مرکز فاټا کښې ایکشن اخلی نو دے هلته خپله پارټی ترے ولے منع نه کوی چه یره تاسو دا ایکشن مه اخلئ؟ او دریمه خبره سپیکر صاحب، مونږ د خدائے فضل سره امن معاهده باندے اوس هم قائم یو، زمونږ سوات کښې امن معاهده شوے ده، د حالاتو مطابق هغه تعطل، پرون صرف د هغوی ټیلیفون، ما ورسره خبرے کړے دی، هغوی دا وئیلی دی چه یره مونږ ته تاسو درے ورځے ټائم راکړئ چه حالات خراب دی، نو هلته کښې د خدائے فضل سره سوات کښې اوس هم حالات نارمل دی، هیڅ هم نشته۔ که د سوات خلق زمونږ نه خفه وو نو دا زمونږ ورور چه دا نن دلته حلف واغستو نو مونږ ته به خلقو ووټ نه راکولو او صوفی محمد صاحب مونږ با عزت کور ته اورسولو، دوئ اووه کالو کښې همت اونکړو چه هغوی سره ئے خبره کړے وے۔ نو مونږ د خدائے فضل سره، کفایت الله صاحب، مونږ ستاسو شکر گزار یو او مونږ دے هاؤس ته هم دا عرض کوؤ چه مونږ اوس هم په عدم تشدد باندے عمل کوؤ، د باچا خان

عدم تشدد چه دے هغه زمونږ ایمان دےاو زمونږ د پارټئ بنیاد چه دے هغه د باچا خان په عدم تشدد باندے دے۔ (تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: سکندر حیات خان۔

<u>جناب شیر افغان خان</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دوئ پسے۔ سکندر حیات خان۔ فلور مے هغوی ته ورکړے دے، تاسو کښینئ جی۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب، تاسو ما له موقع راکړه په یوه اهمه موضوع باندے د خبرے کولو۔ زما خیال دے چه د دے نه د دے هاؤس د Interest پته لګی چه هر یو ممبر دا خواهش لری چه په دے ایشو باندے خبرے اوکړی او واقعی دا ایشو زمونږ د صوبے مخامخ دے وخت کښ ټولو کښ اهم چیلنج جوړ شوے دے او هم دا وجه وه چه کله چه دا الیکشن اوشو او د ے صوبے کښ نوے حکومت Form کیدو، نو اپوزیشن دے حالاتو ته چه اوکتل نو د مکمل تعاون لاس ئے رامخکښ کړو او یو داسے روایت ئے جوړ کړو چه د صوبے د وزیر اعلیٰ په الیکشن کښ، سپیکر صاحب، ستاسو په الیکشن کښ او د ډپټی سپیکر صاحب په الیکشن کښ مونږ مکمل تعاون په دے بنیاد باندے اوکړو چه په دے وخت کښ دے صوبے ته ډیر اهم چیلنجز مخامخ دی او د هغے د حل د پاره مونږ دا نه غوښتل چه څه رکاوټ جوړ شی، څه داسے مشکلات جوړ شی چه حکومت هغے طرف ته توجه ورکړی او هغه طرف ته، د هغے د حل، د هغے مسئلو د حل د پاره کوشش د شروع کړی۔ جناب سپیکر! نن د دے خیز نه بالکل انکار نشته چه دا مسئله زمونږ مخامخ ولاړه ده، که د دے نه مونږ انکار کوؤ نو دا به سترګے پټولو والا خبره وی او هغه خبره چه Putting things under the carpet چه دے، It is not going to work۔ جناب سپیکر، زما یو ورور، ثاقب خان دلته کښ خبره اوکړه او دا واقعی عبث Party politics، دے مسئلے طرف ته توجه ورکول وی ځکه چه هر ممبر چه دلته نه Elect شوے دے نو هغه د عوامو په دے سوچ سره، په دے توقعاتو سره، په دے طمع سره Elect شوے، راغلے دے چه یره د دے صوبے د ترقئ، د خوشحالئ، د

امن د پاره به مونږ کوشش کوؤ او دا ایوان چه دے، د هغوی د مسئلو د حل د پاره یو جدوجهد به کوؤ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر په دے وخت سره چه مونږ دا حالات ځان ته مخامخ ایږدو نو یو طرف ته د Militancy مسئله هم شته لږه ډیره او یو طرف ته د کرائمز مسئله ده۔ دا دواړه ایشوز، دا دواړه مسئلے به بیل بیل طریقے سره حل کول غواړی۔ جناب سپیکر، زمونږ د پارټۍ هم همیشه دا موقف پاتے شوے دے چه Militancy او د هغے کوم Root causes چه دی، د هغے حل چه دے، هغه په Political solution کښ دے، د هغے حل چه دے هغه په خبرو کښ دے، د هغے حل چه دے هغه په ډائیلاګ کښ دے، د هغے حل د معاهدو په ذریعے به کیږی جناب سپیکر۔ مونږ په دے باندے خوشحاله وو چه کله سوات کښ دے صوبائی حکومت دا معاهده اوکړه نو مونږ په هغے باندے هیڅ قسمه څه تحفظات ظاهر نه کړل، مونږه دا وئیل چه دے له ټائم ورکول پکار دی او د دے کوم اثرات چه دی، هغه کتل پکار دی حالانکه پکار دا وه هغے وخت سره چه اپوزیشن هم په اعتماد کښ اغستلے شوے وے او هلته کښ چه نورے کومے پارټۍ په سوات کښ موجود دی، هغوی ټول په اعتماد کښ اغستلے شوے وے، هغه وخت سره د هغے ځائے کوم Religious leadership دے چه هغه هم اعتماد کښ لږ ډیر اغستلے شوے وے خو هغه شان اونکړے شو خو بیا هم مونږ په هغے باندے څه رد عمل نه وو ظاهر کړے۔ جناب سپیکر، زۀ په دے باندے د وزیر اعلیٰ صاحب شکریه ادا کومه چه دا پرون شپه چه دوئ کوم اقدام اوچت کړو، د دوئ حکومت او د دوئ Coalition partnership چه کوم اقدام اوچت کړو چه دا یوه مسئله ده دے صوبے ته مخامخ او په هغے کښ ټول پارلیمانی لیډران ئے رااوغوښتل او هغوی له ئے یو بریفنګ ورکړو او په هغے کښ د هغوی نه ئے رائے هم واغستله۔ پکار وه چه دا کار ډیر مخکښ شوے وے، دا کار پکار ده چه کومے ورځے نه دوئ حلف اوچت کړے وو چه هغه وخت نه شوے وے نو د دے به کیدے شی اثرات هم نور ښه راوتل خو څه چلو اوس هم دوئ دا اقدام اوچت کړو، مونږ د هغے تعریف کوؤ او دا امید او دا طمع لرو چه دا اقدام او دا سلسله به دوئ جاری ساتی۔ جناب سپیکر، کله چه مونږ د پیښور مسئلے ته ګورو، که هغه مونږ د چارسدے مسئلے ته ګورو، که مردان ته ګورو، که سوات ته ګورو،

که نور د صوبے ضلعو ته گورو نو دا ما چه څنګه مخکښ تاسو ته اووئیل چه دے کښ به مونږ Bifurcation کوؤ چه کوم Militancy والا مسئله ده، د هغے د پاره هم دا یو حل دے چه د خبرو په ذریعه، په هغے کښ په هر حالت کښ ړومبنے آپشن د خبرو په ذریعه دا مسئله حل کول دی او د هغے د پاره کوشش کول غواړی او ورسره ورسره چه د تیر څو کالو راسے زمونږ د صوبے امن وامان خرابیږی لګیا دے، زمونږ صوبه کښ Kidnapping په Rise باندے دے، ډکیتیانے په Rise باندے دی، Car lifting په Rise باندے دے، دے حده پورے چه پیښور کښ په ماښام وخت کښ خلق حیات آباد پورے نه ځی، خلق په پیښور کښ د شپے وخت کښ ګرځی نه، د دے ویرے نه چه یره د اغواء برائے تاوان دا سلسله زیاته شوے ده، دغے طرف ته به هم توجه ورکول غواړی او د هغے د پاره زمونږ پولیس موجود دے خو د تیر یو څو کالو راسے هغه کوم چه طریقے سره یو Effective administration پکار وو، هغه نه دے کړے شوے، هغه یو Political will چه د یو حکومت پکار وو ځکه چه دا د حکومت ړومبنے ذمه واری وی چه هغه صوبه کښ امن و امان قائم کړی، په صوبے کښ اوسیدونکی خلقو ته تحفظ فراهم کړی، هغه Political will مونږ ته ښکاره شوے نه وو او د هغے نتیجه دا راواوتله جناب سپیکر، چه زمونږ کوم Law enforcing agencies دی، زمونږ چه کوم Law enforcement forces دی، د هغوی هغه مورال، د هغوی هغه Will کمزورے کړے شو جناب سپیکر۔ دغے طرف ته به مونږ ته توجه ورکول غواړی۔ دا د یوے ورځے کار نه دے، دا د یو آرډر کار نه دے۔جناب سپیکر، دا تیر څه موده کښ چه کوم مورال Low شوے دے، دا Build کول او د خلقو خاصکر د عوامو هغه Trust په دے Law enforcing agencies باندے او په حکومت باندے واپس کول دومره آسان کار نه دے، دا به لوئے کوشش غواړی، دے د پاره مونږ ته به توجه ورکول غواړی، دے د پاره به مونږ ته اقدامات اوچتول غواړی۔ جناب سپیکر، څنګه چه ما نه مخکښ مفتی صاحب هم خبره اوکړه او هغے طرف ته هغوی توجه راکړه چه د Militancy دا کوم ایشو چه ده، دا که مونږ ګورو نو دا Localize هم ده خو د دے زمونږ Region کښ هم یو اثر شته او هغے کښ افغانستان کښ چه کوم دا

حالات دی، د هغے هم په مونږ باندے اثر کیږی۔ د هغے د پاره زمونږ دا یو تجویز دے، د اپوزیشن د طرفه دا یو تاسو ته تجویز کوؤ چه کوم هغه د افغان جرگے سلسله د نن نه یو کال مخکښ په کابل کښ شروع شوے وه، چه کوم کښ اسفندیار هم شریک شوے وو، چه کوم کښ نور هم د دے صوبے مشران شریک شوی وو، د بلوچستان مشران شریک شوی وو، د ټول پاکستان نه پکښ مشران شریک شوی وو، اووه سوه Delegates یو ځائے شوی وو په کابل کښ او هغوی دا یو سلسله جوړه کړے وه چه پکار دا ده چه ورکوټے یو جرگگئ جوړه شی چه هغه لاړه شی او هغه ټولو خلقو سره خبرے اوکړی، دغه بنیاد پکار ده چه مونږ مخکښ بوځو۔ هغه سلسله کښ پکار ده چه مونږ دا آواز اوچت کړو چه د مرکزی حکومت نه دا تپوس اوکړو، هغوی ته دا خواست اوکړو چه هغه جرگگئ د زر جوړه کړی او ورسره ورسره دا پراسس چه دے، دا د مخکښ روان کړی۔ دا افغان جرگه چه کومه په کابل کښ شوے وه، د هغے دویمه جرگه چه کومه په اسلام آباد کښ، یو په پیښور کښ کیدل وو چه هغه طرف ته مونږ قدم اوچت کړو ځکه چه Regional peace باندے مونږ دغه توجه ورنکړه، نو دا مسئلے به هغه شان پاتے کیږی جناب سپیکر، نو دے طرف ته هم توجه ورکول غواړی او ورسره ورسره چه کوم Root causes دی، د Poverty طرف ته، د Un- employment طرف ته، چه کوم Price hike دے، دے طرف ته توجه ورکول غواړی نو هله به دا مسئلے حل کیږی۔ جناب سپیکر، زمونږ به د حکومت نه دا طمع وی، زمونږ به حکومت ته دا خواست وی چه دغے طرف ته د دوئ توجه ورکړی، دغے د پاره د اقدامات اوچت کړی۔ دا زهٔ ورله یقین دهانی ورکومه چه کوم وخت کښ هم د صوبے د مفادو خبره راغلے ده، چه کوم وخت کښ د صوبے د حقوقو خبره راغلے ده نو د دے اسمبلئ یو روایت پاتے شوے دے چه د دے ځائے اپوزیشن چه دے، هغه حکومت سره په یو آواز سره پاڅیدلے دے او مرکز ته ئے دا وئیلی دی چه مونږ د دے صوبے په مفادو باندے یو یو۔ دغه شان په دے صوبے کښ امن قائم کولو د پاره دا هم یو لوئے چیلنج دے او زهٔ د اپوزیشن د طرف نه، د خپل پارټئ د طرف نه حکومت ته دا یقین دهانی ورکومه چه اقداماتو د پاره مونږ به تاسو سره ولاړ یو خو اقدامات به تاسو اوچتوئ۔ اوس بال ستاسو په کورټ

کښ دے، بال ستاسو په کورټ کښ دے، تاسو ته دا اقدامات اوچتول دی، زمونږ د طرفه به مکمل تعاون وی تاسو سره، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریه جی، شکریه۔ شیر افغان خان، شیر افغان صاحب۔ شیر افغان صاحب څه شو؟ اودریږئ یو منټ جی۔ عبدالاکبر خان! زر مختصر جی، راغونډ ئے کړئ۔

جناب عبدالاکبر خان: چه دوئ بحال شی نو بیا به کوم۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں رول 240 کے تحت جی رول 124 کی Suspension کی درخواست کرتا ہوں۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ، کیونکہ کل کے ایجنڈے میں، آج کی ایجنڈے میں یہ قراردادیں شامل تھیں تو یہ دو قراردادیں Simple ہیں اور چمکنی صاحب بھی پیش کریں گے تو میری درخواست ہو گی کہ اگر آپ متعلقہ رول Suspend کریں اور ہمیں قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: آپکو نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو نہیں، زۂ خو صرف د دے دغه کوم۔

جناب سپیکر: معزز، معزز۔ کښینئ، تاسو له موقع درکومه، تاسو ټولو له موقع درکومه۔

جناب عبدالاکبر خان: پھر بھی، اگر آپ کی تقاریر ختم بھی ہو جائیں، پھر بھی آپکو رول کی Suspension کرنا پڑے گی-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیونکہ آج قراردادوں کا دن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: معزز ممبران صاحبان نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجاء کی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے، آیا معزز ایوان اسکی اجازت دیتا ہے؟ جو اسکے حق میں ہے وہ 'ہاں' میں جواب دیں۔ جو اسکی مخالفت میں ہیں 'نا' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ معزز ممبر صاحب، اپنی قرارداد پیش کریں۔

قراردادیں

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پیسکو کی طرف سے نیپرا کو گورنمنٹ اور پرائیویٹ صارفین صوبہ سرحد کیلئے جو ٹیرف ریٹ اور زر ضمانت کے تعین کیلئے عرضداشت بھیجی گئی ہے، وہ صوبہ سرحد کے عوام کے ساتھ سراسر زیادتی ہے، اسلئے تجویز کی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت ٹیرف میں اضافے کی تجویز واپس لے اور یکم مارچ 2008ء سے قبل جو ٹیرف نافذ تھا، اسکو بحال رکھا جائے۔ پیسکو کی غیر تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر ٹیرف بڑھانا کسی صورت جائز نہیں، مرکزی حکومت کو چاہیئے کہ وہ پیسکو کی کارکردگی کو بہتر بنائے اور Line losses کم کرنے کیلئے مناسب اقدامات اٹھائے، سارے ملک میں یکساں طور پر ٹیرف کا نفاذ کرے۔ جس کمپنی میں اسکی ناقص کارکردگی کی وجہ سے Line losses زیادہ ہوں، اسکو مرکزی حکومت سبسڈی دے تاکہ اس پسماندہ صوبے کے پہلے سے مالی بوجھ تلے دبے ہوئے عام صارفین پر مزید بوجھ نہ پڑے"۔

سر! ایک اور بھی اس کے ساتھ ہی ہے، یہ زرعی ٹیوب ویلز کیلئے ہے۔ "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پیسکو کی طرف سے پرائیویٹ زرعی ٹیوب ویلوں کے ٹیرف میں مارچ 2008ء میں کئے گئے تیس فیصدی اضافہ اور یکم جولائی 2008ء میں مزید اضافے کیلئے جو عرضداشت نیپرا کو بھیجی گئی ہے، وہ صوبہ سرحد کے غریب کاشتکاروں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے، اسلئے مرکزی حکومت نے یکم مارچ 2008ء سے قبل جو ٹیرف نافذ کیا تھا، اسکو بحال رکھا جائے اور ٹیرف میں مزید اضافے کی تجویز واپس لی جائے۔ پیسکو کی غیر تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر ٹیرف بڑھانا کسی صورت جائز نہیں، مرکزی حکومت کو چاہیئے کہ پیسکو کی کارکردگی کو بہتر بنائے اور line losses کم کرے۔"

جناب سپیکر! یہ دو ریزولیوشنز ہیں، ایک زرعی ٹیوب ویلز کیلئے اور ایک عام صارفین کیلئے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is……….

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ-------

جناب سپیکر: بسم اللہ کریں ثاقب چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڈیرہ مہربانی جی۔ "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پیسکو کی طرف سے نیپرا کو گورنمنٹ اور پرائیویٹ صارفین صوبہ سرحد کیلئے جو ٹیرف ریٹس اور زر ضمانت کے تعین کیلئے عرضداشت بھیجی گئی ہے، وہ صوبہ سرحد کے عوام کے ساتھ سراسر زیادتی ہے، اسلئے تجویز کی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت ٹیرف میں اضافے کی تجویز واپس لے اور یکم مارچ 2008ء سے قبل جو ٹیرف نافذ تھا، اسی کو بحال رکھا جائے۔ پیسکو کی غیر تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر ٹیرف بڑھانا کسی صورت جائز نہیں، مرکزی حکومت کو چاہیئے کہ وہ پیسکو کی کارکردگی کو بہتر بنائے اور Line losses کم کرنے کیلئے مناسب اقدامات اٹھائے۔ سارے ملک میں یکساں طور پر ٹیرف کا نفاذ کرے۔ جس کمپنی میں اسکی ناقص کارکردگی کی وجہ سے Line losses زیادہ ہوں، اسکو مرکزی حکومت سبسڈی دے"-------

جناب سپیکر: یہ وزراء صاحبان بیٹھ جائیں، بہت اہم ریزولیوشن آرہی ہے۔ بیٹھ جائیں، دونوں بیٹھ جائیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: "تاکہ اس پسماندہ صوبے کے پہلے سے مالی بوجھ تلے دبے ہوئے عام صارفین پر مزید مالی بوجھ نہ پڑے۔" جناب سپیکر صاحب، دوئم قرارداد هم پیش کوم جی۔ "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پیسکو کی طرف سے نیپرا کو پرائیویٹ زرعی ٹیوب ویلوں کے ٹیرف میں مارچ 2008ء میں کئے گئے تیس فیصدی اضافہ اور یکم جولائی 2008 میں مزید اضافے کیلئے جو عرضداشت بھیجی گئی ہے، وہ صوبہ سرحد کے غریب کاشتکاروں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے، اسلئے مرکزی حکومت نے یکم مارچ 2008ء سے قبل جو ٹیرف نافذ کیا تھا، اسکو بحال رکھا جائے اور ٹیرف میں مزید اضافے کی تجویز واپس لی جائے۔ پیسکو کی غیر تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر ٹیرف بڑھانا کسی صورت جائز نہیں، مرکزی حکومت کو چاہیئے کہ پیسکو کی کارکردگی کو بہتر بنائے اور Line losses کم کرنے کیلئے مناسب اقدامات اٹھائے۔ سارے ملک میں یکساں طور پر ٹیرف کا نفاذ کرے اور

جس کمپنی میں اسکی ناقص کارکردگی کی وجہ سے Line losses زیادہ ہیں، اسکو مرکزی حکومت سبسڈی دے تاکہ عام صارفین پر مزید مالی بوجھ نہ پڑے۔" ڈیرہ مہربانی جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolutions moved by the Honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolutions are adopted unanimously.

(Applause)

امن وامان کی صورتحال پر بحث

جناب سپیکر: مسٹر قلندر خان لودھی۔ لاء اینڈ آرڈر پہ قلندر لودھی صاحب!

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم مسئلے پر بات کرنے کیلئے موقع دیا، اجازت دی۔ جناب سپیکر، میں سب سے پہلے اپنے نئے ساتھی جو اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں، اسکا حصہ بنے ہیں، انکو مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے۔ جناب سپیکر، اس اہم مسئلے پر ہر معزز رکن نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق بات کی۔ جناب سپیکر، میں تھوڑی سی بات کرونگا، گزری گورنمنٹ کی طرف سے بھی کہ جناب سپیکر، مرکز میں گورنمنٹ ہوں یا صوبے میں گورنمنٹ ہوں، وہ کبھی بھی نہ ملک کے خلاف کوئی بات سوچ سکتی ہے، نہ اس کو کمزور کرنے کیلئے سوچ سکتی ہے اور نہ صوبے کیلئے۔ پہلی وفاقی حکومت جو تھی یا صوبائی گورنمنٹ جو تھی، انکی بھی یہی سوچ تھی اور یہی طریقہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ ملک مضبوط ہو، زیادہ سے زیادہ صوبہ مضبوط ہو، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ نہ بنیں لیکن جناب سپیکر، ارد گرد کے حالات جیسے افغانستان کے حالات ہو گئے، عراق کے حالات ہو گئے، دنیا کی Scenario دیکھیں، کیا تبدیلی آگئی؟ اسکا جو اثر پڑا، اس میں ایک طریقہ تو یہ تھا جناب سپیکر، کہ گزشتہ جو گورنمنٹ تھی، سابقہ گورنمنٹ، وہ یہ کرتی کہ کسی بات پر تدابیر یا سوچ سے کوئی کام بھی نہیں کرتی، وہ جذبات میں آکر ہر ایک بات کا 'No' کرتی اور یہ کہتی کہ ہم دیکھیں گے، کون طاقتور ہے، ہم اسکا مقابلہ کریں گے، ایک تو یہ بات تھی۔ جہاں تک یہاں بات کی جاتی ہے امریکہ کی تو میرے خیال میں جناب سپیکر، کوئی پاکستانی، چاہے اسکا کسی پارٹی سے تعلق ہو، جیسے بھی ہو، وہ کسی طریقے سے بھی اسکی کسی بات کو نہ Appreciate کرتا ہے، نہ اسکی تعریف کرتا ہے، نہ اس کے ساتھ زیادہ کوئی تعاون کی باتوں سے وہ خوش ہوتا ہے۔ جو حالات ہیں، وہ مجبور کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایک طاقتور کو طاقتور نہ سمجھنا اور اسکے گلے لگ

جانااور اپنے آپکو ختم کر دینا، میرے خیال میں یہ بھی کوئی اچھی تدابیر نہیں ہیں۔ اگر اس وقت کی گورنمنٹ نے یہ سوچ کر اپنے ملک کو، اپنے صوبے کو افغانستان جیسی حالت سے، عراق جیسی حالت ہونے سے بچایا تو میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا اقدام کیا اور اس وقت جو نئی گورنمنٹ آئی، انہوں نے آتے ہی مذاکرات کا راستہ اختیار کیا، جسے ہم Appreciate کرتے ہیں اور ہم اپوزیشن نے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ملک کے حالات کو اور صوبائی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو پورا تعاون کا یقین دلایا تاکہ وہ یکسوئی سے اپنے امن وامان کے مسئلے کو حل کر سکیں لیکن جناب سپیکر، جب کوئی ایک آدمی مذاکرات کی بات ہی کو نہیں سمجھتا ہے، ڈائیلاگ کی بات کو نہیں سمجھتا، ڈرائنگ روم کی بات کو نہیں سمجھتا، آیا اس کے ساتھ آپ کیا کریں گے؟ جناب سپیکر، انہوں نے بہت اچھے طریقے سے سوات کے مسئلے میں، باقی صوبائی مسئلوں میں مذاکرات کا راستہ اختیار کیا، کافی کامیابی ہوئی جواب ختم نہیں ہوا، یہ غلط فہمیاں، یہ باتیں کر لینا کہ مرکز یہ چاہتا ہے، کہ چیف آف دی سٹاف یا چیف آف آرمی سٹاف یہ چاہتے ہیں، یہ اپنے سے مفروضوں والی باتیں کر دینا اور اپنے اندر کی بات کو باہر لے آنا اور اپنے لئے، اپنی پارٹی کے مفاد میں کوئی بات اس میں نظر آئے، وہ کر دینا یا پوائنٹ اپنے لئے سکور کرنا کہ لوگ واہ واہ ہمیں کہہ دیں کہ واہ واہ، واہ، واہ یہ تو بہت ہی اچھی باتیں کر رہے ہیں حالانکہ وہ سمجھتے ہیں یہ بات کرتے ہوئے کہ ہماری یہ بات ملک اور صوبے کے خلاف ہے لیکن پھر بھی وہ اپنا پوائنٹ سکور کرنا چاہتے ہیں، بعض ایسی شخصیات بھی ہیں لیکن جناب سپیکر، اب جو ہماری صوبائی گورنمنٹ ہے، انہوں نے ڈائیلاگ کو ختم نہیں کیا، یہ ہر وقت، رات کو بریفنگ میں چیف منسٹر صاحب نے بڑی In detail بتایا، یہ ہمارے پاس پڑا ہوا ہے، یہ جو انکا معاہدہ ہے، وہ بھی ساتھ پڑا ہوا ہے، جو لسٹ ہے، وہ بھی ساتھ پڑی ہوئی ہے، سب کچھ یہ کر رہے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے Compensation مانگی ہے، وہ بھی مرکز نے دے دیا ہے گیارہ، بارہ، تیرہ کروڑ روپیہ، وہ بھی آ گیا۔ سب کچھ ہونے کے باوجود اگر وہ اس بات پر بیٹھتے ہیں اور پھر وہ اپنی مرضی کی جو بات ہوتی ہے، وہ تو کر لیتے ہیں لیکن دوسری بات پر وہ نہیں بیٹھنا چاہتے تو میں یہ کہتا ہوں کہ Writ of the government کو جو چیلنج کریگا، اس کے ساتھ پھر کیا معاملہ کیا جائے گا؟ جناب سپیکر، یہ کوئی سابقہ دور کی بات نہیں ہے کہ انہوں نے ہمیں یہ راستہ دیا ہے، آپ کیا کرینگے؟ آپ کے گھر پر ایک آدمی حملہ کرے گا، آپ اسکو کہیں گے کہ نہیں، مجھے مارو؟ پہلے مقابلہ کرتے تھے، آپ کی وہ روایت اب کام نہیں کرتی، آپ مجھے مار کر چلے جائیں کیونکہ میں تو اس روایت پر نہیں چلونگا۔ ہر گورنمنٹ اپنی رٹ کو قائم رکھے گی، ہر گورنمنٹ کا یہ فرض ہے

کہ وہ اپنے عوام، اپنی قوم، اپنے لوگوں، اپنے ملک اور اپنے صوبے کی حفاظت کیلئے امن کو قائم رکھیں گے اور جو انکے رٹ کو چیلنج کرے گا، اسکو تہس نہس کر کے چھوڑیں گے ورنہ اسطرح سے تو گورنمنٹ چل ہی نہیں سکتی۔ جناب سپیکر، ہر ضلعے والا کہے گا کہ میری مرضی سے کام چلے گا، ہر قوم والا کہے گا کہ میری مرضی سے کام چلے گا، یہ کیسے ہو گا؟ اس طرح سے ملک کیسے قائم رہے گا؟ اس طرح سے صوبے کیسے قائم رہیں گے؟ اسلئے جو بھی کام کیا جارہا ہے، یہ ملک کے مفاد میں کیا جارہا ہے، اسلئے یہ نہیں ہے کہ کسی پالیسی کو Endorse کیا جارہا ہے یا کسی پالیسی کو اپنایا جارہا ہے۔ جناب سپیکر، ہر ایک جو سیٹ پر بیٹھتا ہے، وہ ذمہ دار ہوتا ہے، میں اپوزیشن میں ہوں، میری اور بات، جو گورنمنٹ میں بیٹھا ہے، اسکی اور بات ہے، اسکی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ میں تو جذباتی باتیں کرونگا لوگوں کو کہ لوگ کہیں، کہ اخباروں میں آجائے کہ واہ واہ ایسی بات ہوئی لیکن جو مجھ سے زیادہ ذمہ دار ہے، وہ بڑی ذمہ داری کی بات کرے گا۔ جناب سپیکر، میرے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ایک بیوہ کا بچہ ہے، اسے قتل کر دیا گیا۔ قتل کرنے کے بعد اسے اپنے ٹھکانے میں رکھ دیا اور پھر یہ کہا کہ جو اسکا سب سے زیادہ Close relative ہے، والد اسکا تھا نہیں، اسکی والدہ تھی تو اسکو کہا کہ تم آؤ، اس بچے کی لاش لے جاؤ۔ وہ اپنے ساتھ کچھ آدمی لے گئی کہ میں تو نہیں اٹھا کر لے جاسکونگی لیکن انہوں نے انکو بھی نزدیک نہیں آنے دیا اور کہا کہ دو تین کلومیٹر پیچھے ان لوگوں کو چھوڑو ورنہ تمہیں لاش نہیں دیتے۔ میں مختصر اسلئے کرتا ہوں، یہ شاید آپکے علم میں بھی ہو تو جب اس کمرے میں گئی تو وہاں بارہ تیرہ اور لاشیں ٹکڑے ٹکڑے پڑی ہوئی تھیں، اس نے اس بات پر کہ میں یہ لوگوں کو کیا کہونگی کہ میں لاش لینے گئی تھی، میں نے لایا کیا؟ اس نے چند ٹکڑے جو وہ اٹھا سکتی تھی، اپنے دوپٹے میں اٹھا کر، گھسیٹ کر کچھ کلومیٹر جدھر آگے اسکے آدمی بیٹھے ہوئے تھے، وہاں تک لے آئی، اسکو یہ بھی پتہ نہیں کہ میں اپنے بچے کے ٹکڑے لے آئی ہوں یا دوسروں کے بچوں کے ٹکڑے لے گئی ہوں؟ جناب سپیکر، اگر ایسی حالت ہے تو مجھے بتائیں کہ یہ اسلام کی کونسی خدمت ہے، یہ کون ذمہ دار ہے، ہم میں شریعت کے کون خلاف ہے؟ ہم نے تو اس فلور آف دی ہاؤس پر شریعت بل کو پاس کیا کہ نافذ کیا جائے، ہم چاہتے ہیں کہ سوات میں شریعت بل نافذ ہو لیکن اسکی آڑ میں یہ ظلم، یہ کونسا مذہب ہے، یہ قرآن میں کدھر ہے، حدیث میں کدھر ہے کہ آپ ایسا ظلم کریں اور اس طرح سے آپ کریں اور اسکے بعد پھر رٹ گورنمنٹ کا چیلنج کیا جائے؟ تو یہ ٹکڑے ٹکڑے اہلکاروں کی جو گورنمنٹ کی خدمت کر رہے ہیں، جو کہ اپنی زندگی امن و امان کیلئے نذرانہ پیش کر رہے ہیں، انکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں روڈوں پر ڈال دیئے جائیں اور کہیں کہ

آ کر اٹھا کے لے جائیں، یہ گورنمنٹ برداشت کر سکتی ہے؟ جناب سپیکر، اب اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے کوئی میرا بھائی، کوئی دوست یا عوام، کوئی بھی برداشت کر سکتا ہے کہ اتنی بڑی زیادتی ہو اور وہ خاموش رہیں؟ وہ اپنی جان دے دیگا، سب کچھ کرے گا لیکن اس چیز کو برداشت نہیں کریگا۔ اسلئے میری جناب سپیکر، آپ سے یہ ریکویسٹ ہے، یہ وقت ہے تعاون کا، گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کا وقت ہے۔ اس وقت ملک کی بقاء کا مسئلہ ہے، صوبے کی بقاء کا مسئلہ ہے، قوم کی بقاء کا مسئلہ ہے، یہ وقت پوائنٹس سکور کرنیکا نہیں ہے کہ آئندہ الیکشن میں ہم کس طرح سے زیادہ ووٹ لے کر آ جائیں گے۔ یہ یقیناً بہت زیادتی ہو گی اور قوم اس بات کو سمجھتی ہے کہ کون کیا کر رہا ہے اور کون کیا کر رہا ہے؟ جناب سپیکر! یہ جو اس وقت کا مسئلہ ہے، ہم نے پولیس کے ساتھ تعاون کرنا ہو گا، ہم نے فوج کے ساتھ تعاون کرنا ہو گا۔ آج چیف منسٹر صاحب ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر میں غلط کہوں تو یہ اسکی وضاحت کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، مرکز نے کونسی اپنی مرضی کی ہے؟ ہمارا گورنر، ہمارا چیف منسٹر، ہوم ڈیپارٹمنٹ سیکرٹری، یہ بیٹھے ہوتے ہیں اور انکی مشاورت سے جو یہ کہیں گے، وہ کچھ ہو گا اور پھر اس کے بعد آرمی سٹاف کا، فوج کی طرف سے بھی یہ آ جانا کہ ہمیں آپریشن نہیں کرنا، جہاں کہیں اسکی ضرورت ہو گی، جہاں صوبائی گورنمنٹ ایڈوائس کریگی یا جو بھی انکی ضرورت ہو گی، وہ کام ہم کرینگے۔ اس میں یہ بات جو ہم سب سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی ہمیں بتا دیا، ہم بھی قوم کو بتانے کی بات کر رہے ہیں لیکن پھر بھی قوم، اگر کوئی ان پر یقین نہیں کرتا جناب سپیکر، اسکا کسی کے پاس کیا حل ہے؟ یہ واضح ہے کہ فوج بالکل ایکشن نہیں لے رہی اس جگہ پر جہاں رٹ ہو گی اور پولیس والے یا ایف سی والے جہاں بے بس ہو جائیں گے، وہاں فوج کو لایا جائے گا اور جہاں ہمارے گورنر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب انہیں این او سی دینگے، وہاں کرینگے۔ جب ایک چیز ہم اپنی مرضی سے کرنا چاہتے ہیں، مل بیٹھ کر کرنا چاہتے ہیں، پھر ہر وقت گورنمنٹ اور مرکز پر یہ تنقید کرنا اور یہ Trend سا بن گیا ہے جناب سپیکر، کہ جب بھی کوئی آتا ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ فلاں یہ کر گیا، فلاں یہ کر گیا اور اب یہاں فلاں یہ کر رہا ہے یا فلاں یہ کر رہا ہے حالانکہ اسکو پتہ ہے کہ اصل کیا ہے لیکن باوجود اسکے وہ اپنے آپکو باخبر رکھنا چاہتا ہے تاکہ میری خبریں، سنسنی خیز خبریں میری آ جائیں اخبار میں اور لوگ مجھے یہ کہیں کہ بہت بڑی اچھی بات انہوں نے کر دی لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ چیزیں اسکی قوم کے مفاد میں نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، ہم جس وقت تک اس قابل نہیں ہیں، اتنے طاقتور نہیں ہیں کہ کسی باہر کے مغربی قوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور اسکو کہیں کہ جا ہم نہیں کرتے، تیرا مقابلہ کرینگے، اس وقت تک ہم

نے مصلحت سے کام کرنا ہوگا، اپنے آپکو مضبوط کرنا ہوگا اور اپنے آپکو طاقتور کرنا ہوگا۔ جب قوم و ملک طاقتور ہو جائے گا تو ہم کسی غاصب کو، کسی ظالم کو کہیں گے کہ تم ظالم ہو، تمہیں ہم نہیں چاہتے، تمہاری پالیسیاں ہمیں نہیں چاہئیں، ہمیں تم نہیں چاہیئے لیکن جناب سپیکر، ہم کمزور ہیں، مٹا دیئے جائیں گے، اسلئے اپنے آپکو پہلے طاقتور بناؤ۔ مقابلہ طاقت کے ساتھ ہوتا ہے جو ڈائیلاگ نہیں سمجھتے، ان سے طاقت کی زبان میں بات کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! Conclude کریں، Conclude کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ نگہت اور کزئی بی بی! صرف دو منٹ۔

جناب محمود عالم: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسکے بعد۔ صرف دو منٹ، نگہت اور کزئی، نگہت اور کزئی، صرف دو منٹ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب۔ (تالیاں) تھینک یو جی، تھینک یو۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب اور ہاؤس کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جب بھی میں بات کرنے کیلئے آتی ہوں فلور پر تو یہ میرا ویلکم کرتے ہیں، اسکا مطلب یہ ہے کہ میں بات بالکل ٹھیک کرتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! شعر سے بات کرتی ہوں، شعر سے شروع کروں گی کہ:

؎ حالات کی گھڑیوں نے وہ وقت بھی دیکھا ہے لمحوں نے سزا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتی ہوں کہ اگر آج کی اپوزیشن اور جو پہلی اپوزیشن تھی، اسکا مقابلہ کیا جائے تو میرا خیال ہے کہ آج کی اپوزیشن نے جس طریقے سے ملک اور قوم، پاکستان کیلئے کیونکہ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ اگر پاکستان ہے تو آج ہم سب اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے بات کر رہے ہیں اور اس پاکستان کو بچانے کیلئے اور اس پاکستان کو دنیا میں ایک نیا موڑ دینے کیلئے ہم نے یہ بات کرنی ہے کہ اپوزیشن نے ملکر ایک دوسرے کا، گورنمنٹ کا ساتھ دینا ہے، گورنمنٹ پر بے جا تنقید نہیں کرنی ہے۔ گورنمنٹ جو اچھے اقدامات کرے گی، اسکو ہم لوگوں نے سراہنا ہے اور جہاں پر گورنمنٹ نے کوئی غلط قدم اٹھایا تو اپوزیشن میں اگر ایک فرد بھی ہوگا جناب سپیکر صاحب، تو وہ ڈٹ کر اپنے لوگوں کیلئے انکا مقابلہ کرے گا (حکومت کا) اور انکو بتائے گا کہ اگر ایک آدمی بھی اپوزیشن میں موجود ہے تو آپ جو غلط قدم اٹھا رہے

ہیں، وہ غلط قدم ہے اور ہم اس پر تنقید کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتی ہوں کہ صوبہ سرحد کے چیف منسٹر کو میں اس بات پر مبارکباد پیش کروں گی کہ جس طریقے سے ان لوگوں نے امن معاہدوں پر (تالیاں) جس طریقے سے امن معاہدوں پر ان لوگوں نے بات کی لیکن جناب سپیکر صاحب، بات تو وہی آ جاتی ہے کہ جب امن معاہدے ظالموں کے ساتھ، طالبان کے ساتھ، ڈاکوں کے ساتھ، قاتلوں کے ساتھ ہوتے ہیں جناب سپیکر صاحب، تو جب وہ معاہدے توڑ دیتے ہیں تو گورنمنٹ کیا کرے گی؟ اگر میرے گھر میں کوئی شخص آ کر مجھے مارنے کی کوشش کرتا ہے تو کیا میں اسکو کہوں گی کہ آؤ اور مجھے مار ڈالو یا آؤ اور میرے بچوں کو قتل کر ڈالو؟ جناب سپیکر صاحب، اسکو میں تہس نہس کر کے چھوڑ دوں گی کہ جو میرے گھر کو، جو میرے ملک کو، جو میرے صوبے کو، جو میرے صوبے کے عوام کو سرے بازار اٹھا کر اور عورتوں کو لے کر جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، اس پر میں ایک بات اور بھی کروں گی، آج لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا لیکن جناب سپیکر صاحب، کسی فرد نے، چاہے وہ منسٹرز تھے، چاہے وہ ہمارے بولنے والے سپیکرز تھے، انہوں نے نشاندہی نہیں کی اور میں نے آپ سے جب بات کی تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ آئی جی پی صاحب اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کوئی فرد، آج لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر جب بات ہو رہی تھی، کوئی موجود نہیں تھا، آپ نے جب حکم دیا تو وہ لوگ آ کر گیلری میں بیٹھے۔ جناب سپیکر صاحب، جب ڈاکٹر موجود نہیں ہوتا ہے تو مریض کس کے پاس جائے گا اپنی فریاد لے کر؟ جناب سپیکر صاحب، دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے صوبے میں جو باتیں ہو رہی ہے طالبان کی اور القاعدہ کی، یہ Impression ہمیں کہاں پر لے کر جا رہا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، کیا کوئی Invester اس پاکستان میں آئے گا Invest کرنے کیلئے؟ کیا ہمارے ملک کے لوگوں کے حالات کو Change کرنے کیلئے کوئی یہاں پر آ کر ترقی کیلئے کام کرے گا؟ کبھی بھی نہیں اور جناب سپیکر صاحب، یہاں پر کچھ لوگوں نے بات کی کہ ہماری حکومت جب پانچ سال تک تھی تو میں ان کیلئے صرف ایک بات کروں گی کہ:

مجھے ہاتھ اٹھا کے دعائیں دو میری دوستی کے بلائیں لو
کہ تجھے قاتل ہم نے بنا دیا

کیونکہ اگر پانچ سال انہوں نے گزارے ہیں دو صوبوں میں ہمارے ساتھ شراکت اقتدار میں، تو وہ صرف اور صرف مشرف کی دوستی کی وجہ سے انہوں گزارے ہیں۔ (تالیاں) آج اگر وہ لوگ یہاں پر بیٹھ کر مشرف کو بات کر رہے ہیں تو وہ یہ دیکھیں کہ یہ مشرف کے کتنے قریب تھے؟ اور میں یہ سمجھتی

ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ اس وقت کی "اے ٹیم" نہیں تھی، اس وقت ایم ایم اے جو تھی، وہ "اے ٹیم" تھی مشرف صاحب کی (تالیاں) اور میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے ساتھ مشرف صاحب آج جو بیٹھے ہوئے پریذیڈنٹ، اس میں ایم ایم اے کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔ (تالیاں) انہوں نے ہمارے ساتھ جتنا تعاون کیا، میں مجھتی ہوں، میں مولانا فضل الرحمان صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں، میں درانی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے پریذیڈنٹ کو دو دفعہ Elect کروایا، (تالیاں) سترویں ترمیم میں ہمارا ساتھ دیا اور اسکے باوجود ہمارا کورم بھی اس وقت پورا نہیں ہو رہا تھا جبکہ انہوں نے ہمارے ساتھ ہمارا کورم بھی پورا کیا جناب سپیکر صاحب۔ (تالیاں) بات یہ ہے کہ جب بات گزر جاتی ہے تو اسکے بعد جب لوگ کہتے ہیں کہ مشرف صاحب یہ، اور مشرف صاحب یہ، جناب سپیکر صاحب، ایک اچھی بات آپ کو یہ بتاؤں کہ ہم لوگ دوسروں پر بہت زیادہ تنقید کرتے ہیں لیکن یہ بات میرے سامنے کی ہے کہ جب مولانا حافظ حسین صاحب ہمارے ساتھ ایک میٹنگ میں موجود تھے اور اسی میٹنگ میں جناب سپیکر صاحب، اس بات پر میں بات کرونگی کہ پریذیڈنٹ صاحب بھی موجود تھے تو جب انہوں نے کہا کہ امریکہ یہ، امریکہ وہ، تو صدر صاحب نے جواب دیا کہ پہلے اپنے آپکو مضبوط کرو کیونکہ کمزور لوگ جو ہوتے ہیں، وہ کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کر سکتے۔ جب تک جناب سپیکر صاحب، ہم نے All together، چاہے ہماری پارٹیاں جو بھی ہیں لیکن ہم پاکستان کے رہنے والے ہیں، ہم پاکستان کو مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، جب تک پاکستان مضبوط نہیں ہو گا تو تمہاری داستان تک بھی نہیں ہو گی داستانوں میں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> صحیح بات ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور جناب سپیکر صاحب، لاء اینڈ آرڈر پر میں سمجھتی ہوں اور میں برملا کہتی ہوں، میں سمجھتی ہوں کہ پہلے بھی میں نے کچھ باتیں کی تھیں پولیس ڈیپارٹمنٹ کے خلاف، اس وقت کے آئی جی پی کے خلاف، تو میرے بہنوئی کو ٹارگٹ بنایا گیا اور اسکو اسکے جاب سے Remove کر دیا گیا، ہو سکتا ہے کہ اب پھر مجھے وہی ٹارگٹ بنایا جائے لیکن جناب سپیکر صاحب، آج جیسے کہ پہلے کہا گیا، تھانے بک رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، قبضہ گروپ اس صوبے میں جو ہے، وہ سر پھرا پھرتا جا رہا ہے اور وہ قبضہ گروپ ایسا ہے کہ جو تمام لوگوں کی جائیدادوں کو اپنے نام کروا کے اور غریب اور بیوہ عورتوں کو وہاں سے

نکلوا رہے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر عورتوں کو انکے گھروں سے اٹھایا جارہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، بچے محفوظ نہیں ہیں۔ آپکو جناب سپیکر صاحب، میں ایک چھوٹی سی پر سنل بات کرونگی کہ دو دن پہلے میرے بچے نے مجھے کال کی اور مجھے اس نے کہا کہ صوبہ سرحد مت آؤ کیونکہ یہاں پہ حالات خراب ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، جب یہی خبریں ہماری باہر کی ملکوں میں جاتی ہیں تو ہمارا کیا امیج رہتا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں طالبان اور القاعدہ اور یہ جو قاتل، ڈاکو لوگ ہیں، میں ان سے کہنا چاہتی ہوں کہ جتنے حقوق ہمیں اسلام نے دیئے ہیں عورتوں کو، حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم چین جاؤ اگر تم نے تعلیم حاصل کرنی ہے، انہوں نے کسی مرد کو مخاطب نہیں کیا، اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔ طالبان کون ہوتے ہیں کسی عورت کو یہ کہنے والے کہ وہ گھر سے نکل کر تعلیم حاصل نہ کرے؟ طالبان کون ہوتے ہیں؟ میں ان سے زیادہ اسلام سمجھتی ہوں۔ طالبان کون ہوتے ہیں؟ القاعدہ کون ہوتے ہیں کہ وہ کہیں گے کہ کوئی عورت برقعہ پہن کر باہر نکلے؟ اسلام نے جتنی آزادی ہمیں دی ہے، وہ طالبان یا القاعدہ یا یہ شرپسند، قاتل، ڈاکو ہم سے نہیں چھین سکتے۔ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you ji, thank you.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: اور ہم نے اپنے اداروں کو مضبوط کرنا ہے، آپ نے اپنے اداروں کو ہدایت کرنی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں، جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, Nighat Bi Bi, thank you. Mehmood Alam Sahib, Mehmood Alam Sahib, Mehmood Alam Sahib.

(تالیاں)

<u>جناب محمود عالم</u>: پہلی بات تو یہ ہے کہ آج صبح سے میں تقریباً پانچ چھ دفعہ اٹھا ہوں، بیٹھا ہوں، اٹھا ہوں، بیٹھا ہوں، (قہقہے) تو میں ساتھیوں، جنہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے تالیاں بجائیں، کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں سپیکر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ میں پانچ چھ دفعہ اٹھا ہوں، بیٹھا ہوں، مجھے ٹائم نہ ملا، لہذا میں پانچ منٹ سے کم تقریر نہیں کرونگا۔ اس میں ایک منٹ، میں سب سے پہلے آج ہمارے چیف منسٹر صاحب کے ماموں جان فوت ہوئے تھے تو ہم ان کے جنازے میں گئے تھے لیکن بہت سارے ایسے ساتھی ہیں جنہوں نے ان کیلئے دعا بھی نہیں کی، تو ایک منٹ میں دعا پہ لگاؤنگا کہ پورا ایوان چیف منسٹر صاحب کے ماموں کیلئے فاتحہ خوانی کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: پڑھیں، دعا پڑھیں جی۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب محمود عالم: جناب سپیکر صاحب! ابھی میں آپکی توجہ دلاتا ہوں لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے کی طرف۔ الحمد للہ ہماری گورنمنٹ نے لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے کیلئے طالبان کے ساتھ جو امن معاہدہ کیا اور یہ مذاکرات ہمارے Table talks کے ذریعے ابھی بھی جاری ہیں تو الحمد للہ بہت اچھا رزلٹ سامنے آ رہا ہے لیکن میں اپنی گورنمنٹ سے یہ گزارش کرونگا سپیکر صاحب، یہاں فاٹا میں طالبان کے ساتھ جو لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے یا مہمند ایجنسی میں ہو رہا ہے یا جو آپریشن کیلئے ابھی تیاریاں ہو رہی ہیں، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ دیکھیں پوری دنیا کے اندر صوبہ سرحد کے بندوں کو مارا جا رہا ہے، پٹھانوں کو مارا جا رہا ہے۔ بلوچستان میں آپ دیکھیں، وہاں پٹھانوں کو مارا جا رہا ہے، فاٹا میں آپ دیکھیں، وہاں پٹھانوں کو مارا جا رہا ہے اور اب مہمند ایجنسی کے اندر دیکھیں تو وہاں بھی پٹھانوں کو مارا جا رہا ہے تو میں سپیکر صاحب اور چیف منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس آپریشن میں مظلوم بچوں، مظلوم نوجوان، مظلوم بوڑھے اور ایسے لوگ نہیں آنے چاہیئے کہ جنکی اس آپریشن میں جانی و مالی نقصان ہو، تو اس چیز کی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ سینئیر منسٹر سے بھی میں گذارش کرتا ہوں کہ جو طالبان معاہدے کے اندر شامل ہیں، اس قسم کے نقصانات نہیں ہونے چاہئیں۔ جناب سپیکر صاحب! ایک دوسرا اہم لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ اس وقت جو موجودہ لاء اینڈ آرڈر مسئلہ ہے، اس سے بھی زیادہ اہمیت کا ہے، اسکی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ صوبے کے اندر جو منشیات سے لوگوں کا نقصان ہو رہا ہے، لوگ مر رہے ہیں، نوجوان تباہ ہو رہے ہیں منشیات کی وجہ سے، جناب سپیکر صاحب، میری طرف متوجہ ہوں آپ، سپیکر صاحب سے میں کہہ رہا ہوں کہ میری طرف متوجہ ہو جائیں کہ منشیات کی وجہ سے نوجوان طبقہ تباہ ہو رہا ہے تو میں سپیکر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ یہ منشیات کا محکمہ کس کے پاس ہے؟ یہ منشیات کا محکمہ کس کے پاس ہے؟ ابھی اسکی کارکردگی کیا ہے؟ اسکا محکمہ کس کے پاس ہے؟ اسکا پتہ ہمیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا ہاؤس توجہ دے۔

جناب محمود عالم: ابھی تک اس محکمے نے کتنے لوگوں کا علاج کرایا ہے؟ منشیات کا دن تو ہم مناتے ہیں، اخباروں کی حد تک محدود تو کرتے ہیں، تصویریں بھی آتی ہیں کہ آج ہم نے منشیات کا دن منایا اور اخبار بھی پڑھ لیتے ہیں لیکن ابھی تک ہم نے یہ فکر نہیں کی ہے کہ ہم نے کتنے لوگوں کا علاج کیا ہے اور اس محکمے کی کیا کارکردگی ہے؟ آیا ہم نے بجٹ کے اندر منشیات سے بچاؤ کیلئے اور منشیات کی وجہ سے بیماریوں میں مبتلا لوگوں کے علاج

کیلئے ہم نے کتنے ہسپتال بنائے ہیں اور کتنے ڈاکٹر مقرر کئے ہیں اور کتنا بجٹ ہم نے رکھا ہے؟ اور اگر وفاقی گورنمنٹ نے اسکا بجٹ نہیں رکھا تو جناب سپیکر صاحب، صوبہ کے اندر منشیات سے بیماریوں کے علاج کیلئے ہمیں کچھ بجٹ رکھنا چاہیئے تھا تو یہ میں سپیکر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے، نوجوان نسل تباہ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب محمود عالم: اسکی حفاظت کیلئے ہم نے کیا کیا ہے؟ وزیر قانون صاحب مجھے جواب دیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ سردار اورنگزیب نلوٹھہ صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھہ صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر! میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس انتہائی اہم مسئلے پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا اور ساتھ آپ نے کہا کہ آج کے دن انتہائی اہم مسئلے پر بحث ہو رہی ہے اور میٹھی میٹھی باتیں آپ کریں تو میں جناب سپیکر، میٹھی بات، میری مادری زبان ہندکو ہے، میں اس میں دو میٹھی باتیں کرونگا۔ میں آج سردار شمعون عباسی صاحب کو ایبٹ آباد سے اور دوسرے ممبران کو اپنے اپنے حلقوں میں جو کامیاب ہوئے ہیں، مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آج اسمبلی میں ان کی آمد سے اسمبلی کی طاقت میں اضافہ ہوا اور چیف منسٹر صاحب امیر حیدر خان ہوتی کی الحمدللہ طاقت میں اضافہ ہوا، میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے قائد، مسلم لیگ (ن) کے قائد سردار مہتاب صاحب آج صوبائی اسمبلی میں آئے ہیں، ابھی چلے گئے ہیں، ان کے آنے سے صوبائی اسمبلی کی عزت و وقار میں جو اضافہ ہوا ہے اور ساتھ سابق صوبائی وزیر ایوب آفریدی صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، آج ایک ہفتے سے میں بھی سن رہا ہوں جب سے اجلاس شروع ہوا ہے تو میں یہاں مسلسل ٹھہرا ہوا ہوں کہ جی پشاور دہشتگردی کے لپیٹ میں ہے، پشاور میں یہ ہو رہا ہے، وہ ہو رہا ہے تو یہ افواہیں پھیلا کر صوبہ سرحد کے عوام کو ہراساں کرنیکی یہ کوشش کون لوگ کر رہے ہیں؟ میں انکو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج الحمدللہ صوبہ سرحد میں امیر حیدر خان ہوتی کی قیادت میں ایک مضبوط حکومت کام کر رہی ہے جس پر پورے ایوان نے اعتماد کیا ہے اور امیر حیدر خان ہوتی کو اور جناب سپیکر صاحب، آپ کو پورے ایوان نے بلا مقابلہ منتخب کر کے پورے پاکستان کو یہ Message دیا ہے کہ صوبہ سرحد کے عوام یکجا ہیں اور ہر آفت اور ہر بدمعاشی کا اور ہر قسم کا مقابلہ کرنے کیلئے انشاء اللہ تیار ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس انتہائی اہم معاملے پر ایوان میں بحث کروائی۔ جناب سپیکر صاحب، میں صوبائی حکومت کو

اور خصوصاً امیر حیدر خان ہوتی کو یہ یقین دلاتا ہوں اور ان سے ریکوسٹ کرتا ہوں کہ خدارا کسی ڈکٹیشن کو قطعاً قبول نہ کیجیئے، خواہ وہ ایوان صدر سے آئے، خواہ وہ کسی اور طرف سے آئے، ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ جو بھی صوبے کی بہتری کیلئے فیصلہ کرینگے، انشاء اللہ یہ پورا ایوان آپکا ساتھ دیگا۔ آپ نے جو وزیر اعلیٰ بننے کے بعد مذاکرات کا عمل شروع کیا ہے، بہت اچھا عمل ہے، پورے صوبے کے عوام اس کو سراہتے ہیں، آپ کو اس میں کامیابی بھی ہوئی لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ اخباروں میں پڑھ کر، ٹی وی پر دیکھ کر انتہائی افسوس ہوا کہ فوج کے ذریعے ہم سوات میں آپریشن کرانا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آج یہاں پہ تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز اور ممبران نے بڑی سچی باتیں کیں اور گزشتہ حکومت کے حوالے بھی دیئے۔ جناب سپیکر صاحب، سابقہ دور میں وانا میں آپریشن ہوا، سوات میں آپریشن ہوا، ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوا۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ آپریشن آرمی سے کروانا کس کو خوش کرنا ہے؟ اور جس طاقت کو خوش کرنے کیلئے آپریشنز کروائے گئے جناب سپیکر صاحب، اس طاقت کو پاکستان کے مسلمان نہیں مانتے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس ملک میں تمام ادارے تباہ و برباد کر دیئے گئے، کسی ادارے کا وہ مقام نہیں جو ملک کے اندر اداروں کا ہوتا ہے۔ جس وقت تک ہم نے اپنے اداروں کا وقار بحال نہ کیا، ہم قطعاً اس ملک کے اندر کوئی ٹارگٹ Achieve نہیں کر سکتے؟ جناب سپیکر صاحب، پاکستان آرمی واحد ادارہ تھا جس کو پاکستان کے عوام قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، پاک فوج کو سلام ہر پاکستانی کی زبان پر تھا، آج جب اس کو اس کے اصلی مقاصد سے ہٹ کر استعمال کیا جارہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پوری قوم کے دلوں میں محبت کی بجائے آج آرمی کیلئے نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ اسلئے جناب سپیکر صاحب، میں آرمی چیف صاحب سے بھی اور تمام ذمہ داران سے آپ کے توسط سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ پاکستان آرمی کو جس مقصد کیلئے اس ملک میں رکھا گیا ہے، اس کیلئے استعمال کیا جائے، صرف سرحدوں کی حفاظت کیلئے، ملک کے اندر اور الحمد للہ صوبہ سرحد کے اندر بہت سی فورسز ایسی ہیں جن کے ذریعے آپریشن کیا جا سکتا ہے اور ہمیں اپنی فورسز پر اعتماد بھی ہے اور فخر بھی ہے اور انشاء اللہ یہ فورسز، آپریشن کی ضرورت پڑی تو ضرور اس میں کامیابی حاصل کریں گی لیکن آرمی کو قطعاً ملک کے اندر، اپنے ہی ملک کے مسلمانوں کے خلاف آپریشن کر کے کسی بھی طرح استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ جناب سپیکر، آج امریکہ کے جاسوس طیارے پاکستان کی سرحدوں کے اندر آ کر پروازیں کرتے ہیں، وہاں پہ آرمی کو ان کا جواب دینا چاہیئے۔

وانااور سوات میں آرمی کی آپریشن کی کوئی ضرورت نہیں ہے،آرمی کو اپنے اصل مقصد کی طرف ہمیں لے جاناہوگا۔جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! Conclude کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر صاحب! امن وامان کے علاوہ ہمیں اپنے عوام نے، ہمیں صوبہ سرحد کے لوگوں نے اسلئے بھیجاہے کہ انہیں اور بھی بہت سی پریشانیاں ہیں۔وہ چاہتے ہیں کہ ہماری صوبائی حکومت ہمارے لئے ایسی پالیسیاں تشکیل دے کہ صوبے میں امن وامان ہو، بے روزگاری کا خاتمہ ہو، بڑھتی ہوئی مہنگائی کا خاتمہ ہو،یہاں پہ کرپشن کا خاتمہ ہو۔جناب سپیکر صاحب، میراایمان یہ گواہی دیتا ہے کہ اگراس امبریلہ کے نیچے،جب امبریلہ کی بات میں کرتاہوں تو سارے ممبروں کی نظر چیف منسٹر صاحب کی طرف جاتی ہے، امبریلہ بجٹ کے حوالے سے جناب سپیکر صاحب،اگر اس ایوان کے نیچے بیٹھے ہوئے ہم تمام عوامی نمائندےاور یہ جتنے متعلقہ محکموں کے سربراہان بیٹھے ہوئے ہیں،اگر آج حمایت کر لیں کہ ہم نے مرکر اللہ کے آگے جواب دیناہے، ہم نے صوبے کی تقدیر کو بدلناہے، ہم نےیہاں سے کرپشن کو ختم کرناہے، ہم نے مہنگائی کو ختم کرناہے توانشاءاللہ میں آپکو یقین دلاتاہوں کہ ایک سال کے اندر اندر ہم تبدیلی لاسکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ،انشاءاللہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب،آپ کی بڑی مہربانی۔

Mr. Speaker: Now Leader of the House, Amir Haider Khan Hoti Sahib to wind up the debate on law & order. Thanks.

(تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، د دے معزز هاؤس ډیرو معززو ممبرانو صاحبانو، زما خوئیندو، د ټولو نه اول خو سپیکر صاحب، ستاسو مشکور او شکر گزار یم چه نن په دے ډیر Important issue، په دے ډیره اهمه مسئله تاسو مونږ ټولو له دا موقع راکړه چه مونږ د دےحل د پاره د خپلو خیالاتو اظهار اوکړو او یقینی خبره دا ده چه په دا سے Important issuesباندے ټول عمر د ټولو رائے او د ټولو مشوره لازمه وی او دغه هغه وجه وه چه بیگا هم، ځنگه دلته وینا اوشوه، زهٔ ډیر مشکور یم د ټول پارلیمنټری لیډرز چه هغوی ډیر په شارټ نوټس تشریف راوړے وو، هغوی

راغلی وو او هغه صلاح مشوره مونږ د دے د پاره کړے وه چه کوم چیلنجز او کوم مشکلات مونږ ته پیښ دی، لږ په خپل مینځ کښ کیښنو، صلاح اوکړو، مشوره اوکړو او د هغے په نتیجه کښ بیا یو مشترکه لائحه عمل جوړ کړو۔ د دغے ټولو مسئلو په حواله باندے او دا هم زهٔ یقین دهانی ورکوم چه د صلاح او د مشورے کومه سلسله بیګا مونږ شروع کړے ده، څومره چه پارلیمنټری لیډرز وو، نو انشاءالله دغه سلسله به مونږ که خیر وی چه څومره هم Important issues د دے صوبے سره تعلق ساتی، بالخصوص لاء اینډ آرډر او Provincial Autonomy په حواله باندے، انشاءالله دغه جرګه به هم جاری ساتو او دغه صلاح او مشوره به هم انشاءالله جاری ساتو که خیر وی۔ (تالیاں) بلکه زما خو به خپل ګزارش او خپل خواهش دا وی چه یو موقع مونږ داسے هم پیدا کړو چه د دے ټول هاؤس د پاره مونږ یو بریفنګ Arrange کړو هم د فاټا په حواله باندے او هم د صوبے په حواله باندے چه کوم صورتحال دے چه دا ټول هاؤس په هغے کښ شریک او شامل شی او دا پته دوئ ته هم اولګی چه حالات څه دی، کوم کوم ځائے کښ خرابے دے، کوم کوم ځائے کښ مسئله ده او په کوم کوم ځائے کښ تکلیف دے؟ ځکه چه څو پورے دا ټول هاؤس په اعتماد کښ مونږ نه وی اغستے او د حالاتو نه مکمل د دوئ آګاهی نه وی نو زما په خیال یو Conclusion او یو نتیجے ته زمونږ او د دوئ رسیدل ممکن نه دی۔ لاء اینډ آرډر محترم سپیکر صاحب، یو داسے ایشو ده او بیا زمونږ د صوبے په حواله خو یو داسے ایشو ده چه زما په خیال څومره ورځے مونږ د بجټ د پاره ایښودے وے، که دومره ورځے مونږ د لاء اینډ آرډر سیچوئشن باندے د بحث د پاره ایښودے وے نو هغه به هم پوره نه وے۔ زهٔ چه هر ځل په فلور آف دی هاؤس پاڅیدلے یمه او ما ټول عمر خبره کړے ده نو ما شروعات هم د لاء اینډ آرډر سیچوئشن نه کړی دی خو زهٔ یو ګزارش نن په دے فلور آف دی هاؤس کول غواړم محترم سپیکر صاحب، چه لاء اینډ آرډر مسئله او د دے حالاتو کښ لږ فرق دے۔ چه کوم Ground realities نن دی په فاټا کښ او د هغے کوم Fall out شوے دے بیا په ډسټرکټس کښ، خاصکر هغه ډسټرکټس کښ چه کوم فاټا سره په بارډر پراته دی او بیا نن سبا په هغه ډسټرکټس کښ، لږ ډیر ځایونو کښ چه کوم

سنټرل زمونږ ډسټرکټس هم دی، خاصکر د فاټا په حواله زهٔ خبره کول غواړم او دے ټول هاؤس ته به زما خواست وی چه سوچ په دے باندے کوی، فکر په دے باندے کوی نو لږ دے آړخ ته د خپل پام راګرځوی چه دا کوم حالات مونږ وینو، نو دا یو لاء اینډ آرډر سیچوئیشن نه دے محترم سپیکر صاحب، This is hundred percent full fledged insurgency او په یو لاء اینډ آرډر سیچویشن کښ او په Insurgency کښ د زمکے او آسمان فرق دے۔ دا نن یو تلخ حقیقت دے، د دے نه مونږ انکار نه شو کولے محترم سپیکر صاحب، چه د افغانستان اثرات فاټا ته او بیا د فاټا اثرات زمونږ صوبے ته او دا دومره Complicated او دومره پیچیده ایشو ده محترم سپیکر صاحب، چه سړے په دے نه پوهیږی چه زهٔ شروعات د کوم ځائے نه اوکړم او زهٔ په کوم ځائے باندے اودریږم؟ ځکه چه ډیر Factors په دے کښ Involve دی۔ زمونږ د ټولو دا خواهش دے چه دلته دا امن بحال شی۔ داسے به کوم یو بد بخته انسان وی چه هغه به دا اووائی چه زما په وطن د دا اور نور هم خور شی چه کوم اور نن زمونږ په وطن باندے مونږ وینو۔ داسے به کوم بدبخته انسان وی چه هغه به دا سوچ لری چه زهٔ د واحد او واحد او واحد د قوت او د طاقت په استعمال باندے د دے مسئلے حل رااوباسم؟ مونږ ته هم د دے خبرے احساس دے محترم سپیکر صاحب۔ ما هغه ورځ د بجټ په حواله باندے چه کوم خپل تقریر کولو نو هغے کښ هم ما دا ګزارش کړے وو چه مونږ ته یو ډیر لوئے سفر وړاندے په سر پروت دےاو هغے کښ مونږ ته ډیر لوئے مشکلات هم شته، تکلیفات هم شته، مسئلے هم شته خو کم از کم هغه وړومبنی ګامونه چه کوم پورته کول لازم وو، هغه ګامونه مونږ پورته کړل، په وړاندے ډیر لوئے سفر دے محترم سپیکر صاحب۔ زهٔ په دے حواله باندے نور تفصیل کښ نن نه ځم خو زهٔ به بالخصوص خبره کوم پیښور Related ځکه چه په پیښور ډیر بحث شوے دے او د سوات په حواله به خبره کول غواړم۔ ټولو کښ اول خو ډیر په ادب او ډیر په احترام، زما د میډیا ورونړه دلته ناست دی چه د پیښور په حواله باندے اول څه لږ ډیر عمل دخل روان وو او بعضے Movements مونږ کتل نو هم Criticism کیدو او چه کله بیا د هغے د مخ نیوی د پاره بعضے ګامونه مونږ پورته کړل نو هم Criticism کیږی۔ ما ته خو د دے نه یو واقعه رایاده شوه، په

هندوستان کښې په يو سټيټ کښې سيلاب راغلے وو او وزير اعظم صاحب چه کوم وو، نو هغه هلته هغه سټيټ ته تلو په وزټ باندے هغه خپلو خلقو له چه د هغوی په غم کښې او په تکليف کښې شريک شی، نو چه کوم د هغه سټيټ اپوزيشن جماعت وو، دا زۀ د اپوزيشن په حواله باندے خبره کول نه غواړم، هسے نه چه اپوزيشن ئے ځان ته واخلی خو ميډيا کښې چه کوم راروان دی نو د هغے په حواله زۀ خبره کوم، نو هغوی دا صلاح اوکړه چه که وزير اعظم صاحب په ټرين کښې راځی نو مونږ به اوواﺋيو چه دے ظلم او دے زياتی ته اوګوره دلته خلق مری، دلته خلق تباه شو او وزير اعظم صاحب چه په ټرين کښې راځی، هغه به په دومره ګهنټو کښې دلته رارسی، پکار ده چه وزير اعظم زر تر زره په جهاز کښې دلته تشريف راوړے وے او که فرض کړه وزير اعظم صاحب په جهاز کښې راځی نو مونږ به بيا دا اوواﺋيو چه دے ظلم او دے زياتی ته اوګوره دلته دومره تاوان اوشو او دومره نقصان اوشو او دومره غريبی ده، پکار دا ده چه وزير اعظم صاحب په ګاډی کښې يا په ټرين کښې راغلے وے، په دے ګرانه ګرانئ کښې وزير اعظم صاحب په جهاز کښې دلته تشريف راوړی، نو په دے نه پوهيږم سپيکر صاحب، چه که په ټرين او په ګاډی کښې ځو نو هم تنقيد دے او که په جهاز کښې ځو نو هم تنقيد دے۔ دومره ګزارش زۀ کول غواړم چه ما ته هم دا احساس دے، تش پيښور نه محترم سپيکر صاحب، دا ټوله صوبه، دے ټولے صوبے مونږ ټولو له مينډيټ راکړے دے او مونږ ټول ئے منتخب کړے يو او مونږ ئے تش د دے د پاره نه يو منتخب کړی چه په دے هاؤس کښې کښينو او تقريرونه کوؤ، مونږه ئے تش د دے د پاره نه يو منتحب کړی چه مونږ ټرانسفرز او پوسټنګز اوکړو، مونږه ئے تش د دے د پاره نه يو منتخب کړی چه مونږ د خپل ځان د پاره سوچ اوکړو بلکه مونږ ټول ئے د دے د پاره منتخب کړی يو چه مونږ د خلقو خدمت اوکړو او نن چه خلق کوم آفت سره مخامخ دی، مونږ د خلقو سره نن اوږه په اوږه اودريږو او مونږ د خپلو خلقو تپوس اوکړو او مونږه ئے نن د دے آفت نه خلاص کړو۔ مونږ ئے د دے د پاره منتخب کړی يو۔ (تالياں) محترم سپيکر صاحب زما ورور ثاقب خان د خپلو خيالاتو اظهار اوکړو، نن خو مونږ ته دا ښکاری چه په باړه کښې آپريشن دے خو لږ دا ګزارش کوم چه هغه خلق زمونږ هير شو چه د کومو خلقو قتل عام شوے

وو؟ هغه خلق چه کوم د حیات آباد نه Kidnap شوی وو، هغه زمونږ هیر شو؟ هغه چه کوم Minorities والا ورونړه زمونږ خلقو اوچت کړی وو، هغه زمونږ هیر شو؟ هغه چه کوم یو Parallel Government خلقو جوړ وو، هغه زمونږ هیر شو؟ هغه چه خلقو متوازی عدالتونه جوړول، هغه زمونږ هیر شو؟ سپیکر صاحب، زهٔ نن هم دا وایم او برملا ئے وایم چه کومه مسئله په وروروئ او په مذاکراتو باندے حل کیږی او په جرگے باندے حل کیږی، بالکل زمونږ نمبر ون Priority، وړومبنے اهمیت مونږ هم مذاکراتو له ورکوؤ، جرگے له ئے ورکوؤ او ډائیلاګ له ئے ورکوؤ او پولیټیکل اپروچ له ئے ورکوؤ، که په هغے باندے څوک خفه کیږی او که خوشحالیږی، که زړه ئے چوی، یو سل ځله د ئے زړه اوچوی خو مونږ په دغه باندے Compromise کولو ته تیار نه یو محترم سپیکر صاحب۔

(تالیاں) خو محترم سپیکر صاحب، په کوم ځائے کښ چه داسے خلق وی چه زهٔ ورته وایم وروره، راځه جرګه کوؤ، هغه وائی جرګه نه کوم، زهٔ ورته وایم وروره، راځه خبره کوؤ، هغه وائی زهٔ خبره نه کوم، زهٔ ورته وایم وروره، راځه کښنو په وروروئ باندے خپله دا خبره راغونډوؤ چه د دے مسئلے یو حل راوباسو، هغه وائی نه زهٔ ورورولی کوم، نه زهٔ جرګه کوم او نه د سیاسی مصلحت نه کار اخلم، نو زهٔ تش دا نه وایم چه ما سره څه لار پاتے شوه بلکه زهٔ تاسو ټول هاؤس نه دا تپوس کوم چه بیا مونږ ټولو سره کومه لار پاتے شوه؟ یا خو دا چه بیا سترګے پټے کړو او هغه خلق پریږدو چه هغوی څه حشر کوی د دے معاشرے سره، هغے ته ئے پریږدو او یا بیا دا محترم سپیکر صاحب، چه راپاڅو او د خپل ځان هم تپوس اوکړو او د خپلو خلقو تپوس هم اوکړو۔ نو بالکل جرګه هم کوؤ، ننواتے هم کوؤ، منت هم کوؤ، زاری هم کوؤ خو چه په کوم ځائے کښ یو سړے نه جرګه منی، نه منت منی، نه زاری منی، دا زما ذمه داری جوړیږی چه زهٔ او سرکار او حکومت او ټول به راپاڅو او مونږ به د خپلو خلقو تحفظ کوؤ،

(تالیاں) او بالکل په هغے Clear یو سپیکر صاحب، چه بے ګناه خلقو ته په دے کښ تکلیف رسی او هغوی ته ضرر رسی نو دغه مناسب خبره نه ده او نه صرف دا چه مونږ دغه Condemn کړو بلکه مذمت ئے اوکړو بلکه دا چه عملی طور هم مونږ د هغے مخ نیوے اوکړو۔ په فاټا کښ هم که آپریشنز شوی دی، تاسو

اوګورئ نو زیات تر مشکلات چه کوم پیدا شوے دی، هغه محترم سپیکر صاحب چه کوم Collateral damageشوے دے ، د Collateral damage په نتیجه کښ شوی دی۔ نن به مونږ دے ته ګورو چه هسے نه خدائے مه کړه مونږ د اوچو سره ډیر لوانده اوسوزو او دے کښ د فوج په حواله خبره کیږی، زۀ لږ Clarification کول غواړم۔ یو تاثر دا راغلے وو چه په صوبه کښ او په فاټا کښ مونږ دا ټوله صوبه او دا ټول فاټا چه کوم دے دا آرمی چیف ته پریښودہ او آرمی چیف ته مو اووئیل چه صاحب، ته پوهه شه او کار د پوهه شه، کوه چه څه کوے۔ خبره داسے نه وه جی۔ چه کوم زمونږ Joint declaration وو چه وزیراعظم صاحب سره کوم میټنګ شوے وو، هغه Joint declaration نن هم ما سره شته، هغه پریس ته هم ملاؤ شوے وو، زۀ نه یم خبر چه Confusion ولے Create شوے دے ؟ فیصله دا شوے وه محترم سپیکر صاحب، چه په فاټا کښ او په دے صوبه کښ د دے Extremism او د دے Terrorism د پاره او د دے د مخ نیوی د پاره بعضے بنیادی اقدامات به پورته کیږی۔ ړومبنے پولیټیکل اپروچ، سیاسی حل، جرګه، مذکرات، دا به Priority No. 1 وی۔ دوئم محترم سپیکر صاحب، د هغے علاقو د Effected areas socio economic development، چه دغے ته حکومت توجه ورکړی چه د دغه خلقو په ژوند کښ څه بهتری راشی۔ دریم محترم سپیکر صاحب، که نورے ټولے لارے بندے وی او لازم شی او مجبوری شی او بدقسمتی شی او بدبختی شی چه د قوت او د طاقت استعمال به کوے او بیا داسے حالات وی چه پولیس یا فرنټیئر کور په هغے کښ حالات قابو کولے نه شی نو په هغے کښ به بیا فیصله کوی، په صوبے کښ صوبائی حکومت او په فاټا کښ ګورنر د مرکزی حکومت سره په صلاح او مشوره او که هغوی دے نتیجے ته رسی چه حالات داسے دی چه اوس د آرمی رول په دے کښ لازم دے نو د صوبائی حکومت په مرضئ باندے او فاټا کښ د ګورنر صاحب په مرضئ باندے به بیا آرمی ته وینا کیږی چه اوس تاسو راشئ او تاسو دا حالات کنټرول کړئ۔ زۀ هم دا سوال کوم چه خدائے د هغه موقع چرے رانه ولی خو که داسے موقع خدائے مه کړه راځی نو په هغے کښ به فیصله آرمی چیف نه کوی، فیصله به په صوبه کښ صوبائی حکومت کوی او په فاټا کښ به ګورنر کوی او فیډرل

گورنمنټ به کوی او د هغے نه پس به بیا هغوی آرمی ته وائی چه تاسو راشئ حالات کنټرول کړئ۔ د دغے د پاره آرمی چیف له اختیار ورکړے شوے دے چه Once that decision is taken, God forbid نو د آرمی چیف اختیار بیا دا دے چه هغه بیا د دے خبرے تعین اوکړی چه زهٔ ځم او ما ته حکومت یو ذمه واری حواله کړه، نو آیا زهٔ پینځه سوه فوجیان بوځم او که زهٔ زر فوجیان بوځم؟ آیا زهٔ د حیات آباد نه شروع اوکړم او که زهٔ د میچنئ نه شروع کړم؟ آیا دا آپریشن به زما درے ورځے وی او که دا به څلور ورځے وی؟ چه څنګه په عام حالاتو کښې په لاء اینډ آرډر سیچوئشن کښې حکومت حکم اوکړی ډی پی او ته چه ته حالات کنټرول کړه، نو چرے حکومت دا نه دی کړی چه بیا ئے ډی پی او ته دا وئیلی وی چه تهٔ به درے موبائلے بوځے، تهٔ به څلور موبائلے هلته نه بوځے او تهٔ به شل پولیس والا بوځے، تهٔ به دیرش پولیس والا ورله نه بوځے۔ بیا د Ground realities مطابق ډی پی او واکمند دے، اختیارمند دے، هغه د هغے حالات مطابق بیا خپل دغه پلاننګ کوی۔ دغه حده پورے واک او اختیار چه Co-ordinate کړی او Plan ئے کړی، دغه آرمی چیف له ورکړے شوے دے نور واک او اختیار آرمی چیف له نه دے ورکړے شوے ځکه محترم سپیکر صاحب، د فوج مونږ عزت کوؤ، مونږ ئے احترام کوؤ، زمونږ خپل فوج دے خو مونږ چه دے اسمبلئ ته راغلی یو یا نن چه مونږ په دے کرسو ناست یو، مونږ دے کرسو ته نه امریکے رالیږلی یو، نه آرمی رالیږلی یو، نه اسټبلشمنټ رالیږلی یو، مونږ د دے صوبے خلقو دے کرسو له او دے هاؤس ته رالیږلی یو، *(تالیاں)* نو دغه خو د دے خپل هاؤس د تسلئ د پاره زهٔ دومره خبره کول غواړم چه قطعاً دا سوچ هم اونکړئ چه خدائے مه کړه په دے باندے به مونږ Compromise اوکړو، د Compromiseسوال هم نه شی راتلے۔ هس Compromise به بالکل کوؤ، په څه به کوؤ؟ د دے خپلے خاورے د پاره به کوؤ، د دے خپلے خاورے د امن د پاره به کوؤ او د امن د بحالئ د پاره به کوؤ او د خپلو خلقو د خوشحالئ او د آبادئ د پاره به کوؤ، په بل څه Compromise نه کوؤ او اوس په پیښور کښې چه کوم حالات دی، دلته په پولیس والا باندے هم تنقید اوشو او زهٔ دا نه وایم چه په پولیس والا کښې خامئ نشته، وی به، کمزورئ به هم وی او زما په خیال په هر ځائے کښې به خلق هم وی

او بد خلق هم وی خو چه کوم ځائے کښې مونږ په پولیس تنقید کوؤ محترم سپیکر صاحب، نو هلته د مونږ دا یاد هم اوساتو چه په تیرو څو کلونو کښې زمونږ دا پولیس د څه نه تیر شو؟ کومو کومو سختو سره هغوی مخامخ شو؟ د دے صوبے خلقو چه څرته قربانئ ورکړے او هغوی خپل شهیدان اولیدل، زمونږ پولیس هم قربانئ ورکړی دی، هغوی هم خپل شهیدان راوړی دی او نن هم د هغے اذیت نه هغوی تیریږی البته د هغوی په Performance باندے که کوم ځائے کښې کمزوری راځی، مونږ پرے هیله نه کوؤ۔ هغه ورځ په پیښور کښې چه کوم واقعات شوی وو د Minorities په حواله باندے، هم په هغه شپه باندے محترم سپیکر صاحب، ځکه چه د هغه ځائے نه هغه خلق رارواں شوی وو، رارسیدلے وو دا خلق ئے پورته کړے وو، نه ډی آئی جی، نه ډی پی او، نه اے ایس پی، نه متعلقه چه کوم هغه ځائے تهانړو والا وو، ایس ایچ اوز وو، هغوی هغوی Confront کړی نه وو۔ هم په یو شپه کښې ما احکامات جاری کړل چه دا ټول ټرانسفر کړئ او دا ټول Suspend کړئ ځکه چه دا د پولیس Responsibility ده چه هغوی خپله Responsibility سر ته اورسوی او بیا هم دے هاؤس ته یقین دهانی ورکوم چه په کوم ځائے کښې د پولیس نه لاپرواهی اوشوه، دا یقین ساتئ چه انشاءالله د هغوی خلاف به هم کارروائی کیږی۔ (تالیاں) خو یو خواست به زۂ نن دے ټول هاؤس ته هم اوکړم چه پکار ده چه مونږ هم لږ پولیس ته پریږدو چه هغوی خپلے فیصلے اوکړی، خاصکر د ټرانسفرز او پوسټنګز په حواله زۂ خبره کول غواړم ځکه بیخی مونږ په حالت جنګ کښې یو۔ زۂ که سبا درے څلور ضلعو ته ایس پیز په Recommendations اولیږم نو سبا چه زۂ د آئی جی نه تپوس کوم نو که هغه ما ته وائی او که نه وائی، خو دا Feelings ما ته وی چه دے به خامخا دا وائی چه صاحبه، دا سړے خو تا دلته رالیږلے دے، نو دا خواست زۂ دے ټول هاؤس ته کوم محترم سپیکر صاحب او دا موقع ده چه مونږ دے پولیس ته واک او اختیار ورکړو چه کوم ځائے کښې کوم سړے هغوی لګول غواړی، بے شکه د اولګوی، آفیسرز به د خپل طبیعت لګوی، رزلټ به ترے مونږ د خپل طبیعت غواړو، په دے کښې دا ټول هاؤس ما سره Co-operation اوکړئ، دا زما یو خواست دے۔ (تالیاں) تر څو پورے چه دا تکلیف Severe دے او دا پرابلم

دے ، چه څنګه ما ګزارش اوکړو چه دا عام لاء اینډ آرډر سیچویشن نه دے محترم سپیکر صاحب، دے کښې په ډیرو علاقو کښې دا Insurgency ده او د سوات په حواله هم زۀ ګزارش کول غواړم، مونږ په سوات کښې معاهده کړے وه، مونږ نن هم هغه معاهده سپورټ کوؤ، نه پرون زمونږ د طرفه د هغے معاهدے خلاف ورزی شوے ده، نه نن د هغے خلاف ورزی مونږ کول غواړو خو په هغه معاهدے کښې ډیر Clear cut څه Terms and conditions دی محترم سپیکر صاحب۔ زما هغه وروڼړه او هغه ملګری ما ته وائی چه جی دا خلاف ورزئ مونږ نه کوؤ۔ زما وروڼړه دی، پښتانه دی، مسلمانان دی، زما پرے اعتماد دے ، زه ئے منم۔ دا خلاف ورزئ څه هغوی نه کوی خو یو Message ورته زۀ هم Convey کول غواړم چه تاسو ئے نه کوئ نو مطلب بیا ئے داسے څوک کوی، چه څوک دا Peace process sabotage کول غواړی؟ نو نه ئے هغوی Sabotage کول غواړی او نه ئے مونږ Sabotage کول غواړو خو څوک داسے دی چه هغوی ئے Sabotage کول غواړی۔ څه Elements داسے شته څکه چه په سوات کښې د معاهدے نه پس هم د وړو ماشومانو سکولونه سوزیدلے دی۔ هغه ورځ په یو ډیر لوئے مقدار کښې Explosive material ملاؤ شوے دے دوه درے ځایه کښې۔ مالم جبه کښې چه کوم واقعات شوی دی محترم سپیکر صاحب، د هغے نه تاسو او دا ټول هاؤس خبر یئ او بیا د ظلم انتها ده چه هغه ورځ په سوات کښې د مټے په علاقه کښې د یو سړی کور ته ورغلی دی، هغه سړے ئے وژلے دے ، د هغه ښځه ئے وژلے ده، د هغه بچی ئے وژلی دی او بیا د هغه د ورور کور ته وو، هغوی پسے هم تلی دی، کوشش ئے خپل دا وو چه هغه ورور هم ورله اووژنی او هغه ښځه هم ورله اووژنی او بچی ورله هم وژنی، نو زۀ په دے نه پوهیږم چه که د شمنی هم د چا وی خپل مینځ کښې یو بل سره، که د اسلام په نظر ورته ګورو او که د پښتو په نظر ورته ګورو، مونږ ټول پوهه خلق یو او دا زمونږ روایات دی چه د د شمن سره به زۀ کار لرم محترم سپیکر صاحب، خو دا د کوم ځائے اسلام دے او دا کومه پښتو ده چه زۀ ځم او زۀ د خلقو بچی او زۀ د خلقو ښځے قتل کوم نو خپلو پښتنو وروڼړو سره مذاکرات کوم او جاری به ئے ساتو انشاءالله۔ هغه خلقو سره به معاهدے کوؤ چه کوم خلق امن و استحکام غواړی۔ که هغوی ته یو جائز مسئله

وی، په سر سترګو باندے مونږ حاضر یو خو محترم سپیکر صاحب، تر څو پورے چه د Criminals تعلق دے، د ډاکوانو تعلق دے، د قاتلانو تعلق دے، په میدان کښې ورته ولاړ یو او هغوی سره هیڅ قسمه معاهدے نه کوؤ، د هغوی نه به تپوس کوؤ، (تالیاں) هغه چه هر ځائے کښې وی محترم سپیکر صاحب، هغه که په سوات کښې وی، هغه که په پیښور کښې وی، هغه که په مردان کښې وی او که په چارسده کښې وی چه کوم خلق امن تباه کوی محترم سپیکر صاحب، کوم Criminal elements دی، کوم د ظلم انتها ته ځی محترم سپیکر صاحب، زما به دے ټول هاؤس ته خواست دا وی چه که د هغے خلقو خلاف مونږه کارروائی کوؤ نو دا ټول هاؤس به په هغے کښې مونږ سره ملګرتیا کوی او مونږ به په یو ځائے باندے اودریږو، (تالیاں) او دا هم نه ده محترم سپیکر صاحب، آخر کښې به زهٔ دومره اووایم چه دا فیصلے به مونږ یواځے کوؤ نه، دا دومره لوئے فیصلے دی او دا دومره بنیادی فیصلے دی چه دا یواځے زهٔ کولے نه شم محترم سپیکر صاحب۔ زما به هم دغه خواست وی چه څنګه مونږ د جرګے یو سلسله پرون راسے شروع کړے ده چه هم دغه شان Important decision making کښې دغه سلسله مونږ جاری اوساتو چه د ټولو رائے په هغے کښې شریکه وی او شامله وی او د مشترکه مشورے په نتیجه کښې او د صلاح په نتیجه کښې انشاءالله مونږ خپلے فیصلے اوکړو او بالکل یو یقین دهانی دے ټول هاؤس له ورکول غواړم۔ د مرکزی حکومت زهٔ مشکور یم، دلته یو تاثر دا دے چه مرکزی حکومت په دے Peace process کښې مونږ سپورټ کوی نه، زهٔ د پرائم منسټر صاحب ډیر مشکور او ډیر شکرګزار یم چه هغوی هغه ورځ هم پیښور ته راغلی دی او که واپس بیا هغوی تلی دی، برملا پرائم منسټر صاحب وئیلی دی چه پراونشل ګورنمنټ کوم Peace agreements کړی دی، مونږ دا Peace agreements سپورټ کوؤ خو که د چا دے ته خیال وی چه ډکټیشن د بل ځائے نه، نو که د بل ځائے نه مونږ ډکټیشن اغستو نو صوفی محمد صاحب به نه رها کیدو، که د بل ځائے نه مونږ ډکټیشن اغستو نو په سوات کښې به معاهدے نه کیدلے۔ مونږه به ډکټیشن اخلو خو مونږ به ډکټیشن د خپلے صوبے د خلقو نه اخلو، د بل چا نه مونږ ډکټیشن اغستو ته تیار نه یو محترم سپیکر صاحب۔ (تالیاں) په آخر کښې

محترم سپیکر صاحب، زهٔ به هم دا خواست اوکړم په دے موقع باندے چه بعضے ایشوز داسے دی چه په هغے باندے به مونږ د سیاست نه بالاتر خپل سوچ جوړو، بعضے ایشوز زمونږ داسے دی چه هغه زمونږ د بقاء سره تعلق ساتی چه هغے کښ به مونږ خپلے خپلے پارټئ او خپل خپل سوچونه په ځائے پریږدو، لکه څنګه چه دلته نن په دے ایشو باندے مونږ خپل خپل سوچ، خپل فکر او خپل سیاست په ځائے پریښودے دے او کوشش زمونږ د ټولو دا دے چه Across the board مونږ په دے ایشو باندے خپل مینځ کښ اتفاق او یووالے پیدا کړو۔ دا نن د وخت او د حالاتو د ټولو نه لویه تقاضا ده محترم سپیکر صاحب او دغه خواست او دغه درخواست به زما ټول هاؤس ته وی چه په دے Important issues باندے که هغه لاءاینډ آرډر دے، که هغه Provincial Autonomy ده او که هغه نور Important issues دی، په دے باندے به مونږ د خپل سیاست نه، د خپل سیاسی وابستګئ نه بالاتر راپاڅو په اتفاق، په اتحاد، په صلاح او مشوره او د دے حالاتو مقابله به کوؤ چه کوم حالات نن مونږ ته پیښ دی۔ ستاسو ډیره مهربانی محترم سپیکر صاحب او یو ځل بیا د ټول هاؤس او د ټولو ممبرانو صاحبانو ډیره شکریه ادا کوم۔ ډیره مننه ستاسو۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: اب اس اجلاس سے متعلق جناب گورنر صوبہ سرحد کا فرمان پڑھ کر سناتا ہوں:

In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Awais Ahmad Ghani, Governor of the North West Frontier Province, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business, fixed for the day, stands prorogued on Tuesday, the July 1st, 2008, till such date as may hereafter be fixed.

اس فرمان کی روسے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔Thank you.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)